www.iqbalkalmati.blogspot.com

7

عربی، اُردو

وزیراعلیٰ پنجاب کا پروگرام برائے تعلیمی اصلاحات

www.iqbalkalmati.blogspot.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○

ترجمہ: شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان، نہایت رحم والا ہے۔

اُردُو

جماعت ہفتم

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں: www.iqbalkalmati.blogspot.com

پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ، لاہور

www.iqbalkalmati.blogspot.com

جملہ حقوق بحق پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ، لاہور محفوظ ہیں۔

منظور کردہ: حکومتِ پاکستان کیبنٹ سیکریٹریٹ، کیڈ (شعبہ نصاب و درسی کتب) اسلام آباد، پاکستان۔
بمطابق قومی نصاب ۲۰۰۶ء اور نیشنل ٹیکسٹ بک اینڈ لرننگ میٹریلز پالیسی ۲۰۰۷ء
مراسلہ نمبر: F.6-4/2011-AEA(Langs) مورخہ: ۲ جنوری ۲۰۱۲ء

فہرست

نمبر شمار	سبق	صفحہ نمبر
1	حمد (نظم)	1
2	نعت (نظم)	6
3	دیہاتی اور شہری زندگی کا فرق	11
4	نظم و ضبط	18
5	پیارا وطن (نظم)	24
6	ناممکن سے ممکن کا سفر	28
7	آیئے پاکستان کی سیر کریں	34
8	بڑھے چلو (ملی نغمہ)	42
9	کسان کی دانائی	45
10	مُسدّسِ حالی سے انتخاب (نظم)	51
11	میری آواز سنو!	56
12	سب سے اُونچا یہ جھنڈا ہمارا رہے	63
13	کیے جاؤ کوشش مرے دوستو (نظم)	70
14	آدابِ معاشرت	75
15	یہ سارے ادارے اپنے ہیں	82
16	سفر ہو رہا ہے (مزاحیہ نظم)	89
17	تحریکِ پاکستان میں خواتین کا کردار	94
18	ہے زندگی کا مقصد اَوروں کے کام آنا	100
19	یومِ دفاعِ پاکستان	106
20	برسات (نظم)	113
21	زراعت ۔۔۔۔ پاکستان کی ریڑھ کی ہڈی	116
22	ابتدائی طبی امداد	122
23	قائدِ اعظمؒ (نظم)	129
24	شہید کی جو موت ہے، وہ قوم کی حیات ہے	133
25	خضر کا کام کروں، راہ نما بن جاؤں (نظم)	140

مصنفین: ڈاکٹر محمود احمد کاوش، ڈاکٹر اورنگزیب عالمگیر، منزہ ظہیر
نگران: سرفراز فتیانہ
تیار کردہ: اُردو بک سٹال، اردو بازار، لاہور
تدوین و السٹریشن: سجاد ظہیر

ناشر: پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ، لاہور
مطبع: کاروان انٹر پرائزز لاہور

تاریخ اشاعت	تعداد
فروری 2012ء	100,9505

www.iqbalkalmati.blogspot.com

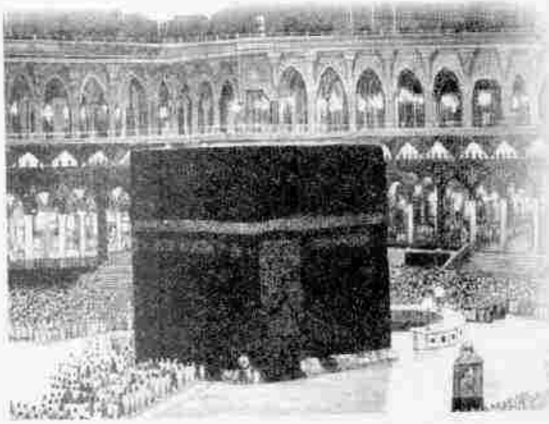

حمد

تدریسی مقاصد: اس حمد کے مطالعے کے بعد بچے اس قابل ہوں گے کہ وہ:

- ★ حمد کی صنف سے واقف ہو سکیں۔
- ★ حمد کا مفہوم جان سکیں۔
- ★ اللہ تعالیٰ کی عطا کی گئی نعمتوں کو جان سکیں۔
- ★ ترنُّم سے حمد خوانی کر سکیں۔
- ★ نئے الفاظ سیکھ سکیں۔

خاص الفاظ: صحرا — گلشن — پردے اٹھانا — لُبھانا — ہراس

یہ میدان و صحرا بنائے ہیں کس نے؟
یہ بل کھاتے دریا بہائے ہیں کس نے؟
ہمارے خُدا نے، ہمارے خدا نے

یہ گُلشن میں پھولوں کی رنگیں قطاریں
بکھیری ہیں کس نے، چمن میں بہاریں؟
ہمارے خُدا نے، ہمارے خُدا نے

یہ چاند اور سُورج، بنائے ہیں کس نے؟
سیاہی کے پردے، اُٹھائے ہیں کس نے؟
ہمارے خُدا نے، ہمارے خُدا نے

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں: www.iqbalkalmati.blogspot.com

www.iqbalkalmati.blogspot.com

سجائے ہیں کِس نے، فلک پر ستارے؟
لُبھاتے ہیں شب میں، جو دِل کو ہمارے
ہمارے خُدا نے، ہمارے خُدا نے

بنائے ہیں کِس نے، یہ موسم سہانے؟
یہ کوئل کے نغمے، یہ پی کے ترانے
ہمارے خُدا نے، ہمارے خُدا نے

ہمیں بُھوک کے وقت، کِس نے کھلایا؟
ہراس اور خطروں سے، کِس نے بچایا؟
ہمارے خُدا نے، ہمارے خُدا نے

ہمیں سیدھے رستے پہ، کِس نے چلایا؟
بُرائی کے رستوں سے، کِس نے بچایا؟
ہمارے خُدا نے، ہمارے خُدا نے

(حفیظ الرحمان غازیؔ)

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں : www.iqbalkalmati.blogspot.com

Not for Sale - PESRP

www.iqbalkalmati.blogspot.com

مشق

۱۔ ان سوالوں کے جواب دیں:

★ حمد کسے کہتے ہیں؟

★ اس حمد میں اللہ تعالیٰ کی کن کن نعمتوں کا ذکر ہوا ہے؟

★ اگر سارا سال ایک جیسا موسم رہتا تو کیا ہوتا؟

★ سورج سے ہمیں کیا فائدے پہنچتے ہیں؟

★ سیاہی کے پردے اُٹھانے سے کیا مراد ہے؟

★ آسمان پر چمکتے ستارے آپ کو کیسے لگتے ہیں؟

۲۔ سورۃ فاتحہ کی وہ آیت اور اس کا ترجمہ لکھیں، جس میں ہم اللہ تعالیٰ سے دُعا کرتے ہیں کہ وہ ہمیں سیدھے راستے پر چلائے اور بھٹکنے سے بچائے۔

۳۔ کالم ''الف'' میں دیے گئے ہر مصرعے کا دوسرا مصرع کالم ''ب'' میں تلاش کریں اور اُسے دی گئی مثال کے مطابق کالم ''ج'' میں لکھیں۔

کالم ''الف''	کالم ''ب''	کالم ''ج''
یہ میدان و صحرا بنائے ہیں کس نے؟	برائی کے رستوں سے کس نے بچایا؟	یہ بل کھاتے دریا بہائے ہیں کس نے؟
یہ گلشن میں پھولوں کی رنگیں قطاریں	ہراس اور خطروں سے کس نے بچایا؟	
یہ چاند اور سورج بنائے ہیں کس نے؟	لُبھاتے ہیں شب میں جو دل کو ہمارے	
سجائے ہیں کس نے فلک پر ستارے؟	بکھیری ہیں کس نے چمن میں بہاریں؟	
ہمیں بھوک کے وقت کس نے کھلایا؟	یہ بل کھاتے دریا بہائے ہیں کس نے؟	
ہمیں سیدھے رستے پہ کس نے چلایا؟	سیاہی کے پردے اُٹھائے ہیں کس نے؟	

۴۔ درست لفظ پر (✓) کا نشان لگا کر نظم کے مطابق مصرعے مکمل کریں:

● یہ میدان و ---------- بنائے ہیں کس نے؟

(ا) سبزہ (ب) دریا (ج) صحرا (د) کوہستان

www.iqbalkalmati.blogspot.com

- یہ بل کھاتے دریا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ہیں کس نے؟

(ا) چلائے (ب) بہائے (ج) دوڑائے (د) بنائے

- ۔۔۔۔۔۔۔۔ ہیں کس نے فلک پر ستارے؟

(ا) اگائے (ب) بنائے (ج) دکھائے (د) سجائے

- بنائے ہیں کس نے یہ موسم۔۔۔۔۔۔۔۔؟

(ا) سہانے (ب) پیارے (ج) ہمارے (د) سارے

- یہ۔۔۔۔۔۔۔۔ میں پھولوں کی رنگیں قطاریں

(ا) گلشن (ب) چمن (ج) جنگل (د) نشیمن

- یہ چاند اور ۔۔۔۔۔۔۔۔ بنائے ہیں کس نے؟

(ا) ستارے (ب) تارے (ج) موسم (د) سورج

۵۔ ایک پیراگراف میں ان نعمتوں کا ذکر کیجیے، جو اللہ تعالیٰ نے انسان کو عطا کی ہیں۔

٦۔ کالم ''الف'' میں دیے گئے الفاظ کے ہم معنی الفاظ کالم ''ب'' میں دیے گئے ہیں۔ دی گئی مثال کی روشنی میں ہر لفظ کے سامنے اس کا درست ہم معنی لفظ لکھیں:

کالم ''الف''	کالم ''ب''	کالم ''ج''
صحرا	آسمان	ریگستان
گلشن	آفتاب	
پھول	ڈر	
چاند	باغ	
سُورج	ریگستان	
ستارے	ماہتاب	
فلک	نجوم	
ہراس	گل	

www.iqbalkalmati.blogspot.com

سرگرمیاں:

★ اس نظم کو زبانی یاد کریں۔

★ کسی اور شاعر کی ایسی نظم تلاش کریں، جس میں اللہ تعالیٰ کی بنائی ہوئی چیزوں کا ذکر ہو۔ اس نظم کو اپنی کاپیوں پر لکھیں۔

★ اس نظم کو خوش خط انداز میں چارٹ پر لکھ کر جماعت کے کمرے میں آویزاں کریں۔ نظم میں اللہ تعالیٰ کی بنائی گئی، جن چیزوں کا ذکر کیا گیا ہے، انھیں بھی چارٹ پر بنائیں۔

★ جماعت کا کوئی خوش الحان طالب علم اس نظم کو لے میں سنائے۔ باقی طلبہ وطالبات اس کو دہرائیں۔

برائے اساتذۂ کرام:

نظم خوانی کا مقصد طلبہ وطالبات کے ذوقِ جمالیات کو پروان چڑھانا اور اُن کی قوتِ تخیل کی نشو ونما کرنا ہے۔ اس لیے ہر نظم کو ترنم سے پڑھنے کا اہتمام کریں تاکہ طلبہ وطالبات اس سے محظوظ ہو سکیں۔ بچوں کی حوصلہ افزائی کریں کہ وہ بھی ایسی کوئی نظم لکھنے کی کوشش کریں۔

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں : www.iqbalkalmati.blogspot.com

www.iqbalkalmati.blogspot.com

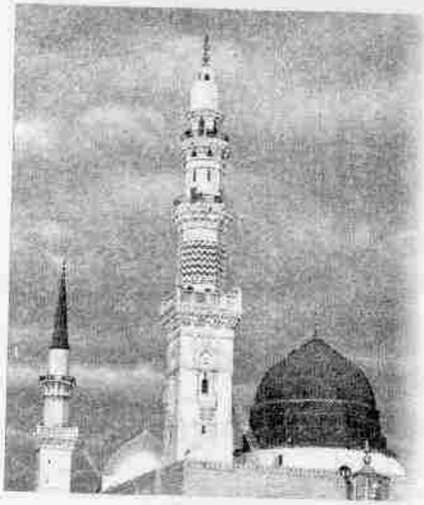

نعتِ رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم

تدریسی مقاصد: اس سبق کے مطالعے کے بعد بچے اس قابل ہوں گے کہ وہ:

- ★ نعت کی صنف سے واقف ہو سکیں۔
- ★ انسانیت پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے احسانات جان سکیں۔
- ★ نعت کے ادب واحترام کے تقاضے سمجھ سکیں۔
- ★ شعر فہمی کا سلیقہ سیکھ سکیں۔
- ★ قافیہ اور ردیف کی شناخت کر سکیں۔

خاص الفاظ: عُقبیٰ — بزمِ جہاں — شمعِ ہدایت — غافل — توحید

نعت اُس نبی کی، جس نے پیغامِ حق سنایا
انسانیت کا رستہ انسان کو دکھایا

دُنیا سنوارنے کے سمجھائے سب طریقے
عُقبیٰ ہو جس سے بہتر وہ راز بھی بتایا

نُور اُس کا سب سے پہلے پیدا کیا خدا نے
بزمِ جہاں میں لیکن آخر میں سب سے آیا

ہر موڑ پر جلائی شمعِ ہدایت اُس نے
جو راستہ تھا سیدھا، اک ایک کو بتایا

Not for Sale – PESRP

www.iqbalkalmati.blogspot.com

ہر آدمی پہ کھولا محنت کا راز اُس نے
جو سو رہے تھے غافل، آ کر اُنھیں جگایا
شُعلے بھڑک رہے تھے دُنیا میں کُفر و شر کے
انساں کو اُس نے آ کر اس آگ سے بچایا
پھیلیں جہاں میں ہر سُو توحید کی شُعاعیں
مشرق بھی جگمگایا، مغرب بھی جگمگایا
بھولی ہوئی تھی دُنیا اپنے خدا کو محشؔر
خالق کے در پہ اُس نے مخلوق کو جھکایا

(محشؔر رسول نگری)

مشق

ا۔ درجِ ذیل کے مختصر جواب لکھیں:

- حمد اور نعت میں کیا فرق ہے؟
- عُقبیٰ بہتر ہونے سے کیا مراد ہے؟
- شمعِ ہدایت جلانے کا کیا مطلب ہے؟
- ''سیدھا راستہ'' سے کیا مراد ہے؟
- توحید کی شعاعیں پھیلنے کا کیا مطلب ہے؟
- مشرق اور مغرب کیسے جگمگا اُٹھے؟
- آپ کو اس نعت کا کون سا شعر پسند آیا؟ پسندیدگی کی وجہ بھی بتائیں۔

www.iqbalkalmati.blogspot.com

۲۔ خالی جگہ میں نعت کے متن کے مطابق لفظ لگائیں:

- انسانیت کا۔۔۔۔ انسان کو دکھایا

(الف) چہرہ (ب) رُتبہ (ج) منظر (د) رستہ

- دُنیا سنوارنے کے سمجھائے سب ۔۔۔۔۔۔

(الف) سلیقے (ب) قرینے (ج) طریقے (د) وسیلے

- عُقبیٰ ہو جس سے ۔۔۔۔ وہ راز بھی بتایا

(الف) بہتر (ب) روشن (ج) اعلیٰ (د) برتر

- جو راستہ تھا سیدھا۔۔۔۔۔ کو بتایا

(الف) اک ایک (ب) ہر ایک (ج) ہر شخص (د) ہر فرد

- ہر آدمی پہ کھولا۔۔۔۔۔ کا راز اُس نے

(الف) حرکت (ب) برکت (ج) شفقت (د) محنت

- جو ۔۔۔۔۔ رہے تھے غافل، آ کر انھیں جگایا

(الف) ہو (ب) سو (ج) کھو (د) رو

- پھیلیں جہاں میں ہر سُو ۔۔۔۔ کی شعاعیں

(الف) ایمان (ب) قرآن (ج) توحید (د) اخلاص

- بُھولی ہوئی تھی دُنیا ۔۔۔۔۔ خدا کو محشرؔ

(الف) سچے (ب) اپنے (ج) میرے (د) سب کے

Not for Sale – PESRP

www.iqbalkalmati.blogspot.com

۳۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی آمد سے پہلے دُنیا کے کیا حالات تھے؟ ایک پیراگراف میں بیان کریں۔

۴۔ اس نعت میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے جن احسانات کا ذکر کیا گیا ہے، اُنھیں ایک پیراگراف میں بیان کریں۔

۵۔ کالم ''الف'' میں دیے گئے ہر مصرعے کا دُوسرا مصرع کالم ''ب'' میں تلاش کریں اور اُسے دی گئی مثال کے مطابق کالم ''ج'' میں لکھیں:

کالم ''الف''	کالم ''ب''	کالم ''ج''
نعت اُس نبی کی جس نے پیغامِ حق سنایا	مشرق بھی جگمگایا، مغرب بھی جگمگایا	انسانیت کا رستہ انسان کو دکھایا
نور اُس کا سب سے پہلے پیدا کیا خدا نے	جو سو رہے تھے غافل، آ کر اُنھیں جگایا	
ہر آدمی پہ کھولا محنت کا راز اُس نے	خالق کے در پہ اُس نے مخلوق کو جھکایا	
شعلے بھڑک رہے تھے دُنیا میں کفر و شر کے	انسانیت کا رستہ انسان کو دکھایا	
پھیلیں جہاں میں ہر سُو توحید کی شعاعیں	انساں کو اُس نے آ کر اِس آگ سے بچایا	
بھولی ہوئی تھی دُنیا اپنے خدا کو محشرؔ	بزمِ جہاں میں لیکن آخر میں سب سے آیا	

۶۔ جملوں میں استعمال کریں:

پیغامِ حق   عُقبیٰ   شمعِ ہدایت   غافل   توحید

۷۔ متضاد لکھیں:

حق   دُنیا   سنوارنا   سیدھا   آگ   توحید   مشرق   خالق

۸۔ نیچے دیے گئے شعر کو غور سے پڑھیں:

کالم ''الف''	کالم ''ب''
نعت اُس نبیؐ کی جس نے پیغامِ حق	سنایا
انسانیت کا رستہ انسان کو	دکھایا

www.iqbalkalmati.blogspot.com

کالم "ب" میں دیے گئے لفظ (سنایا، دِکھایا) ہم آواز لفظ ہیں۔ انھیں قافیہ کہتے ہیں۔ اس نعت کے باقی شعروں میں استعمال ہونے والے قافیوں کی نشان دہی کریں۔

سرگرمیاں:

★ کسی اور شاعر کی نعت اپنی کاپیوں پر لکھیں۔
★ مختلف طالب علم اس نعت کو تحت اللّفظ پڑھیں۔ صحتِ تلفّظ اور نظم خوانی کا معیاری انداز اپنانے پر زور دیا جائے۔
★ جماعت کا کوئی خوش الحان طالب علم نعت ترنُّم کے ساتھ پڑھے۔ باقی طلبہ خاموشی سے باادب ہو کر نعت سنیں۔
★ طالب علموں کو کسی مُستند نعت گو کا کلام پڑھنے کی ترغیب دیں۔ طالب علم اس کلام کے مطالعے کے بعد اپنی پسند کی نعت چارٹ پر لکھ کر جماعت کے کمرے میں آویزاں کریں۔

برائے اساتذۂ کرام:

- طالب علموں کو آدابِ نعت بتائیں۔ اُن کے دلوں میں نعتِ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے ادب و احترام کا جذبہ پیدا کریں۔
- ربیع الاوّل کے مُبارک مہینے میں نعت خوانی کے مقابلے منعقد کرائیں۔
- جماعت میں درجِ ذیل موضوع پر تقریری مقابلے کا اہتمام کریں:

"ہمارے پیارے نبیؐ کے دُنیا پر احسانات"

www.iqbalkalmati.blogspot.com

دیہاتی اور شہری زندگی کا فرق

تدریسی مقاصد: اس سبق کے مطالعے کے بعد بچے اس قابل ہوں گے کہ وہ:

- ★ دیہاتی اور شہری زندگی کا فرق جان سکیں۔
- ★ دیہات سے شہروں کی طرف نقلِ مکانی کے اسباب سے واقف ہو سکیں۔
- ★ مکالمہ لکھنے کی تربیت حاصل کر سکیں۔
- ★ روزمرّہ کی پہچان کر سکیں۔

خاص الفاظ: استقبال، باسی، مُرغن، قابلِ رشک، زرنگار، دم نکلنا، تمدّن، فراقِ انجمن

احمد ساتویں جماعت میں پڑھتا ہے۔ وہ اپنے والدین کے ساتھ لاہور میں رہتا ہے۔ اُس کی ننھیال گاؤں میں ہے۔ گرمیوں کی تعطیلات میں احمد، اُس کا بھائی بلال اور ننھی بہن عائشہ اپنے والدین کے ساتھ گاؤں آئے۔ وہ گاؤں کے قریبی قصبے میں بس سے اُترے۔ احمد کے ماموں جان نے اُن کا استقبال کیا۔ وہ اُنھیں تانگے پر بٹھا کر گاؤں لے آئے۔ سڑک کے دونوں جانب دھان کے ہرے بھرے کھیت تھے۔ وہ گاؤں کی ہری بھری فضا دیکھ کر بہت خوش ہوئے۔ کچھ دیر بعد تانگا گاؤں کی حدود میں داخل ہوا۔ وہ تانگے سے اُترے تو پورا محلّہ اُن کو گاؤں میں خوش آمدید کہنے کے لیے موجود تھا۔

احمد اور بلال اپنے ماموں زاد بھائی حسن کے ساتھ کھیتوں کی طرف چلے گئے۔ دھان کی فصل کو پانی دینے کے لیے ٹیوب ویل چل رہا تھا۔ وہ ٹیوب ویل سے نکلنے والے پانی میں نہائے۔ اب وہ تازہ دم ہو چکے تھے۔ اتنے میں مغرب کا وقت ہو گیا۔ اذان کی آواز سُن کر اُنھوں نے مسجد کا رُخ کیا۔ نماز سے فارغ ہو کر گھر پہنچے، تو ممانی جان دستر خوان پر کھانا چُن رہی تھیں۔ تھوڑی دیر میں سب دستر خوان پر بیٹھ گئے۔ کھانا کھانے کے دوران میں بات چیت بھی ہوتی رہی، آیئے ہم بھی ان

www.iqbalkalmati.blogspot.com

کی گفتگو سنتے ہیں:

احمد: ممانی جان! ابھی تو شام ہوئی ہے اور آپ نے رات کا کھانا بھی لگا دیا! آپ لوگ رات کا کھانا اتنی جلدی کھا لیتے ہیں؟

ممانی جان: احمد میاں! ہم دیہاتی لوگ ہیں، ہمارے ہاں رات کو جلد سونے اور صبح سویرے اُٹھنے کا رِواج ہے۔ شہروں میں تو لوگ رات گئے تک جاگتے رہتے ہیں، اس لیے وہ رات کا کھانا بھی دیر سے کھاتے ہیں۔

حسن: میں نے اپنی کتاب میں پڑھا ہے کہ رات کو جلد سونا اور صبح جلد جاگنا صحت کے لیے مفید ہے۔

نانا جان: شاید اسی لیے گاؤں کے رہنے والے زیادہ صحت مند ہوتے ہیں۔

احمد: نانا جان! شہر کی اکثر خواتین موٹاپے کا شکار ہوتی ہیں مگر یہاں گاؤں میں رہنے والی اکثر خواتین دُبلی پتلی ہیں۔ اس کی کیا وجہ ہے؟

نانا جان: بھئی دیہاتی خواتین سارا دن کام میں مصروف رہتی ہیں۔ وہ گھر کا سارا کام کاج اپنے ہاتھوں سے کرتی ہیں۔ کھیتوں میں بھی ایک آدھ چکر لگ جاتا ہے، جب کہ شہروں میں رہنے والی خواتین سارا دن گھر میں بیٹھے بیٹھے گزار دیتی ہیں۔

نانی جان: موٹاپے کی ایک اور وجہ غذا کا استعمال بھی ہے۔ دیہاتی لوگ سادہ خوراک کھاتے ہیں، جب کہ شہروں میں رہنے والے مرغّن غذاؤں کا زیادہ استعمال کرتے ہیں۔

احمد کے ابّا جان: واقعی دیہاتیوں کی صحت قابلِ رشک ہوتی ہے۔ اس کی ایک وجہ خالص اور تازہ خوراک بھی ہے۔ یہاں کے رہنے والوں کو تازہ سبزیاں، پھل اور خالص غذائیں میسّر ہیں۔ شہروں میں یہ چیزیں غائب ہوتی جا رہی ہیں۔

حسن: میں جب لاہور گیا تھا تو میں نے وہاں بہت سے لوگوں کو تنگ تنگ گھروں میں رہتے دیکھا تھا۔ اُن گھروں کے صحن تو تھے ہی نہیں۔

احمد کے ابّا جان: بات یہ ہے کہ گاؤں میں لوگوں کے پاس گھر بنانے کے لیے جگہ کا مسئلہ نہیں۔ امیر آدمی تو شہروں میں بھی بڑے گھروں میں رہتے ہیں مگر عام اور غریب آدمی چھوٹے چھوٹے تنگ و تاریک مکانوں میں رہنے پر مجبور ہیں۔ شہروں میں کئی کئی منزلہ عمارات ہیں۔ ان عمارتوں میں سورج کی روشنی نہیں پہنچ پاتی۔ یہی وجہ ہے کہ ایسے مقامات پر رہنے والوں کے چہرے زرد اور مُرجھائے ہوئے ہوتے ہیں۔

بلال: ماموں جان! میرے ابّو جان کالج میں پڑھانے جاتے ہیں، تایا ابّو ایک دفتر میں ملازمت کرتے ہیں۔ چچا جان ایک کارخانے میں کام کرتے ہیں۔ آپ لوگ کیا کام کرتے ہیں؟

Not for Sale – PESRP

www.iqbalkalmati.blogspot.com

ماموں جان: دیہات کے زیادہ تر لوگ کھیتی باڑی کرتے ہیں۔ کچھ لوگ ملازمت بھی کرتے ہیں مگر ان کی تعداد بہت کم ہے۔

حسن: آپ کھیتی باڑی کا کام کیسے کرتے ہیں؟

ماموں جان: پہلے کھیتی باڑی کا سارا کام بیلوں سے لیا جاتا تھا۔ بیلوں کی مدد سے کھیتوں میں ہل چلاتے، کنوؤں سے پانی نکالتے، گندم کی گہائی کرتے تھے، مگر اب ان کی جگہ مشینیں اور آلات آ گئے ہیں۔ اب ٹریکٹر اور ان سے چلنے والی زرعی مشینری نے کھیتی باڑی کے کام کو بہت آسان اور تیز کر دیا ہے۔ اسی طرح اب کنواں کہیں نظر نہیں آتا، اس کی جگہ ٹیوب ویل نے لے لی ہے۔

بلال: میں نے تو سنا تھا دیہات میں کچے مکان اور کچی سڑکیں ہوتی ہیں۔ وہاں بجلی اور فون بھی نہیں ہوتا مگر یہاں تو ایسا نہیں۔

نانا جان: بلال بیٹے! آج سے کچھ عرصہ پہلے دیہات ایسے ہی تھے، جیسے تم بتا رہے ہو۔ اب دیہات بہت زیادہ بدل گئے ہیں۔ کچے مکانات کی جگہ لوگوں نے پختہ مکانات بنا لیے ہیں۔ دیہات میں سڑکوں کا جال بھی پھیلا دیا گیا ہے۔ بہت سے دیہات میں بجلی پہنچا دی گئی ہے۔ موبائل فون تو اب ہر گاؤں میں نظر آتا ہے۔

ممانی جان: میں جب لاہور گئی تھی، سبزہ دیکھنے کو ترس گئی تھی۔ ہر طرف مکانات، کاروباری مراکز، دکانیں، کارخانے، سڑکیں اور اُن پر دوڑنے والی گاڑیاں ہی گاڑیاں، سچ پوچھو تو میرا تو دم ہی نکلنے لگا تھا۔ اِدھر ہمارے گھر سے باہر نکلو تو جہاں تک نظر جاتی ہے، ہرے بھرے لہلہاتے ہوئے کھیت ہی کھیت نظر آتے ہیں۔

نانی جان: میں بھی شہر جانے سے بہت گھبراتی ہوں۔ سڑکوں پر گاڑیوں کی لمبی لمبی قطاریں دیکھ کر میرا بھی دل گھبرانے لگتا ہے۔ ان کے شور سے میرے تو سر میں درد شروع ہو جاتا ہے۔ دھواں فضا کو اس قدر آلودہ کر دیتا ہے کہ سانس لینا دُوبھر ہو جاتا ہے۔ میں شہر کے رہنے والوں کو داد دیتی ہوں، بھئی بڑا حوصلہ ہے ان لوگوں کا جو اس ماحول میں رہ رہے ہیں۔

احمد کے ابا جان: اصل میں شہروں کی آبادی میں بے تحاشا اضافہ ہوا ہے۔ پہلے دیہات میں ۷۵ فی صد لوگ رہتے تھے۔ دیہات سے شہروں کی طرف نقل مکانی کے بڑھتے ہوئے رُجحان کی وجہ سے اب ستر فی صد سے بھی کم لوگ دیہات میں رہ رہے ہیں۔ جب کسی جگہ لوگ زیادہ ہوں گے تو گاڑیاں اور شور بھی زیادہ ہوگا۔

حسن: پھوپھا جان! لوگ دیہات سے شہروں میں کیوں جاتے ہیں؟

احمد کے ابا جان: دیہات میں کاروبار کے مواقع کم ہوتے ہیں۔ لوگ روزگار کی تلاش میں شہروں کا رُخ کرتے ہیں۔ اس

www.iqbalkalmati.blogspot.com

کے علاوہ شہروں کے مقابلے میں دیہات میں تعلیم اور صحت کی سہولتیں بھی کم ہیں۔ بہت سے طالب علم تعلیم حاصل کرنے کی غرض سے شہر کے سکولوں، کالجوں اور یونیورسٹیوں میں داخلہ لے لیتے ہیں۔ اسی طرح بہتر علاج معالجے کے لیے بھی لوگ شہروں میں جاتے ہیں۔ ان سب چیزوں سے شہروں کی آبادی بڑھتی چلی جا رہی ہے۔

حسن: ہمارا گاؤں زیادہ بڑا نہیں۔ ہر شخص دوسرے کو جانتا ہے۔ شہر تو بہت بڑا ہوتا ہے، وہاں تو سب کو جاننا بہت مشکل ہوتا ہوگا!

احمد کی امی جان: بیٹا! شہر تو انسانوں کے سمندر ہیں۔ وہاں کی زندگی بہت تیز ہے۔ لوگ اپنے اپنے کام دھندوں میں بُری طرح اُلجھے ہوئے ہیں۔ بعض اوقات تو لوگ اپنے ہمسائے تک سے بے خبر ہوتے ہیں۔

حسن: اچھا پھوپھو جان! یہ تو بڑی عجیب بات ہے۔ پتا ہے پچھلے سال ہماری بھینس بیمار ہوگئی تھی، پورا گاؤں اس کے مُتعلق پوچھنے ہمارے گھر آیا تھا۔

نانا جان: بھئی، دیہات کا اپنا رہن سہن ہے اور شہروں کا اپنا۔ دیہات کے اپنے فائدے ہیں اور شہروں کے اپنے۔ دیہات اور شہر دونوں ترقی کریں گے تو ہمارا پیارا وطن ترقی کرے گا۔ حکومت اگر دیہات میں تعلیم اور صحت کی بہتر سہولتیں مہیا کر دے، اسی طرح دیہات میں کارخانے لگا دیے جائیں تو کوئی آدمی گاؤں چھوڑ کر شہر کا رُخ نہ کرے۔

احمد کے ابا جان: میں آپ کو احسان دانش کی ایک نظم کے آخری دو شعر سناتا ہوں۔ اس نظم میں اُنھوں نے دیہات اور اس کے رہنے والے محنتی انسانوں کی بہت تعریف کی ہے:

واہ رے دیہات کے سادہ تمدُّن کی بہار
سادگی میں بھی ہے کیا کیا تیرا دامن زرنگار
دل یہ کہتا ہے فراقِ انجمن سہنے لگوں
شہر کی رنگینیاں چھوڑوں یہیں رہنے لگوں

Not for Sale – PESRP

www.iqbalkalmati.blogspot.com

مشق

۱۔ درج ذیل کے مختصر جواب تحریر کریں:

- احمد اور اُس کے گھر والے گاؤں کیوں آئے؟
- گاؤں کی فضا کیسی تھی؟
- دیہات میں رہنے والی اکثر خواتین موٹی کیوں نہیں ہوتیں؟
- اگر گھروں میں سُورج کی روشنی نہ پہنچے تو اس سے کیا نقصان ہوتا ہے؟
- بڑے شہروں میں آلودگی کا کیا سبب ہے؟
- موجودہ دیہات پُرانے دیہات سے کس طرح مختلف ہیں؟
- لوگ دیہات سے شہروں کی طرف نقل مکانی کیوں کرتے ہیں؟
- اس نقل مکانی کو کیوں کر روکا جا سکتا ہے؟

۲۔ خالی جگہ کو خط کشیدہ لفظوں کے متضاد کی مدد سے پُر کریں:

- مہمان نے .... کا شکریہ ادا کیا۔
- میں فارغ ہوں جب کہ میری بہن کام میں .... ہے۔
- وہ رات کو جلدی نہیں سویا تھا، اس لیے وہ صبح .... سے اُٹھا۔
- دیہاتی اور .... زندگی میں بہت فرق ہے۔
- تازہ روٹی کھاؤ، .... روٹی کھانے سے پیٹ میں درد ہو سکتا ہے۔
- امیروں کو .... کا خیال رکھنا چاہیے۔
- ابھی سُورج کی روشنی ہے لیکن تھوڑی دیر میں .... چھا جائے گا۔
- دیہاتی کُھلے گھروں میں رہتے ہیں جب کہ شہروں میں عام طور پر لوگوں کے گھر .... ہوتے ہیں۔
- آگے سکول ہے، گاڑی کو تیز چلانا مناسب نہیں، اس کی رفتار .... کر دو۔
- کبھی دیہات میں کچے مکان ہوتے تھے، اب تو ہر طرف .... مکان دکھائی دیتے ہیں۔

www.iqbalkalmati.blogspot.com

۳۔ واحد کو جمع اور جمع کو واحد میں تبدیل کریں:

تعطیلات، قصبہ، عمارات، مسجد، مقامات، مواقع، آلات، دیہات، مکان، مراکز

۴۔ کسی مُستند لغت کی مدد سے ان لفظوں پر اِعراب لگائیں۔

استقبال جانب مغرب وقت فارغ خالص

۵۔ یہ جملے دیکھیے:

آج کل بازار میں خربوزہ عام مل رہا ہے۔

آم ایک خوش ذائقہ پھل ہے۔

''عام'' اور ''آم'' کا اِملا مختلف ہے مگر آواز ایک جیسی ہے۔ ایسے لفظوں کو مُتشابہ الفاظ کہتے ہیں۔ آپ ''ہل'' اور ''حل'' کا فرق جملوں کی مدد سے واضح کریں۔

۶۔ جملوں میں استعمال کریں۔

ترس جانا دُوبھر ماحول کام دھندا نقل مکانی

۷۔ کالم ''الف'' اور کالم ''ب'' میں دیے گئے جملے دیکھیے:

کالم ''الف''	کالم ''ب''
مریض دن بدن کمزور ہوتا جا رہا ہے۔	مریض روز بروز کمزور ہوتا جا رہا ہے۔
وہ آئے روز ظفر وال جاتا رہتا ہے۔	وہ آئے دن ظفر وال جاتا رہتا ہے۔
شور نہ ڈالو۔	شور نہ مچاؤ۔

کالم ''الف'' میں دیے گئے جملے غلط ہیں، جب کہ ان کے سامنے کالم ''ب'' میں دیے گئے جملے درست ہیں۔

یہاں سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کالم ''الف'' میں دیے گئے جملے غلط کیوں ہیں۔ اس کا جواب یہ ہے کہ اہلِ زبان اس طرح نہیں بولتے۔ ہم کوئی بھی زبان بولتے وقت اہلِ زبان کی پیروی کرتے ہیں۔ اہلِ زبان کی بول چال کو روزمرّہ کہتے ہیں۔ روزمرّہ میں لفظ اپنے حقیقی معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔ اگلے صفحے پر دیے گئے جملے روزمرّہ کے لحاظ سے غلط ہیں۔ ان کی درستی کریں۔

Not for Sale – PESRP

www.iqbalkalmati.blogspot.com

❖ میری بات کا بُرا نہ منائیں۔

❖ آپ نارووال سے کب واپس لوٹے؟

❖ میں نے اجمل خان کی کتاب سے بہت استفادہ حاصل کیا۔

❖ اس میں ناراضگی کی کیا بات ہے؟

❖ گالی نکالنا شریفوں کا شیوہ نہیں۔

❖ میرے کو بازار جانا ہے۔

سرگرمیاں:

- جماعت کو چار گروپوں میں تقسیم کریں۔ ہر گروپ کو ایک ایک چارٹ دیں۔

★ گروپ ''الف'' دیہاتی زندگی کے فائدوں پر غور کرے اور انھیں چارٹ پر خوش خط لکھے۔

★ گروپ ''ب'' شہری زندگی کے فائدوں پر غور کرے اور انھیں چارٹ پر خوش خط لکھے۔

★ گروپ ''ج'' اس بات پر غور کرے کہ لوگ دیہات سے شہروں میں کیوں منتقل ہو رہے ہیں۔ یہ گروپ بھی اپنے خیالات کو چارٹ پر خوش خط لکھے۔

★ گروپ ''د'' ایسی تجاویز مرتب کرے جن پر عمل کر کے دیہات سے شہروں میں منتقلی کے رُجحان کو کم کیا جا سکے۔ یہ گروپ اپنی تجاویز کو چارٹ پر خوش خط لکھے۔

★ جب تمام گروپ اپنا اپنا کام مکمل کر لیں، تو ہر گروپ سے ایک ایک نمائندہ اپنا اپنا چارٹ بآوازِ بلند پڑھ کر سنائے بعد میں یہ چارٹ جماعت کے کمرے میں آویزاں کر دیے جائیں۔

برائے اساتذۂ کرام:

★ طالب علموں کو زیادہ سے زیادہ ایسے مواقع فراہم کیے جائیں، جن سے غور و فکر کی صلاحیت پروان چڑھ سکے۔ طالب علموں کو سوچنے اور اپنے خیالات کو مربوط انداز میں ترتیب دینے کی مشق بہم پہنچانے کے لیے مباحثی سرگرمیوں کی طرف خاص توجّہ دینے کی ضرورت ہے۔ طالب علموں کی مناسب حوصلہ افزائی کریں۔

www.iqbalkalmati.blogspot.com

نظم وضبط

تدریسی مقاصد: اس سبق کے مطالعے کے بعد بچے اس قابل ہوں گے کہ وہ:

★ نظم وضبط کا مفہوم جان سکیں۔
★ زندگی میں نظم وضبط کی اہمیت سے واقف ہو سکیں۔
★ نظم وضبط پر عمل کر کے کامیاب زندگی گزار سکیں۔
★ سبق پڑھ کر اہم نکات خلاصے کی صورت میں لکھ سکیں۔

خاص الفاظ: انتشار، تغیّر و تبدُّل، حشرات الارض، حُسنِ ترتیب، وقار، گامزن، کارفرمائی، عمل داری

نظم وضبط دو لفظوں ''نظم'' اور ''ضبط'' کا مجموعہ ہے۔ یہ دونوں عربی زبان کے لفظ ہیں۔ نظم کے معنی ہیں لڑی میں پرونا اور ترتیب دینا جب کہ ضبط کے معنی ہیں رکاوٹ۔ اس کا مطلب یہ ہُوا کہ اپنے کاموں میں کسی قانون اور قاعدے کی پابندی کرنے کا نام نظم وضبط ہے۔ ذاتی مفادات اور خواہشات کو روک کر اپنی صلاحیتوں کو کسی اعلیٰ نصب العین کی خاطر منظم کرنا نظم وضبط کہلاتا ہے۔

ہم یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ نظم وضبط حُسنِ ترتیب کا دُوسرا نام ہے۔ جو لوگ نظم وضبط کی پابندی کرتے ہیں، اُن کی زندگی اُصول وضوابط کے مطابق گزرتی ہے۔ ان کے ہر کام میں ایک سلیقہ اور ترتیب نظر آتی ہے۔ اس کے برعکس وہ لوگ جو نظم وضبط سے عاری ہوتے ہیں، اُن کی زندگی میں کسی قاعدے یا قانون کی پابندی نظر نہیں آتی۔ ایسے لوگوں کی زندگی بے سلیقہ اور بے ترتیب گزرتی ہے۔

زندگی کے ہر شعبے میں نظم وضبط کی پابندی ضروری ہے۔ وہ لوگ جو نظم وضبط کو اپنا شعار بناتے ہیں، اُن کی زندگی سکون سے گزرتی ہے جب کہ نظم وضبط کی پروا نہ کرنے والوں کی زندگی بے سکونی اور انتشار کا نمونہ پیش کرتی ہے۔ زندگی میں وہی لوگ کامیاب ہوتے ہیں، جو اپنے کام کی منصوبہ بندی کرتے ہیں اور وقت کو بہترین انداز میں صَرف کرتے ہیں۔ نظم وضبط کے بغیر زندگی میں کوئی کامیابی حاصل نہیں کی جا سکتی۔ نظم وضبط کی پابندی کامیابی کی دلیل ہے۔ وہ لوگ جو

www.iqbalkalmati.blogspot.com

نظم وضبط کے عادی ہوتے ہیں، کامیابی اُن کے قدم چومتی ہے۔

اللہ تعالیٰ کا پیدا کیا ہوا نظامِ کائنات اپنے اندر ایک خاص ترتیب رکھتا ہے۔ سُورج کا ہر صبح وقتِ مقرّرہ پر مشرق سے طلوع ہونا اور وقتِ مقرّرہ پر مغرب میں غروب ہو جانا نظم وضبط کی عمدہ مثال ہے۔ چاند کے گھٹنے بڑھنے میں بھی ایک ترتیب دکھائی دیتی ہے۔ اسی طرح موسموں کا تغیّر وتبدّل بھی ہمیں نظم وضبط سکھاتا ہے۔ اس نظامِ فطرت سے انسان کو سبق ملتا ہے کہ وہ بھی اپنے ہر کام میں حُسنِ ترتیب سے کام لے۔

پرندے، جانور اور حشرات الارض بھی نظم وضبط کا خیال رکھتے ہیں۔ دن بھر دانہ دُنکا چُگنے کے بعد جب پرندے شام کو واپس اپنے گھونسلوں میں جاتے ہیں تو وہ ایک خاص ترتیب سے اُڑتے ہیں۔ شہد کی مکّھیوں کی زندگی کا مُطالعہ کریں تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ اس ننھّی مخلوق کی زندگی کس قدر منظّم اور باقاعدہ ہے۔ چیونٹی اگرچہ کمزور مخلوق ہے مگر کبھی آپ نے اُسے چلتے دیکھا ہے، کیا مجال جو کوئی قطار کی خلاف ورزی کرتی نظر آئے۔ اُونٹوں کو صحرا میں چلتے دیکھیے، ہر اُونٹ سیدھی قطار میں دکھائی دے گا۔

ہمارا دین بھی ہمیں نظم وضبط کا درس دیتا ہے۔ مقرّرہ اوقات میں نمازِ پنج گانہ کی ادائیگی نظم وضبط کی عمدہ مثال ہے۔ ایک امام کی قیادت میں سب کا ایک ساتھ رکوع و سجود کرنا، حُسنِ ترتیب کا اعلیٰ نمونہ پیش کرتا ہے۔ رمضان کے مُقدّس مہینے میں روزے رکھنا، سحر سے لے کر افطار تک کچھ نہ کھانا پینا ہمیں نظم وضبط کا پیغام دیتا ہے۔ حج کا فریضہ بھی خاص ایام میں انجام پاتا ہے۔ مختلف مَمالک سے تعلّق رکھنے والے لاکھوں مسلمانوں کا ایک ہی لباس میں ہونا ہمیں نظم وضبط کا احساس دلاتا ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نظم وضبط کو بہت اہمیت دیتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو سب سے پہلے صفیں سیدھی کرواتے۔ آپؐ فرماتے: ''صفیں سیدھی کرو، صفیں ٹیڑھی مت بناؤ ورنہ اللہ تعالیٰ تمھارے دلوں کو ٹیڑھا کر دے گا۔''

وہ طالب علم، جس کی زندگی میں نظم وضبط کی کارفرمائی ہوگی، وہ ہر روز ایک خاص ترتیب سے سارے کام کرے گا۔ اُس کے صبح جاگنے، نماز پڑھنے، ورزش کرنے، ناشتا کرنے، سکول جانے، واپس آنے، آرام کرنے، کھیلنے اور کام کرنے کے اوقات مقرّر ہوں گے۔ نظم وضبط کی وجہ سے اسے امتحان میں کوئی پریشانی نہیں ہوگی۔ اس کے برعکس ایک ایسا طالب علم جس کی زندگی میں نظم وضبط نام کی کوئی شے نہ ہو، جس کے جاگنے، پڑھنے، کھیلنے، گھر کا کام کرنے اور ٹی۔ وی دیکھنے کے اوقات

www.iqbalkalmati.blogspot.com

مقرر نہ ہوں، امتحان کے وقت سخت پریشان ہو جاتا ہے۔

یہاں ہم کھیل کے میدان کی مثال بھی پیش کر سکتے ہیں۔ وہ ٹیم جو بہتر نظم و ضبط کا مظاہرہ کرتی ہے، جس کے کھلاڑی ٹیم کے مفاد کو اپنے ذاتی مفاد پر ترجیح دیتے ہیں، وہ ہمیشہ کامیاب اور سُرخ رُو رہتی ہے۔ اس کے برعکس نظم و ضبط سے محروم ٹیم کے مُقدّر میں شکست لکھ دی جاتی ہے۔

بدقسمتی سے ہمارے ہاں بعض اوقات بدنظمی کے مناظر دیکھنے کو ملتے ہیں۔ ایسا کرنے والے اپنے لیے بھی مشکلات پیدا کرتے ہیں اور دوسروں کو بھی مُصیبت میں ڈال دیتے ہیں۔ مثال کے طور پر لوگ بس سٹاپ یا ریلوے اسٹیشن پر کھڑے بس یا گاڑی کا انتظار کر رہے ہوتے ہیں۔ جُونہی بس یا ریل گاڑی آتی ہے، ہر کوئی اس میں داخل ہونے کی کوشش کرتا ہے۔ ہر کوئی گاڑی میں سب سے پہلے سوار ہونا چاہتا ہے۔ بحث و تکرار ہوتی ہے، دھکم پیل ہوتی ہے، اگر یہ لوگ آپس میں اُلجھنے کی بجائے نظم و ضبط سے کام لے کر قطار بنا لیتے تو کتنی آسانی ہوتی۔

دُنیا کے عظیم لوگوں کی زندگی کا جائزہ لیں، تو ہمیں معلوم ہوگا کہ ان عظیم ہستیوں نے نظم و ضبط کو سختی سے اپنائے رکھا۔ نظم و ضبط کی اس پابندی کے باعث انھیں کامیابیاں ملیں۔ ہمارے عظیم قائد محمد علی جناحؒ کی زندگی نظم و ترتیب کی بہترین مثال ہے۔ آپ نے اپنے ایک فرمان میں اتحاد اور ایمان کے ساتھ جس تیسری بات پر زور دیا، وہ یہی نظم و ضبط ہے۔ ہمیں قائدِ اعظمؒ کے اس فرمان پر دل و جان سے عمل کرنا چاہیے۔ اگر ہم اِتحاد، ایمان اور نظم و ضبط کو اپنا راہ نُما بنا لیں تو آج بھی ہم اپنا کھویا ہُوا وقار اور عزّت پا سکتے ہیں۔

یاد رکھیے! اگر ہم خود کو کامیاب انسان دیکھنا چاہتے ہیں اور اپنے پیارے وطن پاکستان کو ترقّی کے راستے پر گامزن دیکھنے کی خواہش رکھتے ہیں تو ہمیں ہر حال میں قانون کی عمل داری کو یقینی بنانا ہوگا۔ ہمیں قانون کی پاس داری کرنی ہوگی۔ ہمیں زندگی کے ہر مرحلے پر نظم و ضبط کا ثبوت دینا ہوگا۔

Not for Sale - PESRP

www.iqbalkalmati.blogspot.com

مشق

۱۔ درجِ ذیل کے مختصر جواب تحریر کریں:

- نظم وضبط کا کیا مفہوم ہے؟
- نظم وضبط کی پابندی کرنے کے کیا فائدے ہیں؟
- نظم وضبط کا خیال نہ رکھنے سے کیا نقصان ہوتا ہے؟
- قطار بنانے کا کیا فائدہ ہوتا ہے؟
- قانون کی عمل داری سے کیا مراد ہے؟
- ایک طالب علم بہتر منصوبہ بندی سے اپنے شب وروز کو کس طرح سنوار سکتا ہے؟
- ہمارا دین ہمیں کس طرح نظم وضبط کی تعلیم دیتا ہے؟

۲۔ سبق کے مطابق درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیے:

- نظم کس زبان کا لفظ ہے؟

(ا) اُردُو کا (ب) ترکی کا (ج) فارسی کا (د) عربی کا

- صفیں ٹیڑھی بنانے سے اللہ تعالیٰ ٹیڑھے کر دیتا ہے:

(ا) پاؤں (ب) ہاتھ (ج) ٹانگیں (د) دل

- حشرات الارض سے مراد ہیں:

(ا) کیڑے مکوڑے (ب) چرند (ج) پرند (د) درندے

- بس میں سوار ہوتے وقت کوشش کرنی چاہیے:

(ا) قِطار بنانے کی (ب) سب سے پہلے سوار ہونے کی

(ج) مسافروں کو سمجھانے کی (د) شور مچانے کی

www.iqbalkalmati.blogspot.com

- قائدِ اعظمؒ کے فرمان کی درست ترتیب ہے:

(ا) اِتحاد، نظم وضبط، ایمان　(ب) نظم وضبط، اِتحاد، ایمان

(ج) اِتحاد، ایمان، نظم وضبط　(د) ایمان، اِتحاد، نظم وضبط

۳۔ اس سبق کے اہم نکات کو ذہن میں رکھتے ہوئے خلاصہ لکھیں۔

۴۔ واحد کی جمع اور جمع کے واحد لکھیں:

مفادات، خواہشات، قاعدہ، سبق، سجود، مناظر

۵۔ اعراب کی مدد سے تَلَفُّظ واضح کریں:

نظم، ضبط، عربی، شعار، انتشار، درس، ممالک،

تعلق، تغیر، تبدل، نظام، سبق، مطالعہ، اتحاد

۶۔ اس سبق میں ایک لفظ استعمال ہوا ہے "عاری"۔ آپ نے اس سے ملتا جلتا لفظ "آری" بھی پڑھا ہوگا۔ دونوں کو جملوں میں اس طرح استعمال کریں کہ ان کا مفہوم واضح ہو جائے۔

۷۔ ان الفاظ کے متضاد لکھیں:

کامیاب، اعلیٰ، زندگی، مشرق، طلوع، بدقسمتی

۸۔ جملوں میں استعمال کریں:

نظم وضبط　نظامِ کائنات　کارفرمائی　سُرخ رُو　بحث وتکرار

۹۔ نیچے کالم (الف) اور کالم (ب) میں لکھے گئے جملوں پر غور کیجیے:

کالم (الف)	کالم (ب)
پولیس نے چور کو گرفتار کر لیا۔	چور کو گرفتار کر لیا گیا۔
حکومت نے تعلیم مُفت کر دی۔	تعلیم مُفت کر دی گئی۔
اللہ تعالیٰ نیک لوگوں کی دُعا قبول کرتا ہے۔	نیک لوگوں کی دُعا قبول کی جاتی ہے۔
شائق نے اپنا داخِلہ فارم بھر دیا ہے۔	داخلہ فارم بھر دیا گیا ہے۔
ہم پہلا باب پڑھ رہے ہیں۔	پہلا باب پڑھا جا رہا ہے۔

www.iqbalkalmati.blogspot.com

کالم میں دیے گئے جُملوں کے فاعل (پولیس، حکومت، اللہ تعالیٰ، شائق، ہم) موجود ہیں جب کہ کالم میں دیے گئے جُملوں کے فاعل موجود نہیں۔ پہلے کالم میں دیے گئے جُملے فعل معروف کی مثالیں ہیں جب کہ دُوسرے کالم میں دیے گئے جُملے فعل مجہول کی مثالیں ہیں۔

اب آپ بتائیے کہ نیچے دیے گئے جُملوں میں سے کون سے فعل معروف اور کون سے فعل مجہول سے تعلق رکھتے ہیں۔ فعل معروف کو فعل مجہول اور اسی طرح فعل مجہول کو فعل معروف میں تبدیل کریں:

اس نے بہت سے مہمانوں کو مدعو کیا۔
تاخیر سے آنے والے طالب علموں کو جُرمانہ کیا جاتا ہے۔
چاول کی فصل کاٹی جا چکی ہے۔
کسان کھیتوں کو سیراب کرتا ہے۔

سرگرمیاں:

- ان کا مشاہدہ کریں اور اپنے مشاہدے کو اپنی کاپی میں لکھیں۔
  - ★ چیونٹیوں کے چلنے کا
  - ★ شہد کی مکھیوں کے شہد بنانے کا
  - ★ شام کے وقت پرندوں کی واپسی کے سفر کا
- آپ اپنے دن بھر کے کاموں کی ترتیب وار فہرست بنائیں۔

برائے اساتذۂ کرام:

☆ تعلیمی سال کے آغاز ہی میں طالب علموں کو سکول کے قواعد و ضوابط سے آگاہ کر دینا مفید رہتا ہے۔ آپ اپنے طالب علموں سے کن باتوں کی توقع کرتے ہیں، انھیں تحریری شکل میں جماعت کے کمرے میں آویزاں کریں۔ گاہے گاہے طالب علموں کے سامنے ان قواعد و ضوابط کو دُہراتے رہیں۔ طالب علموں کو یہ باور کرا دیں کہ قانون ہمارے اپنے فائدے کے لیے ہوتے ہیں۔

www.iqbalkalmati.blogspot.com

پیارا وطن

تدریسی مقاصد: اس نظم کے مطالعے کے بعد بچے اس قابل ہوں گے کہ وہ:

★ وطن کی اہمیت جان سکیں۔
★ وطن کی قدر کریں۔
★ وطن سے محبت کرنا سیکھیں۔
★ قافیے اور ردیف کی شناخت کر سکیں۔

خاص الفاظ: سُہانا، سُندر، لہکنا، مہکنا، فسانے

نہ ہو کیوں ہمیں جاں سے پیارا وطَن
ہے جنّت کا ٹکڑا ہمارا وطَن

سُہانا ہے، سُندر ہے سارا وطَن
ہمارا وطن، پیارا پیارا وطَن

یہ سرسبز جنگل لہکتے ہوئے
یہ باغوں کے منظر مہکتے ہوئے

لہکتا مہکتا ہمارا وطَن
ہمارا وطن، پیارا پیارا وطَن

بہاریں ہیں باغوں میں چھائی ہوئی
گھٹائیں ہیں کیا رنگ لائی ہوئی

خُوشی سے ہے بھرپُور سارا وطَن
ہمارا وطن، پیارا پیارا وطَن

Not for Sale – PESRP

www.iqbalkalmati.blogspot.com

وطن کے فسانے سناتے ہیں ہم
یہی گیت دن رات گاتے ہیں ہم
ہم اس کے ہیں، یہ ہے ہمارا وطن
ہمارا وطن ، پیارا پیارا وطن

(اختر شیرانی)

مشق

۱۔ درج ذیل کے مختصر جواب تحریر کریں:

- جان سے پیارا ہونے کا کیا مطلب ہے؟
- شاعر نے جنّت کا ٹکڑا کسے کہا ہے؟
- ہمارے وطن کے جنگل اور باغات کیسے ہیں؟
- گھٹاؤں کے رنگ لانے کے کیا معنی ہیں؟

۲۔ درست جواب کی مدد سے مصرعے مکمل کریں:

- نہ ہو کیوں ہمیں -------- سے پیارا وطن

(ا) سب (ب) دل (ج) جاں (د) خود

- سہانا ہے، -------- ہے سارا وطن

(ا) سُندر (ب) پیارا (ج) اچھا (د) اپنا

- یہ سرسبز جنگل -------- ہوئے

(ا) مہکتے (ب) دہکتے (ج) چہکتے (د) لہکتے

- بہاریں ہیں -------- میں چھائی ہوئی

(ا) پیڑوں (ب) کھیتوں (ج) باغوں (د) جنگل

- گھٹائیں ہیں کیا -------- لائی ہوئی

(ا) ابر (ب) رنگ (ج) برکھا (د) پانی

www.iqbalkalmati.blogspot.com

۳۔ درجِ ذیل الفاظ کے متضاد لکھیں:

جنّت فسانہ بہار خوشی دن

۴۔ کالم ''الف'' میں دیے گئے ہر مصرعے کا دوسرا مصرع کالم ''ب'' میں تلاش کریں اور اُسے دی گئی مثال کے مطابق کالم ''ج'' میں لکھیں۔

کالم ''الف''	کالم ''ب''	کالم ''ج''
نہ ہو کیوں ہمیں جاں سے پیارا وطن	گھٹائیں ہیں کیا رنگ لائی ہوئی	ہے جنّت کا ٹکڑا ہمارا وطن
یہ سرسبز جنگل لہکتے ہوئے	یہی گیت دن رات گاتے ہیں ہم	
بہاریں ہیں باغوں میں چھائی ہوئی	یہ باغوں کے منظر مہکتے ہوئے	
وطن کے فسانے سناتے ہیں ہم	ہمارا وطن، پیارا پیارا وطن	
ہم اس کے ہیں، یہ ہے ہمارا وطن	ہے جنّت کا ٹکڑا ہمارا وطن	

۵۔ نیچے دیے گئے شعروں کو غور سے پڑھیں:

ے نہ ہو کیوں ہمیں جاں سے پیارا وطن
ہے جنّت کا ٹکڑا ہمارا وطن

ے سُہانا ہے، سُندر ہے سارا وطن
ہمارا وطن، پیارا پیارا وطن

اُوپر دیے گئے شعروں میں آنے والے الفاظ پیارا، ہمارا، سارا'' ایک جیسی آواز دیتے ہیں، ہم آواز الفاظ کو قافیہ کہا جاتا ہے۔ شعروں کے آخر میں ''وطن'' کا لفظ بار بار دُہرایا گیا ہے۔ ہو بہو دُہرائے جانے والے لفظ یا الفاظ کو ردیف کہتے ہیں۔

اس مثال کی روشنی میں نیچے دیے گئے شعروں سے قافیے اور ردیف الگ الگ کریں۔

ے یہ سرسبز جنگل لہکتے ہوئے
یہ باغوں کے منظر مہکتے ہوئے

ے بہاریں ہیں باغوں میں چھائی ہوئی
گھٹائیں ہیں کیا رنگ لائی ہوئی

www.iqbalkalmati.blogspot.com

۶۔ دی گئی مثال کی روشنی میں کالم ''ج'' میں درست مترادف لکھیں:

کالم ''الف''	کالم ''ب''	کالم ''ج''
جنت	روز	بہشت
سبز	چمن	
سُندر	شب	
باغ	خوب صورت	
گیت	بہشت	
دن	نغمہ	
رات	ہرا	

۷۔ سُندر کے لیے اور کون کون سے لفظ استعمال کیے جا سکتے ہیں؟

۸۔ وطن کی محبت کے عنوان پر تین پیرا گراف پر مشتمل مضمون لکھیں۔

سرگرمیاں:

- اس نظم کو زبانی یاد کریں۔
- اس نظم کو تحت اللفظ اور ترنُّم کے ساتھ پڑھنے کا مقابلہ منعقد کرائیں۔
- بچوں کے کسی رسالے یا اخبار وغیرہ سے اپنے وطن کے بارے میں نظم تلاش کریں اور اُسے کاپی میں لکھیں۔

برائے اساتذۂ کرام:

☆ طالب علموں کو وطن سے محبت کے تقاضوں کے بارے میں آسان لفظوں میں بتائیں۔

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں: www.iqbalkalmati.blogspot.com

www.iqbalkalmati.blogspot.com

ناممکن سے ممکن کا سفر

تدریسی مقاصد: اس سبق کے مطالعے کے بعد بچے اس قابل ہوں گے کہ وہ:

- ★ رائٹ برادران کے بارے میں جان سکیں۔
- ★ ہوائی جہاز کی ایجاد کے بارے میں معلومات حاصل کر سکیں۔
- ★ مختلف واقعات، سیر، تقریبات، تہواروں کا احوال بیان کر سکیں۔

خاص الفاظ: تجسس — تقویت — شرمندۂ تعبیر — رُجحان — ائر میوزیم

انسان پرندوں کو فضا میں اُڑتے ہوئے دیکھتا تو اُس کے جی میں بھی پرندوں کی طرح اُڑنے کی خواہش پیدا ہوتی۔ وہ سوچتا کاش میرے بھی پَر ہوتے اور میں بھی فضاؤں میں اُڑتا پھرتا۔ فضا میں اُڑنے کے خواب تو بہت سوں نے دیکھے، مگر اس کی تعبیر کیسے ممکن ہو، یہ کوئی نہیں جانتا تھا۔ امریکی فوج ۱۹۰۳ء میں ہوائی جہاز بنانے کی کوشش میں مصروف تھی۔ جہاز تو بن گیا مگر یہ اُڑان نہ بھر سکا۔ ایک امریکی اخبار ''نیو یارک ٹائمز'' نے لکھا کہ شاید اُڑنے والی مشین بنانے میں دس لاکھ سال سے لے کر ایک کروڑ سال تک کا عرصہ لگ جائے، لیکن ابھی اس بات کو صرف آٹھ روز گزرے تھے کہ دو آدمیوں نے یہ ناقابلِ یقین کارنامہ انجام دے کر اہلِ دُنیا کو حیرت میں ڈال دیا۔ یہ تھے وِلبر رائٹ اور اُس کا چھوٹا بھائی آرول رائٹ۔

وِلبر رائٹ ۱۶/ اپریل ۱۸۶۷ء کو امریکی ریاست انڈیانا میں پیدا ہوا۔ اُس کا چھوٹا بھائی آروِل رائٹ ۱۹/ اگست ۱۸۷۱ء کو ریاست اوہائیو میں پیدا ہوا۔ دونوں بھائی تمام عمر اکٹھے رہے، وہ بھائی ہونے کے ساتھ ساتھ گہرے دوست بھی تھے۔ وہ ایک ساتھ رہتے، ایک ساتھ کھیلتے، ایک ساتھ کام کرتے اور ایک ساتھ سوچتے تھے۔ وہ ملٹن رائٹ نامی ایک پادری کے بیٹے تھے۔ رائٹ برادران کے والد اکثر چرچ کے معاملات کے سلسلے میں سفر میں رہتے۔ ان کی والدہ کالج کی تعلیم یافتہ خاتون تھیں۔ وہ ریاضی اور سائنس کی ماہر تھیں۔ خاص طور پر وہ مختلف آلات کو استعمال کرنے میں مہارت رکھتی تھیں۔ وہ خود بھی کئی چیزیں بناتی تھیں۔

آروِل نے اپنے بچپن کے بارے میں لکھا کہ: ''ہم خوش قسمت تھے کہ ہم نے ایک ایسے ماحول میں پرورش پائی جہاں بچّوں کی حوصلہ افزائی کی جاتی تھی کہ جو چیز اُن میں تجسّس اُبھارے، وہ اس کے بارے میں کھوج لگائیں۔''

گھر میں پڑھنے کا رُجحان غالب تھا۔ دو لائبریریاں موجود تھیں۔ ان میں سے ایک مذہبی کتابوں پر مشتمل تھی،

Not for Sale – PESRP

www.iqbalkalmati.blogspot.com

جب کہ دوسری میں عام کتابوں کا ذخیرہ تھا۔ مطالعے سے بھی رائٹ برادران میں پرواز کے بارے میں تجسّس اُبھرا۔

۱۸۷۸ء میں ملٹن رائٹ اپنے بیٹوں کے لیے ایک کھلونا ہیلی کاپٹر لے کر آیا۔ یہ کاغذ، بانس اور کارک سے بنا ہوا کھلونا تھا۔ اس میں ایک ربڑ لگا ہوا تھا۔ اسے کافی دیر گھمانے کے بعد چھوڑتے تو یہ فضا میں بلند ہو جاتا اور چند سیکنڈ فضا میں رہتا۔ اس کا سائز ایک انسانی ہاتھ کے مُساوی تھا۔ اس وقت آرول کی عمر سات سال تھی جب کہ ولبر گیارہ سال کا تھا۔ بچوں کے دل میں اُڑان کی چنگاری تو پہلے سے موجود تھی، اس کھلونے کو پا کر وہ چنگاری مزید بھڑک اُٹھی۔ دونوں بھائی اس کھلونے کے ساتھ کھیلتے رہتے۔ یہ کھیل ان کو بہت بھایا۔ جب دیکھو، اس کے ساتھ کھیل رہے ہیں۔ آخر کار کاغذ پھٹ گیا اور ربڑ ٹُوٹ گیا۔ اُنھوں نے ایسا ہی کھلونا بنانے کی کوشش کی مگر اس کا وزن اس قدر زیادہ ہو گیا کہ اس کا اُڑنا ممکن نہ تھا۔

کھلونا ہیلی کاپٹر بنانے کا تجربہ اگرچہ ناکام ہو گیا، تاہم اس سے اُنھیں ایک نیا خیال سُوجھا۔ وہ پتنگیں بنا کر اپنے دوستوں کو بیچنے لگے۔ اُنھوں نے کئی ڈیزائن آزمائے۔ بالآخر وہ صحیح ڈیزائن بنانے میں کامیاب ہو گئے۔ پتنگیں یُوں اُڑتیں جیسے اُن کو پَر لگ گئے ہوں۔

۱۸۸۹ء میں وِلبر کی مدد سے آرول نے ایک پرنٹنگ پریس ڈیزائن کیا۔ وہ اپنے بنائے گئے پریس پر اخبار چھاپتے رہے۔ ۱۸۹۲ء میں اُنھوں نے سائیکل کی ایک دکان کھول لی۔ چار سال بعد ایک جرمن ہوا باز گلائیڈر اُڑانے کی کوشش میں جان سے ہاتھ دھو بیٹھا۔ اس سے بھی رائٹ برادران کے حوصلوں کو تقویت ملی۔ اُنھوں نے سوچا انسان کا فضا میں اُڑنے کا خواب شرمندۂ تعبیر ہو سکتا ہے۔ ۱۹۰۰ء سے لے کر ۱۹۰۲ء تک دونوں بھائی مسلسل تجربات کرتے رہے۔ پھر

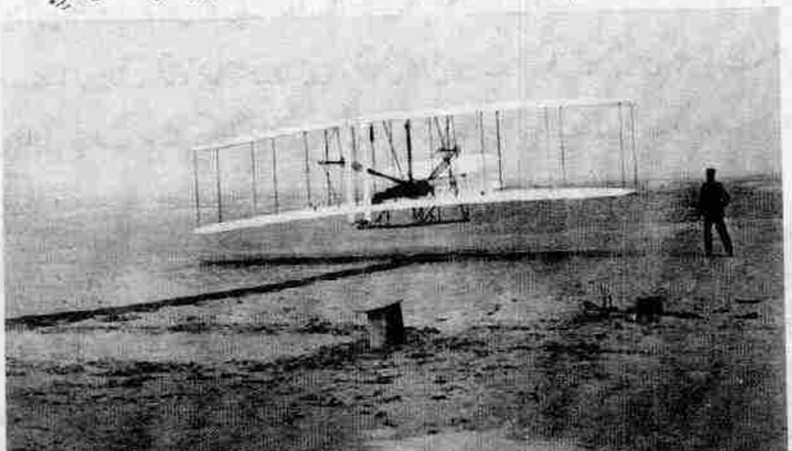

۱۷ دسمبر ۱۹۰۳ء کو شمالی کیرولینا کے مقام کٹی ہاک پر کی گئی پہلی پرواز کا منظر۔ یہ جہاز نیشنل ائر میوزیم واشنگٹن میں رکھا گیا ہے۔

www.iqbalkalmati.blogspot.com

۱۹۰۳ء کا وہ تاریخی لمحہ آن پہنچا جب یہ دونوں بھائی ناممکن کو ممکن بنانے کی جستجو میں کامیاب ہو چکے تھے۔ یہ ۱۷ دسمبر کی بات ہے۔ آرول بارہ سیکنڈ سے زیادہ دیر فضا میں رہا۔ اس کے جہاز نے سینتیس میٹر کا فاصلہ طے کیا۔ اس روز دونوں بھائیوں نے تین مزید اُڑانیں بھریں۔ وِلبر اُنسٹھ سیکنڈ فضا میں رہا اور دو سو ساٹھ میٹر کا فاصلہ طے کیا۔ شمالی کیرولینا کے مقام کِٹی ہاک پر دونوں بھائیوں کے علاوہ چار لوگ اس ناممکن کو ممکن بنتا دیکھ رہے تھے۔ ایک آدمی نے اس منظر کو کیمرے کی آنکھ میں ہمیشہ ہمیشہ کے لیے محفوظ کر لیا۔

اگرچہ فضا میں اُڑنے کا کامیاب تجربہ ہو چکا تھا، تاہم زیادہ تر لوگ ان کے اس کارنامے سے ناواقف تھے۔ وہ اس بات پر یقین کرنے کو تیار ہی نہ تھے کہ انسان فضا میں اُڑ سکتا ہے۔ ۱۹۰۸ء میں وِلبر فرانس گیا اور اس نے نوّے میٹر کی بلندی پر اُڑنے کا عملی مُظاہرہ کیا۔ ایک فرانسیسی کمپنی وِلبر کی اُڑنے والی مشین بنانے پر آمادہ ہو گئی۔ جن دنوں وِلبر فرانس میں تھا، آرول نے امریکا میں کامیاب پروازیں کیں۔ ان میں سے ایک پرواز ایک گھنٹے تک جاری رہی۔ امریکا کا جنگی محکمہ رائٹ برادران کا جہاز خریدنے پر تیار ہو گیا۔ دیکھتے ہی دیکھتے رائٹ برادران کی شُہرت کو پَر لگ گئے۔ اخبارات میں اُن کے بارے میں لمبی لمبی کہانیاں چھپنے لگیں۔ وہ ہیرو بن چکے تھے، جہاں جاتے لوگ اُن کے پیچھے پیچھے چلتے، لیکن دونوں بھائیوں کو شہرت سے کوئی سروکار نہ تھا۔ وہ واپس اپنے قصبے میں آ گئے اور اپنے جہاز کو خُوب سے خُوب تر بنانے کی کوششوں میں لگ گئے۔ اُنھوں نے بہت سے اور لوگوں کو بھی اُڑنا سکھایا۔

وِلبر رائٹ ٹائیفائیڈ بخار میں مبتلا ہو کر ۱۹۱۲ء میں دنیا سے کُوچ کر گیا۔ بھائی کی موت کے بعد آرول مرتے دم تک اپنے جہاز کا ڈیزائن بہتر کرنے میں لگا رہا۔ آرول کا انتقال ۱۹۴۸ء میں ہوا۔

آج ہمارے پاس برق رفتار جہاز موجود ہیں۔ خلائی گاڑیوں نے خلا کی تسخیر کو ممکن بنا دیا ہے، لیکن امریکا کے شہر واشنگٹن کے فضائی و خلائی عجائب گھر میں رکھا گیا پہلا ہوائی جہاز ہمیں یاد دِلا رہا ہے کہ یہ سب رائٹ برادران کے پہلے قدم کی بدولت ممکن ہوا۔

Not for Sale – PESRP

www.iqbalkalmati.blogspot.com

مشق

۱۔ درجِ ذیل کے مختصر جواب تحریر کریں:

- پرندوں کو فضا میں اُڑتے دیکھ کر انسان کے دل میں کیا خواہش پیدا ہوتی تھی؟
- رائٹ برادران کہاں کے رہنے والے تھے؟
- رائٹ برادران کے گھر کا ماحول کیسا تھا؟
- بچپن کے ماحول نے رائٹ برادران پر کیسا اثر ڈالا؟
- رائٹ برادران کے اس کارنامے سے آپ نے کیا سبق حاصل کیا ہے؟
- رائٹ برادران کی والدہ کیسی خاتون تھیں؟
- رائٹ برادران کا بنایا گیا کھلونا ہیلی کاپٹر کیوں نہ اُڑ سکا؟

۲۔ سبق کے مطابق درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیے:

- رائٹ برادران کی عمروں میں فرق تھا:

(ا) تین برس کا (ب) چار برس کا (ج) پانچ برس کا (د) چھے برس کا

- رائٹ برادران کے والد تھے:

(ا) اُستاد (ب) وکیل (ج) جج (د) پادری

- وِلبر رائٹ پیدا ہوا:

(ا) ریاست نیویارک میں (ب) ریاست واشنگٹن میں
(ج) ریاست انڈیانا میں (د) ریاست اوہائیو میں

- رائٹ برادران نے دکان کھولی:

(ا) سائیکلوں کی (ب) موٹر سائیکلوں کی (ج) کاروں کی (د) ہوائی جہازوں کی

www.iqbalkalmati.blogspot.com

- ہوائی جہاز خریدنے میں آمادگی ظاہر کی:

(ا) انگلستانی کمپنی نے　　(ب) فرانسیسی کمپنی نے

(ج) امریکی کمپنی نے　　(د) جرمن کمپنی نے

- رائٹ برادران نے پہلی پرواز کی

(ا) امریکا میں　　(ب) فرانس میں　　(ج) جرمنی میں　　(د) انگلستان میں

- وِلبر کا انتقال ہوا:

(ا) جہاز کے حادثے میں　　(ب) ہیضے سے　　(ج) ملیریا بخار سے　　(د) ٹائیفائیڈ بخار سے

۳۔ جملوں میں استعمال کریں:

ہاتھ دھو بیٹھنا، پر لگ جانا، سروکار، شرمندۂ تعبیر ہونا، حیرت میں ڈالنا، برق رفتار

۴۔ واحد کی جمع اور جمع کے واحد لکھیں:

تجربات، لمحہ، اخبار، خیال، قصبہ

۵۔ اِعراب کی مدد سے تلفّظ واضح کریں:

تجربہ، عملی، مظاہرہ، فضا، جستجو

۶۔ ان لفظوں کے مترادف لکھیں:

خواہش، مصروف، یقین، مساوی، آمادہ

۷۔ ان الفاظ کے متضاد لکھیں:

خواب، کامیاب، مصروف، خریدنا، شہرت

۸۔ سوچیے اور بتائیے:

★ کیا رائٹ برادران کی ایجاد میں گھر کے ماحول کا بھی کوئی ہاتھ تھا؟

★ مطالعہ کیوں ضروری ہے؟ آپ کیسی کتابیں پڑھتے ہیں؟

★ رائٹ برادران کی ایجاد سے دُنیا میں کس طرح انقلاب برپا ہوا؟

Not for Sale – PESRP

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں: www.iqbalkalmati.blogspot.com

www.iqbalkalmati.blogspot.com

۹۔ دیے گئے جملوں میں سے غلط جملے الگ کریں اور انھیں درست کر کے اپنی کاپی میں لکھیں:

★ وِلبر رائٹ اور آرول رائٹ چچازاد بھائی تھے۔
★ آروِل رائٹ عمر میں وِلبر رائٹ سے بڑا تھا۔
★ رائٹ برادران کی والدہ ریاضی میں مہارت رکھتی تھیں۔
★ ملٹن رائٹ اور آروِل رائٹ بھائی تھے۔
★ رائٹ برادران کے گھر میں ایک لائبریری تھی۔

سرگرمیاں:

● طالب علموں میں مطالعے کا شوق پیدا کرنے کے لیے اُنھیں اخبارات، رسائل و جرائد اور کتابیں پڑھنے کی ترغیب دینا ضروری ہے۔ اُنھیں دیگر ایجادات کی کہانیوں پر مشتمل کتابیں پڑھنے کو کہیں۔

● طالب علموں میں سائنس سے دل چسپی پیدا کرنے کے لیے اُنھیں یونیورسٹی آف انجنیئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی لاہور میں قائم سائنس میوزیم، دِکھانے کا اہتمام کریں۔ واپسی پر طالب علم اپنی اس تعلیمی و تفریحی سیر کا حال ایک مضمون کی صورت میں لکھیں۔

★ کیا آپ کو معلوم ہے؟

ہواباز میں "باز" کا کیا مطلب ہے۔

آپ نے "بازی" کا لفظ بھی پڑھا ہے۔ "جان کی بازی لگانا"، "بازی جیتنا"، "بازی ہارنا"۔

"بازی" کے معنی ہیں کھیل اور "باز" کے معنی ہیں کھیلنے والا۔ یوں "ہواباز" کے معنی ہوئے "ہوا سے کھیلنے والا"۔

اب نیچے دیے گئے الفاظ کے معنی پر غور کریں اور انھیں اپنی کاپیوں پر لکھیں:

خلاباز، جاں باز، دھوکے باز، راست باز۔

برائے اساتذۂ کرام:

بچوں میں تخلیقی اور تنقیدی سوچ پیدا کرنے کے لیے اُنھیں خود سے سوچنے، غور کرنے، تجزیہ کرنے اور فیصلہ کرنے کے مواقع بہم پہنچائیں۔ اُنھیں ایسی سرگرمیوں میں مصروف رکھیں، جن سے تخلیقی و تنقیدی اندازِ نظر پیدا ہو سکے۔

www.iqbalkalmati.blogspot.com

آئیے پاکستان کی سیر کریں

تدریسی مقاصد: اس سبق کے مطالعے کے بعد بچے اس قابل ہوں گے کہ وہ:

- ★ پاکستان کے صوبوں سے واقف ہو سکیں۔
- ★ دوسرے صوبوں کے بارے میں اہم معلومات جان سکیں۔
- ★ دوسرے صوبوں کی اہمیت سے آگاہ ہو سکیں۔
- ★ محاورے کی پہچان کر سکیں۔

خاص الفاظ: فلک بوس، الامان والحفیظ، آثارِ قدیمہ، حلقہ بگوش، ملیامیٹ، سیاح، جفاکشی

ہمارا پیارا وطن پاکستان ۱۴/ اگست ۱۹۴۷ء کو دُنیا کے نقشے پر اُبھرا۔ پاکستان قدرتی وسائل سے مالا مال ملک ہے۔ اس کی سونا اگلتی زمین میں ہر طرح کی فصلیں پیدا ہوتی ہیں۔ اس میں خوش ذائقہ پھلوں کے باغات بھی ہیں۔ اس کے سینے پر بہنے والے دریا ہمارے کھیتوں کو سیراب کرتے ہیں۔ اس میں فلک بوس پہاڑی چوٹیاں بھی ہیں۔ گیت گاتی آبشاریں اس کے حُسن کو چار چاند لگاتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ہمارے ملک کو سمندر سے بھی نوازا ہے۔ پاکستان کی سرزمین چار صوبوں پر مشتمل ہے۔ ان صوبوں میں پنجاب، سندھ، خیبر پختون خوا اور بلوچستان شامل ہیں۔ ہر صوبہ پاکستان کی ترقی اور خوش حالی میں اپنا کردار ادا کر رہا ہے۔ کوئی کسی صوبے کا رہنے والا ہو، وہ پاکستان کے ساتھ دل و جان سے محبت کرتا ہے۔

بلوچستان رقبے کے لحاظ سے پاکستان کا سب سے بڑا صوبہ ہے۔ اس کا دارالحکومت کوئٹہ ہے۔ اس صوبے کی آبادی گنجان نہیں۔ قریب قریب ستر لاکھ لوگ اس صوبے میں آباد ہیں۔ بلوچستان کی سرحدیں پاکستان کے باقی تینوں صوبوں سے ملتی ہیں۔ یہاں بولی جانے والی بڑی بڑی زبانوں میں بلوچی، براہوی اور پشتو شامل ہیں۔ بلوچستان کے کچھ حصوں میں سندھی بھی بولی جاتی ہے۔

Not for Sale – PESRP

www.iqbalkalmati.blogspot.com

بلوچستان کا زیادہ تر رقبہ بنجر پہاڑوں پر مشتمل ہے۔ یہاں سردیوں میں خوب سردی پڑتی ہے۔ گرمیوں کے موسم میں درجۂ حرارت خوب بڑھ جاتا ہے۔ سبّی یہاں کا گرم ترین مقام ہے۔ ۲۶ مئی ۲۰۱۰ء کو یہاں وہ گرمی پڑی کہ الامان والحفیظ۔ اگلے پچھلے سبھی ریکارڈ ٹوٹ گئے۔ اس روز اس مقام کا درجۂ حرارت ۵۳ ڈگری سینٹی گریڈ رہا۔ پہاڑی علاقہ ہونے کی وجہ سے یہاں کبھی کبھار زلزلے بھی آتے ہیں۔ ۱۹۳۵ء میں آنے والے ایک شدید زلزلے سے کوئٹہ شہر بالکل ملیامیٹ ہو گیا تھا۔

بلوچستان کی سرزمین پھلوں کی پیداوار کے لحاظ سے مشہور ہے۔ پاکستان کا نوّے فی صد انگور یہاں پیدا ہوتا ہے۔ چیری اور بادام بھی وافر مقدار میں پیدا ہوتے ہیں۔ یہاں پیدا ہونے والے دیگر پھلوں میں خوبانی، آڑو، انار، سیب اور کھجور شامل ہیں۔ یہ صوبہ معدنی وسائل سے مالا مال ہے۔ یہاں سُوئی کے مقام سے قدرتی گیس بھی نکلتی ہے۔ بلوچستان میں حال ہی میں گوادر کے مقام پر بندرگاہ تعمیر کی گئی ہے۔

اس صوبے کو یہ اعزاز بھی حاصل ہے کہ قائدِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے زندگی کے آخری ایّام اسی صوبے کے ایک صحت افزا مقام ''زیارت'' میں گزارے۔

بلوچستان میں پگڑی لباس کا اہم حصہ ہے۔ یہاں گھٹنوں تک لمبے کُرتے اور گھیر دار شلواریں پہننے کا رواج ہے۔ بلوچی خواتین خاص قسم کا لباس پہنتی ہیں۔ ان کی قمیص کے سامنے کی جانب لمبی جیب لگی ہوتی ہے۔ عام طور پر قمیص پر کڑھائی کی ہوتی ہے اور اس پر شیشے کا کام ہوتا ہے۔ یہاں کی عورتیں بڑی سی چادر بھی استعمال کرتی ہیں۔

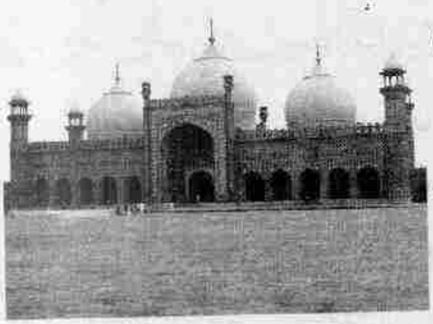

پنجاب دو لفظوں پنج اور آب سے مل کر بنا ہے، پنج کے معنی ہیں پانچ اور آب کے معنی پانی کے ہیں۔ گویا پنجاب کے معنی ہوئے پانچ دریاؤں کی سرزمین۔ اس صوبے کی سرحدیں بھی باقی تینوں صوبوں سے ملتی ہیں۔

پنجاب کا دارالحکومت لاہور ہے۔ اسے پاکستان کا دل کہا جاتا ہے۔ یہ شہر صدیوں سے علم و ثقافت کا مرکز رہا ہے۔ ملتان، فیصل آباد، سیالکوٹ، گوجرانوالا اور بہاول پور کا شمار پنجاب کے بڑے شہروں میں ہوتا ہے۔

www.iqbalkalmati.blogspot.com

فیصل آباد کو پاکستان کا مانچسٹر کہا جاتا ہے۔ یہاں کپڑا بنانے کی صنعت ہے۔ کھیلوں کے سامان اور آلاتِ جرّاحی بنانے میں سیالکوٹ کا کوئی ثانی نہیں۔ عظیم فلسفی شاعر علامہ محمد اقبالؒ اسی شہر میں پیدا ہوئے تھے۔ وزیر آباد میں اعلیٰ قسم کے چاقو چُھریاں بنائی جاتی ہیں۔ گجرات کی پہچان عمدہ قسم کے فرنیچر کے ساتھ ساتھ پنکھا سازی کی صنعت بھی ہے۔ گوجرانوالا میں بجلی سے چلنے والی اشیا مثلاً واشنگ مشینیں، پنکھے، روم کولر اور ہیٹر بنتے ہیں۔ چنیوٹ میں بنا ہوا فرنیچر اپنی مثال آپ ہے۔

پنجاب کی زمین نہایت زرخیز ہے۔ یہاں بہترین نہری نظام موجود ہے۔ زمین کی زرخیزی کی وجہ سے یہاں فصلیں خوب اُگتی ہیں۔ گندم، کپاس، گنا اور چاول یہاں پیدا ہونے والی مشہور فصلیں ہیں۔ چھانگا مانگا کا جنگل اپنی نوعیت کے لحاظ سے دُنیا میں انفرادیت رکھتا ہے۔ یہ ۱۲۵۱۰ ایکڑ پر پھیلا ہُوا ہے۔ یہ دُنیا کا سب سے بڑا جنگل ہے، جسے خود اگایا گیا ہے۔

چُولستان کے ریگستان بھی اسی صوبے میں ہیں۔ یہاں کھیوڑہ کے مقام پر دُنیا کی دُوسری بڑی نمک کی کان ہے۔ پنجاب میں کوئلے کے بھی وافر ذخائر موجود ہیں۔ اس کے علاوہ پنجاب میں ساہیوال کے قریب ہڑپہ سے ملنے والے آثارِ قدیمہ بھی خاص اہمیت رکھتے ہیں۔

سندھ کو مہران کے نام سے بھی پکارا جاتا ہے۔ سندھ کا لفظ "سندھو" سے نکلا ہے، سنسکرت میں "سندھو" دریا کو کہتے ہیں۔ دریائے سندھ کی وجہ سے اسے یہ نام دیا گیا ہے۔ یہاں کا دارالحکومت کراچی ہے۔ یہ پاکستان کا سب سے بڑا شہر ہے۔ اسے روشنیوں کا شہر کہا جاتا ہے۔ پاکستان کی سب سے پہلی بندرگاہ بھی کراچی میں ہے۔ بانیِ پاکستان قائدِ اعظم محمد علی جناحؒ کا تعلّق کراچی سے تھا۔ ان کا مزار بھی کراچی میں ہے۔

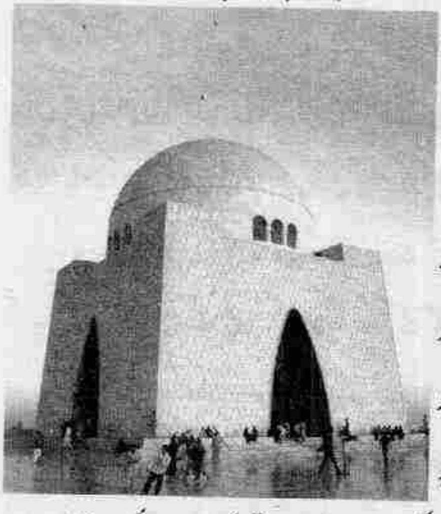

محمد بن قاسم نے ۷۱۲ء میں راجا داہر کو شکست دی اور سندھ کو فتح کیا۔ محمد بن قاسم کے حُسنِ سلوک سے متاثر ہو کر غیر مسلموں کی ایک کثیر تعداد حلقہ بگوشِ اسلام ہوگئی، تاہم اب بھی سندھ میں ہندو قوم خاصی بڑی تعداد میں آباد ہے۔ سندھ کی آبادی کا ساڑھے سات فی صد، ہندو آبادی پر مشتمل ہے۔ سندھ میں بولی جانے والی بڑی زبان سندھی ہے۔ وادیِ سندھ کی تہذیب نہایت قدیم ہے۔ موئن جوڈارو سے ملنے والے آثارِ قدیمہ یہاں کے قدیم لوگوں کی فنّی مہارت اور اعلیٰ معیارِ زندگی کا پتا دیتے ہیں۔

www.iqbalkalmati.blogspot.com

ٹھٹھہ کا قدیم تاریخی شہر اسی صوبے میں ہے۔ یہاں کی جامع مسجد اور منچھر جھیل بہت مشہور ہے۔ یہاں مکلی کا قبرستان ہے۔ اسے دُنیا کے بڑے قبرستانوں میں شمار کیا جاتا ہے۔

صوبہ سندھ کا زیادہ تر رقبہ بنجر اور غیر آباد ہے۔ جہاں جہاں آب پاشی کے لیے پانی موجود ہے، وہاں فصلیں ہوتی ہیں۔ یہاں آم، کھجوروں اور کیلے کے باغات ہیں۔ سندھ میں لوگ بھیڑ بکریاں اور اُونٹ پالتے ہیں۔ سندھ میں ساڑھے تین کروڑ کے لگ بھگ لوگ آباد ہیں۔ یہاں کی سندھی ٹوپی اور اجرک خاص طور پر مشہور ہیں۔ سندھ کے مشہور شہروں میں حیدر آباد، سکھر، نواب شاہ، میر پور خاص اور لاڑکانہ شامل ہیں۔

خیبر پختون خوا کا پُرانا نام شمال مغربی سرحدی صوبہ تھا۔ اس کا صوبائی دارالحکومت پشاور ہے۔ مردان، ڈیرہ اسماعیل خان، ایبٹ آباد، ہری پور اور بنوں اس صوبے کے مشہور شہر ہیں۔ یہاں زیادہ تر لوگ پشتو زبان بولتے ہیں۔ خیبر پختون خوا کے مشرقی حصّوں، ہزارہ ڈویژن خاص طور پر ایبٹ آباد، مانسہرہ اور ہری پور میں ہندکو بولی جاتی ہے۔

آپ نے درّہ خیبر کا نام تو سنا ہوگا۔ یہ بھی اسی صوبے میں ہے۔

افغانستان جانے کے لیے اس پہاڑی درّے میں سے گزرنا پڑتا ہے۔ اس کی لمبائی ۵۳ کلومیٹر ہے۔ یہ صوبہ اپنے قدرتی نظاروں کی فراوانی کی وجہ سے بھی مشہور ہے۔

سوات اور کاغان کی وادیوں کا فطری حُسن دیکھ کر انسان حیران رہ جاتا ہے۔ یہاں جھیل سیف الملوک اس قدر حَسین و دل کش ہے کہ انسان اس کے مناظر میں کھو کر رہ جاتا ہے۔ دُنیا بھر سے آنے والے سیاح ان علاقوں کی سیر کرتے ہیں۔ سوات کی وادی اس قدر حَسین و جمیل ہے کہ اسے پاکستان کا سوئٹزر لینڈ بھی

www.iqbalkalmati.blogspot.com

کہا جاتا ہے۔ صوبہ خیبر پختون خوا کے لوگ اپنی مہمان نوازی اور جفاکشی کی وجہ سے شہرت رکھتے ہیں۔ یہاں گندم، مکئی، تمباکو کے علاوہ مختلف پھل بھی پیدا ہوتے ہیں۔

مشق

۱۔ درج ذیل کے مختصر جواب تحریر کریں:

- سونا اُگلتی زمین سے کیا مراد ہے؟
- پاکستان کا کون سا صوبہ رقبے کے لحاظ سے سب سے بڑا ہے؟
- سُوئی گیس کو یہ نام کیوں دیا گیا ہے؟
- پاکستان میں بندرگاہیں کہاں کہاں واقع ہیں؟
- پنجاب کن دو لفظوں کا مرکب ہے؟
- چھانگا مانگا کے جنگل کی کیا انفرادیت ہے؟
- کھیوڑہ کی شہرت کس وجہ سے ہے؟
- سندھ کس زبان کا لفظ ہے اور اس کے کیا معنی ہیں؟
- جھیل سیف الملوک کس صوبے میں واقع ہے؟
- ہڑپہ اور موئن جوڈارو کن صوبوں میں ہیں؟
- جھیل منچھر اور جھیل سیف الملوک کن صوبوں میں ہیں؟

۲۔ درست جواب پر (✓) کا نشان لگایئے۔

- بلوچستان کا زیادہ تر رقبہ ہے:

(ا) پتھریلا (ب) میدانی (ج) زرخیز (د) ریتلا

- اجرک کا تعلق کس صوبے سے ہے؟

(ا) پنجاب (ب) سندھ (ج) بلوچستان (د) خیبر پختون خوا

www.iqbalkalmati.blogspot.com

- درّہ خیبر کس صوبے میں ہے؟

(ا) پنجاب (ب) سندھ (ج) بلوچستان (د) خیبر پختون خوا

- انگور کا پھل پاکستان کے کس صوبے میں زیادہ ہوتا ہے؟

(ا) پنجاب (ب) سندھ (ج) بلوچستان (د) خیبر پختون خوا

- محمد بن قاسم نے سندھ کو فتح کیا:

(ا) ۵۱۲ء میں (ب) ۶۱۲ء میں (ج) ۷۱۲ء میں (د) ۸۱۲ء میں

- سوات کو کہا جاتا ہے:

(ا) پاکستان کا مانچسٹر (ب) پاکستان کا سوئٹزر لینڈ

(ج) پاکستان کا ہالینڈ (د) پاکستان کا فن لینڈ

- مکلی کا قبرستان کس شہر میں ہے؟

(ا) ٹھٹھہ (ب) پشاور (ج) کوئٹہ (د) ملتان

۳۔ دی گئی مثال کے مطابق کالم ''الف'' میں دیے گئے الفاظ کو کالم ''ب'' میں دیے گئے مقامات سے ملائیے:

کالم ''الف''	کالم ''ب''	کالم ''ج''
پاکستان کا دل	سوات	لاہور
پاکستان کا مانچسٹر	سیالکوٹ	
پاکستان کا سوئٹزر لینڈ	سبّی	
روشنیوں کا شہر	چنیوٹ	
پاکستان کا گرم ترین شہر	زیارت	
کھیلوں کا سامان	لاہور	
پنکھا سازی	کراچی	
فرنیچر سازی	فیصل آباد	
قائدِ اعظمؒ کے آخری ایام	گجرات	

www.iqbalkalmati.blogspot.com

۴۔ ان لفظوں اور محاوروں کو جملوں میں اس طرح استعمال کریں کہ ان کا مفہوم واضح ہو جائے:

مالامال، فلک بوس، چار چاند لگانا، گنجان آباد، ملیامیٹ، حُسنِ سلوک، حلقہ بگوشِ اسلام

۵۔ ان لفظوں کے متضاد لکھیں:

قدرتی، خوش حالی، زرخیز، خوش ذائقہ، فلک بوس، ترقی

۶۔ دیے گئے جملوں میں سے غلط جملے الگ کریں اور انھیں درست کر کے اپنی کاپی میں لکھیں:

- ★ بلوچستان کا دارالحکومت پشاور ہے۔
- ★ سبّی پاکستان کا سب سے گرم شہر ہے۔
- ★ خیبر پختون خوا کا پُرانا نام شمال مغربی سرحدی صوبہ تھا۔
- ★ جھیل سیف الملوک صوبہ بلوچستان میں ہے۔
- ★ ٹھٹھہ صوبہ سندھ کا قدیم شہر ہے۔
- ★ درّہ خیبر صوبہ پنجاب میں واقع ہے۔
- ★ محمد بن قاسم نے راجا داہر کو شکست دی۔
- ★ پاکستان کا سترفی صد انگور بلوچستان میں پیدا ہوتا ہے۔
- ★ چھانگا مانگا خود اُ گایا جانے والا دُنیا کا دُوسرا بڑا جنگل ہے۔

۷۔ کالم ''الف'' اور کالم ''ب'' میں دیے گئے جملے دیکھیے:

کالم ''الف''	کالم ''ب''
آپ کے آنے سے محفل کو آٹھ چاند لگ گئے۔	آپ کے آنے سے محفل کو چار چاند لگ گئے۔
۱۹۶۵ء کی جنگ میں پاکستان نے بھارت کی داڑھیں کھٹی کر دیں۔	۱۹۶۵ء کی جنگ میں پاکستان نے بھارت کے دانت کھٹے کر دیے۔
اُس کی باتوں نے میرے زخموں کے اُوپر نمک چھڑک دیا۔	اُس کی باتوں نے میرے زخموں پر نمک چھڑک دیا۔
وہ اپنے باپ کی موت پر دس دس آنسو رویا۔	وہ اپنے باپ کی موت پر آٹھ آٹھ آنسو رویا۔

کالم ''الف'' میں دیے گئے جملے غلط ہیں جب کہ ان کے سامنے کالم ''ب'' میں دیے گئے جملے درست ہیں۔

یہاں سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کالم ''الف'' میں دیے گئے جملے غلط کیوں ہیں۔ اس کا جواب یہ ہے کہ کالم ''الف'' میں محاوروں کے

www.iqbalkalmati.blogspot.com

لفظوں میں تبدیلی کر دی گئی ہے۔ درست محاورہ ہے "چار چاند لگنا"۔ اگر اسے تین چاند لگنا، پانچ چاند لگنا، سو چاند لگنا کہا جائے تو یہ غلط ہوگا۔ اسی طرح درست محاورہ ہے "دانت کھٹے کرنا"۔ اس کی جگہ داڑھیں کھٹی کرنا نہیں کہا جا سکتا۔ صحیح محاورہ ہے "زخموں پر نمک چھڑکنا"۔ اس کے لفظوں میں کوئی ردّوبدل نہیں کیا جا سکتا۔ "آٹھ آٹھ آنسو رونا" بھی محاورہ ہے، اس میں بھی کسی قسم کی تبدیلی نہیں کی جا سکتی۔ آپ یہ بھی دیکھیں کہ محاورہ اپنے لفظی معنوں میں استعمال نہیں ہوتا۔ "زخموں پر نمک چھڑکنے" کا مطلب یہ نہیں کہ کسی نے سچ مچ کا نمک لے کر زخموں پر چھڑک دیا۔ محاورہ ہمیشہ اپنے غیر حقیقی معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔

۸۔ واحد کی جمع اور جمع کے واحد لکھیں:

مُلک، باغات، مناظر، ایام، وطن، مقام

۹۔ اِعراب کی مدد سے تَلَفُّظ کی وضاحت کریں۔

وطن، سنسکرت، معیار، صنعت، مثال، لباس

۱۰۔ اس سبق میں ایک لفظ استعمال ہوا ہے "واقع"، ایک اور لفظ "واقعہ" ہے۔ ایسے لفظوں کو متشابہ الفاظ کہا جاتا ہے۔ ذیل میں چند الفاظ دیے جا رہے ہیں، آپ ان کے متشابہ الفاظ لکھیے اور لُغت سے ان کے معنی تلاش کر کے اپنی کاپیوں پر لکھیے:

تارک حامی کمر

سرگرمی:

- طالب علموں کو مختلف گروپوں میں تقسیم کریں۔ ہر گروپ کو کسی ایک صوبے کا نقشہ بنانے کو کہیں۔ طالب علم ہر صوبے کے اہم شہروں کو نمایاں کریں۔ ہر گروپ دیے گئے صوبے کے بارے میں مزید معلومات جمع کرے اور چارٹوں پر خوش خط لکھ کر جماعت میں آویزاں کرے۔ طالب علموں کی مناسب حوصلہ افزائی ضروری ہے۔

برائے اساتذۂ کرام:

طالب علموں کے دلوں میں دیگر صوبوں کی محبت پیدا کرنے کے لیے سرگرمیاں اختیار کریں۔ انھیں بتائیں کہ ہماری اصل طاقت اتحاد میں ہے۔ ہمیں دوسرے صوبے کے لوگوں کا ادب و احترام کرنا چاہیے۔

www.iqbalkalmati.blogspot.com

بڑھے چلو!

تدریسی مقاصد: اس سبق کے مطالعے کے بعد بچے اس قابل ہوں گے کہ وہ:

- ★ ہمّت سے کام لینا سیکھ سکیں۔
- ★ محنت کرنے کی تحریک حاصل کر سکیں۔
- ★ شعر فہمی سیکھ سکیں۔
- ★ نظم سے لطف اندوز ہو سکیں۔

خاص الفاظ: مَلول — مُضطَرِب — ڈگمگانا — لَو لگانا — وَلولہ

اُٹھو اُٹھو، اُٹھو اُٹھو   کمر کسو، کمر کسو
سحر سے پہلے چل پڑو   کڑی ہے راہ دوستو
تھکن کا نام بھی نہ لو
بڑھے چلو، بڑھے چلو

جھجک نہ دل میں لاؤ تم   بس اب قدم بڑھاؤ تم
ذرا نہ ڈگمگاؤ تم   خدا سے لَو لگاؤ تم
ملُول و مُضطَرِب نہ ہو
بڑھے چلو، بڑھے چلو

اُٹھا دیا قَدَم اگر   تو ختم ہے بس اب سَفر
ہے راہ صاف و بے خطَر   نہ کوئی خوف ہے نہ ڈر
چلے چلو، چلے چلو
بڑھے چلو، بڑھے چلو

تمھارے ہم سفر تھے جو   وہ منزِلوں سے جا لگے
سب آگے تم سے بڑھ گئے   مگر ہو تم پڑے ہوئے
ذرا سمجھ سے کام لو
بڑھے چلو، بڑھے چلو

(محمد مُصطفٰی خاں مدّاح)

www.iqbalkalmati.blogspot.com

مشق

۱۔ درج ذیل کے مختصر جواب تحریر کریں:

- سحر سے پہلے چلنے سے کیا مراد ہے؟
- راہ کے کڑی ہونے کا کیا مطلب ہے؟
- اگر انسان کوئی کام شروع کرنے سے پہلے ہچکچاتا رہے تو اس کا نتیجہ کیا نکلتا ہے؟
- کام کرتے وقت کن باتوں کی طرف توجہ دینی چاہیے؟
- اس نظم کے ذریعے شاعر ہمیں کیا پیغام دے رہا ہے؟

۲۔ دی گئی مثال کے مطابق نامکمل مصرعوں کو مکمل کیجیے :

کالم "الف"	کالم "ب"	کالم "ج"
سحر سے پہلے	بڑھاؤ تم	چل پڑو
تھکن کا نام	چل پڑو	
بس اب قدم	نہ ہو	
ذرا نہ	کام لو	
ذرا سمجھ سے	بھی نہ لو	
ملول و مضطرب	ڈگمگاؤ تم	

۳۔ خالی جگہوں میں نظم کے مطابق لفظ لگائیں:

- اُٹھو اُٹھو، ________
  (ا) چلو چلو (ب) بڑھو بڑھو (ج) اُٹھو اُٹھو (د) سنو سنو
- خدا سے لَو ________ تم
  (ا) ملاؤ (ب) لگاؤ (ج) بڑھاؤ (د) اٹھاؤ
- ملول و ________ نہ ہو
  (ا) غم زدہ (ب) دل شکن (ج) بدگماں (د) مُضطَرب

www.iqbalkalmati.blogspot.com

- ہے راہ صاف و۔۔۔۔۔۔۔۔

(ا) پُرخطر (ب) بے خطر (ج) خوش نما (د) دل نشیں

- جھجک نہ۔۔۔۔۔۔۔۔ میں لاؤ تم

(ا) دل (ب) جی (ج) من (د) تن

- ذرا۔۔۔۔۔۔۔۔ سے کام لو

(ا) خرد (ب) سمجھ (ج) نظر (د) قدم

- وہ۔۔۔۔۔۔۔۔ سے جا لگے

(ا) منزلوں (ب) ساحلوں (ج) پربتوں (د) محفلوں

- بس اب قدم۔۔۔۔۔۔۔۔ تم

(ا) ملاؤ (ب) اٹھاؤ (ج) ہلاؤ (د) بڑھاؤ

۴۔ جملوں میں استعمال کریں:

کمر کسنا قدم بڑھانا لَو لگانا ملُول سانس لینا

۵۔ اعراب کی مدد سے تَلَفُّظ واضح کریں:

سحر مضطرب ختم سفر مرحلہ قدم منزل

۶۔ متضاد لکھیے:

سحر اُٹھو بے خطر آگے بعد ختم سمجھ

۷۔ اس نظم سے ملتی جلتی کسی اور شاعر کی نظم تلاش کیجیے جس میں شاعر نے کوئی درس دیا ہو۔

سرگرمیاں:

★ اس نظم کو زبانی یاد کریں۔

★ اُستادِ محترم اس نظم کو پُر جوش انداز میں ترنُّم کے ساتھ پیش کریں۔ پڑھتے وقت نظم کے الفاظ کی مناسبت سے جسمانی حرکات و سکنات سے بھی مناسب کام لیں۔ بعد میں اُستادِ محترم کی تقلید میں طالب علم اس نظم کو مُترنّمِ انداز میں پڑھیں۔

برائے اساتذۂ کرام:

☆ طالب علموں کو وقت کی اہمیت سے آگاہ کریں اور اُنھیں ہر کام دل لگا کر کرنے کی تلقین کریں۔ اُنھیں بتائیں کہ جو لوگ تذبذب اور ہچکچاہٹ کا شکار رہتے ہیں، وہ کبھی اپنا مقصد حاصل نہیں کر پاتے۔

www.iqbalkalmati.blogspot.com

کسان کی دانائی

تدریسی مقاصد: اس سبق کے مطالعے کے بعد بچے اس قابل ہوں گے کہ وہ:

- ★ لوک کہانی سے واقف ہو سکیں۔
- ★ کہانی اور دیگر اسباق (مضامین، مکالمے، ڈرامے وغیرہ) میں فرق جان سکیں۔
- ★ لوک کہانی سے اخلاقی نتیجہ اخذ کرنا سیکھ سکیں۔
- ★ انسانی زندگی میں عقل کی اہمیت اور قدر و قیمت سے آگاہ ہو سکیں۔

خاص الفاظ

رِعایا — زیرک — مُہلت — زبان دینا — حرف بہ حرف

آگ بگُولا ہونا — خاکسار — اَش اَش کرنا — پیادہ — غضب ناک

پرانے وقتوں کی بات ہے کسی ملک پر ایک رحم دل بادشاہ حکومت کرتا تھا۔ وہ اپنی رعایا کا بہت خیال رکھتا تھا۔ اُس کی رعایا اُس سے بہت خوش تھی۔ بادشاہ کبھی کبھی اپنے محل سے باہر نکلتا۔ وہ عام لوگوں سے مِلتا جُلتا، اُن سے باتیں کرتا اور اُن کے حالات دریافت کرتا۔ ایک دن بادشاہ کسی گاؤں کی طرف نکل گیا۔ اُسے ایک کسان نظر آیا۔ وہ اپنے کھیت میں کام کر رہا تھا۔ بادشاہ نے کسان کو سلام کیا۔ کسان بادشاہ سلامت کو اپنے رُوبرُو دیکھ کر بے حد خوش ہُوا۔

بادشاہ نے کسان سے پوچھا: ''تم اس کھیت سے کتنا کما لیتے ہو؟''

کسان نے ادب سے جواب دیا: ''بادشاہ سلامت! یوں سمجھ لیجیے روز کا ایک روپیا کما لیتا ہوں۔''

بادشاہ نے پوچھا: تم اس ایک روپے کا کیا کرتے ہو؟

کسان نے عرض کیا: عالی جاہ! اس روپے سے چار آنے تو کھا لیتا ہوں، چار آنے قرض اتارتا ہوں، چار آنے قرض دیتا ہوں اور باقی بچے چار آنے، اُنھیں کنویں میں پھینک دیتا ہوں۔

بادشاہ نے کہا: میری سمجھ میں تمھاری بات نہیں آئی۔ مجھے اس کا مطلب سمجھاؤ۔

www.iqbalkalmati.blogspot.com

کسان نے ہاتھ جوڑ کر عرض کی: حضور! چار آنے کھانے کا مطلب یہ ہے کہ میں اُنھیں خود پر اور بیوی پر خرچ کرتا ہوں۔ چار آنے قرض اُتارنے کا مطلب ہے کہ اُنھیں اپنے والدین پر خرچ کرتا ہوں۔ میرے ماں باپ نے مجھے پالنے پوسنے پر جو مُصیبت اُٹھائی تھی اور جو خرچ کیا تھا، وہ مجھ پر قرض ہے۔ اُسے مکمل طور پر اُتارنا تو میرے بس میں نہیں مگر کوشش کرتا ہوں کہ کچھ نہ کچھ اُتار دُوں۔ چار آنے قرض دینے کا مطلب ہے کہ اُنھیں اپنے بچّوں پر خرچ کرتا ہوں کہ جب میں بوڑھا اور کمزور ہو جاؤں تو میری اولاد میری دیکھ بھال اور خدمت کرے۔ رہے وہ چار آنے جو کنوئیں میں ڈالتا ہوں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ میں اُنھیں اللہ تعالیٰ کے راستے میں خرچ کرتا ہوں۔ اُن سے کسی غریب اور حق دار کی مدد کر دیتا ہوں۔

بادشاہ نے کسان کی یہ باتیں سُنیں تو اُسے بہت خوشی ہوئی۔ اُس نے کسان کو انعام دیا اور کہا "جب تک تم میرا مُنھ سو بار نہ دیکھ لو، اس بات کا ذکر کسی سے نہ کرنا۔"

کسان نے وعدہ کر لیا۔ بادشاہ اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر واپس اپنے محل میں چلا گیا۔

اگلے روز بادشاہ کا دربار لگا۔ تمام وزیر مشیر اور درباری موجود تھے۔ بادشاہ نے کسان کی بات دربار میں موجود تمام افراد کو بتا کر اس کا مطلب پوچھا۔ سب دانتوں میں اُنگلی دابے خاموش کھڑے تھے۔

بادشاہ کا وزیر نہایت دانا، زِیرک اور ہوشیار تھا۔ اُس نے بادشاہ سے جواب دینے کے لیے ایک روز کی مُہلت لی۔

وزیر نے اُسی وقت گھوڑے پر زین کسی اور کسان کے پاس پہنچ کر دَم لیا۔ اُس نے کسان سے اس بات کا مطلب پوچھا۔

کسان نے کہا: میں نے بادشاہ کو زبان دی ہے کہ میں اس کا مطلب اُس وقت تک کسی کو نہیں بتاؤں گا، جب تک بادشاہ کا مُنھ سَو بار نہ دیکھ لوں۔

یہ سُن کر وزیر پریشان ہو گیا۔ اُس نے کسان سے کہا: کوئی راستہ سوچو، میں نے بادشاہ سے وعدہ کیا ہے کہ کل اس سوال کا جواب دوں گا۔

کسان سوچنے لگا۔ تھوڑی دیر بعد اس کے ذہن میں ایک ترکیب آ گئی۔ اُس نے وزیر سے سَو اشرفیاں مانگیں۔

وزیر نے جھٹ سے سَو اشرفیاں کسان کے حوالے کر دیں۔ اشرفیاں پا کر کسان نے وزیر کو تمام بات بتا دی۔ وزیر خوش خوش لَوٹ گیا۔ اگلے روز دربار لگا، بادشاہ نے وزیر سے سوال کا جواب پوچھا۔ وزیر نے کسان کی بتائی گئی بات حرف بحرف بتا دی۔

www.iqbalkalmati.blogspot.com

بادشاہ جان گیا کہ کسان نے وزیر کو ساری بات بتادی ہے۔ بادشاہ آگ بگولا ہو گیا۔ وہ کسان کی وعدہ خلافی پر سخت طیش میں تھا۔ اُس نے کسان کی طرف فوراً پیادے بھجوائے۔ زیادہ وقت نہ گزرا تھا کہ پیادے کسان کو لے کر بادشاہ کے دربار میں حاضر ہو گئے۔

بادشاہ نے گرج دار اور غضب ناک آواز میں کسان سے پوچھا: تم نے ہم سے وعدہ کیا تھا کہ جب تک سَو بار ہمارا مُنھ نہ دیکھ لو گے، کسی کو یہ بات نہیں بتاؤ گے۔ تم نے وزیر کو تمام بات بتا کر وعدہ شکنی کی ہے۔ کیا جواب ہے اس کا تمھارے پاس؟
عقل مند کسان نے بڑے ادب سے عرض کی: حضور! میں وعدہ توڑنا گناہ سمجھتا ہوں۔ مجھے وہ حدیثِ پاک یاد ہے جس میں فرمایا گیا ہے کہ جو وعدہ پورا نہیں کرتا، اُس کا کوئی دین نہیں۔ پھر میں آپ سے کیا گیا وعدہ کیوں کر توڑ سکتا تھا؟

بادشاہ نے پوچھا: کیا تم یہ کہنا چاہتے ہو کہ تم نے وزیر کو ساری بات نہیں بتائی؟
کسان نے جواب دیا: عالی جاہ! میں نے وزیر کو تمام بات بتائی ہے۔
''لیکن کیا تم نے ہمارا مُنھ سَو بار دیکھا جو ساری بات وزیر کو بتادی؟'' بادشاہ نے کسان سے سوال کیا۔

''جی ہاں، بادشاہ سلامت، اس خاکسار نے اپنے عالی قدر بادشاہ کا منھ سو بار دیکھنے کے بعد ہی ساری بات بتانے کی ہمّت کی تھی۔'' کسان نے ادب سے جواب دیا۔
''لیکن مجھے تو برسوں کے بعد تم پہلی مرتبہ آج مل رہے ہو، پھر تم نے ہمارا مُنھ سَو بار کیسے دیکھ لیا؟'' بادشاہ نے حیرت سے سوال کیا۔

کسان نے کہا: بادشاہ سلامت! میں نے بات بتانے سے پہلے وزیر سے سَو اشرفیاں مانگی تھیں۔ ہر اشرفی پر آپ کی تصویر کندہ ہے۔ میں نے ہر اشرفی پر بنی آپ کی تصویر کو دیکھا۔ اُس کے بعد میں نے وزیر کو ساری بات بتادی۔
کسان کا یہ جواب سن کر دربار میں موجود لوگ کسان کی دانائی پر اش اش کر اُٹھے۔ بادشاہ بھی کسان کی عقل مندی سے بہت متاثر ہوا۔ اُس نے کسان کو وزیر مقرر کرنے کا اعلان کیا۔ سب نے بادشاہ کے اس فیصلے کو سراہا۔ دربار میں موجود تمام لوگ کسان کو وزیر بننے پر مُبارک باد پیش کرنے لگے۔

(متحدہ ہندوستان کی لوک کہانی)

www.iqbalkalmati.blogspot.com

مشق

۱۔ ان سوالوں کے جواب دیں:

- لوک کہانی سے کیا مراد ہے؟
- بادشاہ نے کسان سے کیا سوال کیا؟
- چار آنے کنوئیں میں ڈالنے کا کیا مطلب ہے؟
- والدین کا قرض اُتارنے سے کیا مراد ہے ؟
- بادشاہ کو کسان پر غصہ آنے کا کیا سبب تھا؟
- اس لوک کہانی سے ہمیں کیا اخلاقی پیغام ملتا ہے؟

۲۔ درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیے۔

- کسی ملک پر حکومت کرتا تھا:

(ا) ظالم بادشاہ (ب) نیک بادشاہ (ج) رحم دل بادشاہ (د) سنگ دل بادشاہ

- کسان کھیت سے روزانہ کماتا تھا:

(ا) ایک روپیا (ب) دو روپے (ج) تین روپے (د) چار روپے

- کسان قرض ادا کرتا تھا:

(ا) بینک کا (ب) ساہوکار کا (ج) ماں باپ کا (د) ہمسائے کا

- کسان چار آنے پھینکا کرتا تھا:

(ا) تالاب میں (ب) دریا میں (ج) نہر میں (د) کنوئیں میں

- بادشاہ کا وزیر تھا:

(ا) چالاک (ب) مکّار (ج) نادان (د) باتونی

www.iqbalkalmati.blogspot.com

- بادشاہ نے کسان کو بنایا:

(ا)امیر (ب)وزیر (ج)وزیرِاعظم (د)مشیر

۳۔ **غور کیجیے اور بتائیے:**

(الف) کیا کسان واقعی اس قابل تھا کہ اسے وزیر کا عہدہ دیا جاتا؟

(ب) اگر آپ بادشاہ ہوتے تو کسان کے ساتھ کیا سلوک کرتے؟

۴۔ **ان الفاظ و محاورات کو جملوں میں استعمال کریں:**

زِیرک، زِین کسنا، دَم لینا، زبان دینا، آگ بگُولا ہونا،
طَیش میں آجانا، اَش اَش کرنا، سراہنا

۵۔ **واحد کی جمع اور جمع کے واحد بنائیں:**

وزیر، سوال، جواب، حدیث، افراد

۶۔ **دی گئی مثال کے مطابق درست مترادف کالم "ج" میں لکھیں:**

کالم "الف"	کالم "ب"	کالم "ج"
رحم دل	اُدھار	مہربان
حق دار	دیہات	
غریب	تکلیف	
قرض	عقل مند	
گاؤں	ضعیف	
بوڑھا	مفلس	
مصیبت	مہربان	
دانا	مستحق	

www.iqbalkalmati.blogspot.com

۷۔ وزیر خوش خوش لوٹ گیا۔

اس جملے میں ''خوش'' کا لفظ دو بار آیا ہے۔ آپ اس طرز کے مزید تین لفظ سوچیں اور اُنھیں جملوں میں استعمال کریں۔

سرگرمی

★ اس لوک کہانی کو ڈرامے میں تبدیل کریں۔ طالب علموں کو مختلف کردار (بادشاہ، کسان، وزیر، درباری، پیادے وغیرہ) سونپیں۔ اُنھیں ان کرداروں کے مکالمے یاد کرائیں اور ڈرامے کو عملی شکل میں جماعت میں پیش کرنے کی مشق کرائیں۔

★ بچے اپنے ساتھیوں کو کوئی لوک کہانی سنائیں۔

برائے اساتذۂ کرام:

(الف) اس سبق میں ایک محاورہ استعمال ہوا ہے۔ اش اش کرنا۔ عام طور پر اسے ''عش عش کرنا'' لکھا جاتا ہے۔ اس کا درست املا ''اش اش کرنا'' ہے۔

(ب) آج سے کچھ عرصہ پہلے تک روپے میں سولہ آنے ہوتے تھے۔ بچوں کو اس کے بارے میں بتایا جائے۔

www.iqbalkalmati.blogspot.com

مُسَدّسِ حالی سے انتخاب

تدریسی مقاصد: اس سبق کے مطالعے کے بعد بچے اس قابل ہوں گے کہ وہ:

- ★ مسدس کی ہیئت سے متعارف ہو سکیں۔
- ★ مسلمانوں کے شان دار ماضی سے آگاہ ہو سکیں۔
- ★ اسلام کی برکات جان سکیں۔
- ★ مطالعے کی عادت اپنا سکیں۔

خاص الفاظ: ٹیگس، اُمّی، عجم، توحیدِ مُطلق، غُلغُلہ، اَفسُردہ، ساغر، جُھوما، فلاحت، یکتا، مُصَفّا، فرسَخ

گھٹا اِک پہاڑوں سے بطحا کے اُٹھی ❖ پڑی چار سُو یک بیک دُھوم جس کی
کڑک اور دمک دُور دُور اُس کی پہنچی ❖ جو ٹیگس پہ گرجی تو گنگا پہ برسی
رہے اس سے محروم آبی نہ خاکی
ہری ہو گئی ساری کھیتی خُدا کی

کیا اُمّیوں نے جہاں میں اُجالا ❖ ہُوا جس سے اِسلام کا بول بالا
بُتوں کو عرب اور عجم سے نِکالا ❖ ہر اِک ڈُوبتی ناؤ کو جا سنبھالا
زمانہ میں پھیلائی توحیدِ مُطلق
لگی آنے گھر گھر سے آوازِ حق حق

www.iqbalkalmati.blogspot.com

ہوا غُلغُلہ نیکیوں کا بدوں میں ❖ پڑی کھلبلی کُفر کی سرحدوں میں

ہوئی آتش افسُردہ آتش کدوں میں ❖ لگی خاک سی اُڑنے سب معبدوں میں

ہُوا کعبہ آباد سب گھر اُجڑ کر

جمے ایک جا سارے دنگل بچھڑ کر

ہر اِک مے کدے سے بھرا جاکے ساغر ❖ ہر اِک گھاٹ سے آئے سیراب ہوکر

گرے مثلِ پروانہ ہر رَوشنی پر ❖ گرہ میں لیا باندھ حُکمِ پیمبر

کہ ''حکمت کو اِک گم شدہ لال سمجھو

جہاں پاؤ اپنا اسے مال سمجھو''

ہر اِک علم کے، فن کے جُویا ہوئے وہ ❖ ہر اِک کام میں سب سے بالا ہوئے وہ

فلاحت میں بے مثل و یکتا ہوئے وہ ❖ سیاحت میں مشہورِ دُنیا ہوئے وہ

ہر اِک مُلک میں اُن کی پھیلی عمارت

ہر اِک قوم نے اُن سے سیکھی تجارت

یہ ہموار سڑکیں، یہ راہیں مُصفا ❖ دو طرفہ برابر درختوں کا سایا

نشاں جا بجا میل و فرسخ کے برپا ❖ سرِ رہ کنویں اور سرائیں مُہیّا

اُنھیں کے ہیں سب نے یہ چربے اُتارے

اِسی قافلے کے نشاں ہیں یہ سارے

(مولانا الطاف حسین حالؔی)

Not for Sale – PESRP

www.iqbalkalmati.blogspot.com

مشق

۱۔ درج ذیل کے مختصر جواب تحریر کریں:

- بطحا کے پہاڑوں سے گھٹا اُٹھنے سے کیا مراد ہے؟
- ٹیگس اور گنگا کہاں ہیں؟
- آبی اور خاکی سے کیا مراد ہے؟
- اُمّیوں سے کون لوگ مراد ہیں؟
- عرب اور عجم سے کون سے ممالک مراد ہیں؟
- ڈوبتی ناؤ کو سنبھالا دینے کا کیا مطلب ہے؟
- توحیدِ مُطلق سے کیا مراد ہے؟
- بدوں میں نیکیوں کا غُلغُلہ ہوا۔ اس کی وضاحت کریں۔
- آتش کدوں میں جلنے والی آگ افسردہ ہوگئی۔ اس کا کیا مطلب ہے؟
- خاک اُڑنا محاورہ ہے۔ اس کا مطلب بتائیں۔
- ہمارے آباؤ اجداد کی کن باتوں کی دوسری قوموں نے تقلید کی؟
- اس انتخاب میں ایک حدیثِ نبوی بیان ہوئی ہے۔ اسے نثر کی صورت میں لکھیں۔

۲۔ ان سوالوں کے تفصیلی جواب تحریر کریں:

- ہمارے آباؤاجداد نے اسلام کے سنہری دور میں مختلف علوم وفنون میں اپنی مہارت کا سکّہ بٹھایا، یہ بات ہمیں کیا پیغام دے رہی ہے؟
- آج دُنیا میں کون سی قومیں آگے ہیں؟ ان کے آگے ہونے کی کیا وجہ ہے؟
- مسلمان کس طرح دُنیا میں اپنا کھویا ہوا وقار اور عظمت حاصل کر سکتے ہیں؟

۳۔ درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیے:

- گھٹا اک پہاڑوں سے ۔۔۔۔۔ کے اُٹھی

(ا) مکّہ (ب) مدینہ (ج) بطحا (د) خیبر

www.iqbalkalmati.blogspot.com

- جو ٹیگس پہ گرجی تو ------ پہ برسی

(ا) جمنا (ب) گنگا (ج) ستلج (د) دجلہ

- کیا ---------- نے جہاں میں اُجالا

(ا) حاجیوں (ب) مومنوں (ج) اُمّیوں (د) مسلموں

- ہُوا جس سے اِسلام کا -----------

(ا) نام اُونچا (ب) نام بالا (ج) کام بالا (د) بول بالا

- رہے اس سے محروم ------------

(ا) آبی نہ خاکی (ب) عربی نہ عجمی (ج) شرقی نہ غربی (د) ترکی نہ تازی

- ہر اک ڈوبتی ناؤ کو جا --------

(ا) نکالا (ب) اُچھالا (ج) سنوارا (د) سنبھالا

- لگی خاک سی اُڑنے سب -------- میں

(ا) مندروں (ب) آتش کدوں (ج) بُت کدوں (د) معبدوں

- -------- میں بے مثل و یکتا ہوئے وہ

(ا) سیاست (ب) فلاحت (ج) تجارت (د) سیاحت

۴۔ لُغت کی مدد سے ان الفاظ کے معنی تلاش کیجیے اور اپنی کاپیوں پر لکھیے:

اُمّی، کھلبلی، افسردہ، بچھڑنا، ساغر، جُویا، فلاحت، مُصفّا، فرسخ

۵۔ جملوں میں استعمال کریں:

بول بالا، آتش کدہ، کھلبلی، خاک اُڑنا، حِکمت، گم شُدہ، یکتا

۶۔ اس نظم میں "جہاں" کا لفظ استعمال ہوا ہے۔ اس کے لیے ہم "دُنیا"، "عالَم"، "جگ" اور "سنسار" کے لفظ بھی استعمال کرتے ہیں۔ آپ دو اَور لفظ بتائیں جو ہم "پہاڑ" کے لیے استعمال کرتے ہیں۔

Not for Sale – PESRP

www.iqbalkalmati.blogspot.com

سرگرمیاں:

- اس نظم کو زبانی یاد کریں۔
- مولانا الطاف حسین حالی کا شمار اُردو کے اہم شعرا میں ہوتا ہے۔ یہ اشعار جو آپ نے ابھی پڑھے ہیں، یہ اُن کی کتاب ''مسدس مدّ و جزرِ اسلام'' سے لیے گئے ہیں۔ حالی نے ''مسدس مدّ و جزرِ اسلام'' میں اسلام کے عروج و زوال کی کہانی بڑے دردمندانہ انداز میں بیان کی ہے۔ اپنے سکول کی لائبریری سے یہ کتاب حاصل کریں اور اس کا مُطالعہ کریں۔

برائے اساتذۂ کرام:

☆ طالب علموں کو بتائیں کہ ایسی نظم جس کا ہر بند چھے مصرعوں پر مشتمل ہو، اُسے مُسدّس کہتے ہیں۔

☆ طالب علموں میں شعر و شاعری کا ذوق پیدا کرنے کے لیے کئی قسم کی سرگرمیاں اختیار کی جا سکتی ہیں۔ اس سلسلے میں بیت بازی کے مقابلے بہت مفید رہتے ہیں۔ ان مقابلوں میں صحتِ الفاظ اور شعر خوانی کا درست انداز اپنانے پر توجّہ دی جائے۔ اس کے علاوہ چند اور سرگرمیاں بھی ترتیب دی جا سکتی ہیں۔ مثال کے طور پر طالب علموں کے مابین نظم کو ترنّم سے پڑھنے کا مقابلہ مُنعَقِد کیا جا سکتا ہے۔ تحت اللفظ نظم خوانی کے مقابلے بھی کرائے جا سکتے ہیں۔

www.iqbalkalmati.blogspot.com

میری آواز سنو!

تدریسی مقاصد: اس سبق کے مطالعے کے بعد بچے اس قابل ہوں گے کہ وہ:

☆ زمین پر ہونے والی تبدیلیوں سے واقف ہو سکیں۔
☆ سائنسی ایجادات سے ماحول پر پڑنے والے منفی اثرات جان سکیں۔
☆ ماحول کو آلودگی سے پاک کرنے کی ضرورت سے آگاہ ہو سکیں۔
☆ آلودگی کم کرنے کے لیے اپنا کردار پہچان سکیں۔
☆ آپ بیتی کی صنف سے واقف ہو سکیں۔

خاص الفاظ: بے تحاشا ، برق رفتار ، کثافت ، غارت ، غرض و غایت

میں ایک سیارہ ہوں۔ وہ سیارہ، جس پر آپ رہتے ہیں۔ دُنیا والوں نے میرا نام زمین رکھا ہے۔ میں ہزاروں سال پہلے وجود میں آئی تھی۔ میں جیسی آج نظر آتی ہوں، پہلے ایسی نہیں تھی۔ میرے سینے پر جنگلات تھے۔ ان جنگلوں میں ہر طرح کے جانور بھاگتے پھرتے۔ پرندے چہچہاتے۔ ہر طرف ہریالی اور شادابی تھی۔ درختوں سے وافر مقدار میں آکسیجن پیدا ہوتی۔ ہَوا صاف سُتھری تھی۔ فضا میں گرد و غبار اور دھوئیں کا نام و نشان تک نہ تھا۔ دریاؤں اور سمندروں کا پانی صاف شفاف تھا۔ ہر طرح کی آبی مخلوق اس میں مزے سے رہتی۔ ماحول پُرسکون تھا۔ ہر کوئی یہاں خوش خوش رہتا تھا۔

پھر یوں ہوا کہ حضرتِ انسان نے میرا حلیہ بگاڑنا شروع کیا۔ درختوں پر کلھاڑے کے وار چلنے لگے۔ یہ درخت کاٹنے والے کتنے بے درد ہوتے ہیں! اُنھیں اس درد کا احساس کیوں نہیں ہوتا، جو کلھاڑا چلنے سے مجھے ہوتا ہے۔ جب بھی کوئی درخت کٹتا ہے، میں ٹھنڈی آہ بھر کے رہ جاتی ہوں، مگر انسان تو جیسے بہرا ہو گیا ہے، میری آہیں اور فریادیں اُس کے دل پر کچھ اثر نہیں کرتیں۔

دُنیا والے کہتے ہیں، وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ انسان نے ترقّی کی ہے۔ وہ پتھّر کے زمانے سے ترقّی کرتے کرتے ایٹمی دَور میں پہنچ چکا ہے۔ اُس نے

www.iqbalkalmati.blogspot.com

کارخانے بنالیے ہیں۔ تیز رفتار گاڑیاں ایجاد کرلی ہیں۔ وہ پرندوں کی طرح ہواؤں میں اُڑتا پھرتا ہے۔ وہ سمندروں کے سینے پر ہی نہیں، زیرِ آب بھی تیر سکتا ہے۔ اُس نے کیمیائی کھادوں اور کیڑے مار اَدویات سے فصلوں کی پیداوار کئی گُنا بڑھالی ہے۔

اگر یہ سچ ہے تو کوئی اس سے پوچھے، میاں! ترقّی اس کو کہتے ہیں۔ تم نے کارخانوں سے پیداوار میں تو بے تحاشا اضافہ کرلیا، مگر کبھی ان کارخانوں کی چمنیوں سے اُٹھنے والا دُھواں بھی دیکھا ہے۔ کبھی اس طرف توجّہ دی کہ یہ دُھواں کس طرح میرے حُسن کو خراب کر رہا ہے۔ تم برق رفتار گاڑیوں کی ایجاد پر اِتراتے پھرتے ہو، کبھی ان گاڑیوں کے دُھوئیں پر بھی غور کیا کہ یہ کس طرح کثافت سے میرا دامن آلودہ کر رہا ہے۔ سچی بات تو یہ ہے کہ اب تو میرے لیے سانس لینا بھی دُوبھر ہوتا جا رہا ہے۔ اُوپر سے ان گاڑیوں سے پیدا ہونے والا شور مجھے دن رات پریشان رکھتا ہے۔ اب تو میرے کانوں کے پردے پھٹ گئے ہیں۔ اور ہاں! جس ایٹم بم کی ایجاد پر تمھیں بڑا فخر ہے، کیا تم نے اس کے نقصانات کے بارے میں بھی کبھی سوچنے کی زحمت کی؟ بھول گئے ہیروشیما اور ناگاساکی پر ٹوٹنے والی تباہی کو؟

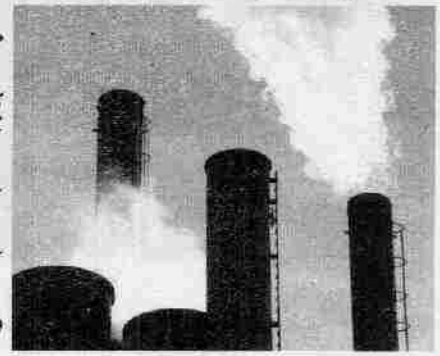

رہی بات کیمیائی کھادوں اور کیڑے مار ادویات سے فصلوں کی پیداوار میں کئی گنا اضافے کی تو جناب کبھی تصویر کا دُوسرا رُخ بھی تو دیکھیں۔ جب ان ادویات کا چھڑکاؤ کیا جاتا ہے تو ان کے مُضر اثرات میری فضاؤں کو زہر آلود کر دیتے ہیں۔ چھڑکاؤ کی گئی سبزیوں، پھلوں اور اناج سے تمھاری صحت پر کیا اثر پڑ رہا ہے، تمھیں اس کی ذرا فکر نہیں۔ تمھیں اپنی پروا نہیں تو ان بے زبان جانوروں کا کیا خیال ہوگا جو چھڑکاؤ کیا گیا چارا کھاتے ہیں۔ ایک اور بات یہ کہ تم لوگ کس قدر بے حس اور ظالم ہو گئے ہو۔ کارخانوں میں خطرناک اور نقصان دہ کیمیکل دھڑا دھڑ استعمال کرتے ہو، بعد میں یہی زہریلا کیمیکل ملا پانی نالوں میں بہا دیتے ہو۔ نالوں سے ہوتا ہوا یہ پانی دریاؤں میں جا گرتا ہے۔ بے چاری مچھلیاں اور پانی میں رہنے والے دُوسرے جان دار جان سے ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں مگر کیا مجال جو تمھارے کان پر کبھی جُوں تک رینگی ہو۔ بات یہیں ختم نہیں ہو جاتی، جب یہ زہریلا پانی مال مویشی پیتے ہیں، تو وہ بھی مختلف بیماریوں کا شکار ہو جاتے ہیں۔ یہی پانی جب فصلوں کو لگتا ہے، تو اُن پر بھی اپنا اثر دکھاتا ہے۔ مگر تمھیں اس سے کیا؟ تمھیں تو کارخانے رواں دواں رکھنے ہیں، چاہے اس سے تمام آبی مخلوق موت کے منھ میں کیوں نہ چلی جائے۔

تم انسان کیسی مخلوق ہو۔ مجھے دھرتی ماتا اور مادرِ وطن کہتے ہو۔ سنگ دل سے سنگ دل اولاد ماں کے ساتھ ایسا

www.iqbalkalmati.blogspot.com

سلوک نہیں کرتی، جیسا تم میرے ساتھ روا رکھتے ہو۔ مجھے بتاؤ تم کیسے بیٹے ہو، جو اپنی ماں کو ستاتے ہو، طرح طرح کے دُکھ دیتے ہو، اس کے حُسن کو غارت کرنے کا سامان کرتے ہو۔

کچھ درد دل رکھنے والے انسان میرے بچاؤ کے لیے تدبیریں کرتے رہتے ہیں۔ انھی کی کوششوں سے ہر سال دُنیا بھر میں ۲۲/ اپریل کو "یومِ ارض" منایا جاتا ہے۔ اس دن کے منانے کی غرض و غایت انسان کو اُن خطرات سے آگاہ کرنا ہے، جن سے میرا قُدرتی ماحول بگڑتا جا رہا ہے۔

تم طالب علم ہو، مجھے تم سے بہت امیدیں ہیں۔ تم بہت کچھ کر سکتے ہو۔ میں تمھارے آگے ہاتھ جوڑتی ہوں۔ خدارا مجھے تباہ ہونے سے بچا لو! اگر تم میں سے ہر طالب علم ایک پودا لگائے اور اس کو پروان چڑھائے، تو میرے سینے پر کروڑوں کی تعداد میں درخت موجود ہوں۔

آج کل جسے دیکھو موٹر سائیکل اور کار بھگائے پھرتا ہے۔ اگر تم اس کی جگہ سائیکل کی سواری اختیار کر لو تو دُھوئیں میں کچھ کمی واقع ہو جائے گی۔ چین تم سے کہیں ترقی یافتہ مُلک ہے۔ جب اُنھیں سائیکل کی سواری میں عار محسوس نہیں ہوتی، تو تمھیں سائیکل پر سوار ہوتے کیوں شرم آتی ہے۔ پلاسٹک کے تھیلے بھی میرے لیے شدید خطرہ ہیں۔ کسی طرح ان پر پابندی لگوا دو۔ اور ہاں! کارخانے داروں تک بھی میرا یہ پیغام پہنچاؤ کہ ایسی تدابیر اختیار کریں، جن سے قُدرتی ماحول کو کم سے کم نقصان پہنچے۔

تم کیا سوچ رہے ہو؟ یہی نا کہ اتنا بڑا کام اور میں ننھا سا طالب علم! مجھ اکیلے سے کیا بن پائے گا؟ یہ سوچ دل سے نکال دو۔ یاد رکھو! قطرہ قطرہ مل کر دریا بن جاتا ہے۔ تم اپنے حصّے کی شمع روشن کرو۔ شمع سے شمع جلے گی، تو سارا ماحول روشن ہو جائے گا۔

Not for Sale – PESRP

www.iqbalkalmati.blogspot.com

مشق

۱۔ درج ذیل کے مختصر جواب تحریر کریں:

- آپ بیتی سے کیا مراد ہے؟
- زمین کو انسان سے کیا شکایتیں ہیں؟
- دُھوئیں سے کیا نقصان پہنچتا ہے؟
- زمین انسان کو بے حس اور ظالم کیوں کہتی ہے؟
- درخت کاٹنے سے کیا نقصان ہوتا ہے؟
- پودے لگانے سے زمین پر کیا تبدیلی آسکتی ہے؟
- آبی مخلوق سے کون سی مخلوق مراد ہے؟
- زہریلے پانی کے آبی مخلوق پر کیا اثرات پڑتے ہیں؟
- یومِ ارض کیوں منایا جاتا ہے؟
- قُدرتی ماحول کو بچانے کے لیے آپ کیا کر سکتے ہیں؟

۲۔ درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیے:

- زمین ہے:

(ا) سیّارہ (ب) ستارہ (ج) سیّارہ اور ستارہ (د) سیّارچہ

- درخت کیا پیدا کرنے کی فیکٹریاں ہیں؟

(ا) ہائیڈروجن (ب) کاربن (ج) آکسیجن (د) نائٹروجن

- آبی مخلوق میں شامل نہیں:

(ا) مچھلی (ب) کچھوے (ج) مگرمچھ (د) خرگوش

www.iqbalkalmati.blogspot.com

- یومِ ارض منایا جاتا ہے:

(ا) ۲۲/اپریل کو (ب) ۲۲ جون کو (ج) ۲۲/اگست کو (د) ۲۲/اکتوبر کو

- گردوغبار سے کون سی آلودگی پیدا ہوتی ہے؟

(ا) آبی (ب) فضائی (ج) شورکی (د) بحری

- آلودگی کم کرنے میں مدد ملتی ہے:

(ا) درخت لگانے سے (ب) پلاسٹک کے تھیلوں سے

(ج) کیڑے مار ادویات سے (د) فیکٹریوں سے

۳۔ دی گئی مثال کے مطابق درست مترادف کالم "ج" میں لکھیں:

کالم "الف"	کالم "ب"	کالم "ج"
پرندہ	کمال	طائر
ہریالی	زمانہ	
درد	ظالم	
ترقی	بربادی	
دَور	تکلیف	
تباہی	طائر	
سنگ دِل	سبزہ	

۴۔ ان الفاظ اور محاورات کو جملوں میں استعمال کریں:

حُلیہ بگاڑنا، زیرِآب، آہیں بھرنا، رواں دواں، دُوبھر ہونا، کانوں کے پردے پھٹ جانا، بے تحاشا، کان پر جوں نہ رینگنا، موت کے منہ میں جانا، روا رکھنا، ہاتھ جوڑنا، پروان چڑھانا۔

www.iqbalkalmati.blogspot.com

۵۔ ان الفاظ کے متضاد لکھیں:

بگاڑنا، آہ، زمین، شور، آلودگی، کثافت، ظالم

۶۔ واحد کی جمع اور جمع کے واحد لکھیں:

ایجاد، ادویات، خطرہ، تدابیر، نقصانات

۷۔ اعراب کی مدد سے تَلَفُّظ واضح کریں:

اثر، حسن، نشان، درد، برق، غارت، فخر

۸۔ زمین یہ ماننے کو تیار نہیں کہ انسان نے ترقی کی ہے۔ کیا آپ زمین کی اس رائے سے اِتّفاق کرتے ہیں؟

۹۔ درختوں کے کیا فائدے ہیں؟

۱۰۔ ''ذرا'' اور ''ذرّہ'' کا فرق جُملوں میں استعمال سے واضح کریں۔

۱۱۔ اُستاد اور شاگرد کے مابین ''ماحولیاتی آلودگی'' کے موضوع پر ایک مکالمہ لکھیں۔

۱۲۔ دی گئی مثال کی روشنی میں تلازمات لکھیں:

الفاظ	تلازمات
سکول	اُستاد، ہیڈ ماسٹر، طالب علم، لائبریری، جماعت کے کمرے، ڈیسک، تختۂ تحریر
باغ	
اسپتال	

سرگرمیاں:

- حکومت شجرکاری کے ہفتے کا اعلان کرتی ہے۔ اس کا مقصد مُلک میں زیادہ سے زیادہ پودے لگانا ہوتا ہے۔ شجرکاری کے ہفتے کے دوران میں ہر طالب علم ایک پودا لگائے۔ پودے کے ساتھ طالب علم کے نام، رول نمبر اور جماعت کو نمایاں طور پر لکھا جائے۔ طالب علم پودا لگانے کے بعد اسے بُھول نہ جائے بلکہ اسے پانی وغیرہ دیتا رہے اور اس کی مناسب دیکھ بھال کرے۔ اس طرح سکول میں سیکڑوں نئے پودے پروان چڑھیں گے، جس سے سکول کے ماحول پر مثبت اثر پڑے گا۔

www.iqbalkalmati.blogspot.com

- طالب علموں کو بات چیت کرنے کا موقع دیں۔ ان سے پوچھیں کہ وہ اپنے ماحول کو بہتر کرنے میں کیا کردار ادا کر سکتے ہیں۔
- اس سبق میں زمین ہمیں بتاتی ہے کہ اُس پر کیا بیتی۔ اسے آپ بیتی کہتے ہیں۔
  آپ ''ایک پرانی کُرسی کی آپ بیتی'' لکھیں۔

برائے اساتذۂ کرام:

طالب علموں کو اپنے گھر، گلی محلے، بازار، سکول، گاؤں یا شہر کو صاف ستھرا رکھنے کی تاکید کریں۔

Not for Sale – PESRP

www.iqbalkalmati.blogspot.com

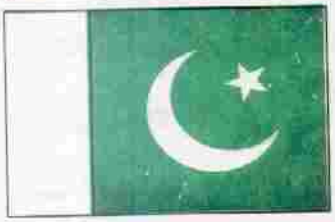

سب سے اُونچا یہ جھنڈا ہمارا رہے

تدریسی مقاصد: اس سبق کے مطالعے کے بعد بچے اس قابل ہوں گے کہ وہ:

- ★ قومی پرچم کے آداب جان سکیں۔
- ★ ان آداب کو عملی زندگی میں برت سکیں۔
- ★ مکالمہ لکھنے کی صلاحیت حاصل کر سکیں۔
- ★ سکول کی کسی تقریب کی رُوداد لکھ سکیں۔

خاص الفاظ

آب و تاب — چاق چوبند — چابک دستی — ہلال — ادب و احترام

پُر وقار — خود مختاری — توہین — سپوت — سلیوٹ

مریحہ ساتویں جماعت میں پڑھتی ہے۔ پچھلے دو ہفتوں سے اُس کی جماعت تعلیمی و تفریحی سیر کا پروگرام بنا رہی تھی۔ کوئی طالبہ منگلا ڈیم دیکھنا چاہتی تھی تو کوئی کوہستانِ نمک کھیوڑہ دیکھنے کی شوقین تھی۔ کوئی ہرن مینار دیکھنے کی خواہش ظاہر کر رہی تھی، تو کوئی چھانگا مانگا کے جنگل کی سیر کرنے کی تمنا رکھتی تھی۔ لڑکیوں سے سیر کے لیے کسی ایک مقام کا فیصلہ نہیں ہو پا رہا تھا۔ بالآخر سب طالبات نے فیصلے کا حق اپنی پیاری اُستانی مس ممتاز کو دے دیا۔ مس ممتاز نے کہا: پیارے بچو! ان شاء اللہ تعالیٰ ہم لاہور جائیں گے۔ وہاں مینارِ پاکستان، بادشاہی مسجد اور شاہی قلعہ دیکھنے کے بعد ہم سہ پہر کو واہگہ کی سرحد پر جائیں گے اور پرچم اُتارنے کی تقریب دیکھیں گے۔

مقرّرہ دن وہ سہ پہر کے وقت واہگہ کی سرحد پر پہنچ گئے۔ فضا ملّی نغموں سے گونج رہی تھی۔ لوگ بہت پُرجوش دکھائی دے رہے تھے۔ وہ "پاکستان کا مطلب کیا، لا الٰہ الا اللہ" اور "پاکستان زندہ باد" کے نعرے لگا رہے تھے۔ لاؤڈ اسپیکر کی آواز اور لوگوں کے نعروں کے باعث کان پڑی آواز سنائی نہ دیتی تھی۔ لاؤڈ اسپیکر پر نغمہ گونج رہا تھا:

چاند روشن چمکتا ستارا رہے
سب سے اُونچا یہ جھنڈا ہمارا رہے

لوگ اس نغمے پر جھوم رہے تھے۔ ہزاروں لوگوں کے ہاتھوں میں پاکستانی جھنڈے اور جھنڈیاں تھیں۔ وہ انھیں فضا میں لہرا رہے تھے۔ سامنے واہگہ کے سرحدی دروازے پر سبز ہلالی پرچم پُوری آب و تاب کے ساتھ لہرا رہا تھا۔ سُورج غروب ہونے کو تھا۔ اب پرچم اُتارنے کا مرحلہ آن پہنچا تھا۔

www.iqbalkalmati.blogspot.com

پاکستان رینجرز کے چاق چوبند جوانوں نے بڑے ادب واحترام کے ساتھ پرچم کی رسّی کو آہستہ آہستہ نیچے کی طرف کھینچنا شروع کیا۔ رفتہ رفتہ پرچم نیچے آتا گیا۔ جب پرچم اتنا نیچے آگیا کہ اسے ہاتھ میں پکڑا جا سکے تو پاکستان رینجرز کے جوانوں نے کمال چابک دستی اور مہارت کے ساتھ پرچم کو تہ کیا، ادب کے ساتھ ٹرے میں سجایا اور باوقار انداز میں چلتے ہوئے کمرے میں چلے گئے۔ یُوں یہ پُرجوش اور پُروقار تقریب اپنے اختتام کو پہنچی۔

واپسی پر مس ممتاز اور طالبات قومی پرچم کے حوالے سے بات چیت کرتی رہیں، جو کچھ اس طرح ہے:

رابعہ: میڈم! ہمیں قومی پرچم کے بارے میں کچھ معلومات دیں۔

میڈم: کہنے کو تو پرچم کپڑے کا ایک ٹکڑا ہوتا ہے لیکن جب یہ کپڑا کسی خاص تناسب اور مخصوص رنگوں کے باعث پرچم کی شکل اختیار کر لیتا ہے تو یہ محض کپڑے کا ایک ٹکڑا نہیں رہتا بلکہ یہ اس مُلک کی عزّت اور وقار کی علامت بن جاتا ہے۔ قومی پرچم کسی بھی مُلک کی پہچان اور شناخت ہوتا ہے۔ ہمارا پرچم ہماری آزادی اور خود مختاری کا نشان ہے۔

فاطمہ: میڈم! ہمارے پرچم پر چاند ستارا کیوں بنایا گیا ہے؟

میڈم: فاطمہ بیٹی! ہمارا پرچم دو رنگوں پر مشتمل ہے۔ اس میں سبز اور سفید رنگ شامل ہیں۔ سفید رنگ ایک چوتھائی اور سبز رنگ تین چوتھائی ہوتا ہے۔ سبز رنگ پاکستان میں بسنے والے مسلمانوں کی نمائندگی کرتا ہے جب کہ سفید رنگ پاکستان میں موجود اقلیتوں کی علامت ہے۔ ہم قومی ترانے میں پڑھتے ہیں:

پرچمِ ستارہ وہلال　　　رہبرِ ترقّی وکمال

اس کا مطلب ہے کہ ہمارے پرچم پر بنا ہوا ہلال ہماری ترقی کا راہبر ہے۔ ہلال پہلی رات کے چاند کو کہتے ہیں۔ جس طرح ہلال بڑھتے بڑھتے پُورا چاند بن جاتا ہے، اس طرح اللہ کے فضل وکرم سے ہمارا وطن بھی ترقی کے راستے پر گامزن رہے گا۔ اس پر پانچ کونوں والا ستارہ بنا ہوا ہے۔ پانچ کونوں سے اسلام کے پانچ ستون مراد ہیں۔

سُنبل: میڈم! ہمارے پرچم کا ڈیزائن کس نے بنایا تھا؟

میڈم: سُنبل نے بہت عمدہ سوال کیا ہے۔ اکثر لوگوں کو معلوم ہی نہیں کہ ہمارے قومی پرچم کا ڈیزائن کس شخصیت نے تیار کیا تھا۔ جناب امیر الدین قِدوائی نے ہمارے پیارے پرچم کا ڈیزائن تیار کیا تھا۔

قراۃ العین: میڈم! ہم اکثر سنتے اور پڑھتے ہیں کہ ہمیں قومی پرچم کا ادب واحترام کرنا چاہیے۔ آپ ہمیں بتایئے کہ ہم

Not for Sale – PESRP

www.iqbalkalmati.blogspot.com

کس طرح قومی پرچم کا احترام کر سکتے ہیں۔

میڈم: آپ نے یہ سوال کر کے بہت اچھا کیا کیونکہ میں خود بھی چاہتی تھی کہ اس سلسلے میں آپ سے بات کروں۔ یاد رکھیے! جب اپنے ملک میں کئی ملکوں کے پرچم ایک ساتھ لہرائے جائیں، تو کوئی بھی پرچم پاکستان کے پرچم سے اُونچا نہیں لہرایا جائے گا۔

سائرہ: میڈم! ابھی ہم نے واہگہ کی سرحد پر دیکھا تھا، گیٹ پر پاکستان کے پرچم کے ساتھ بھارت کا پرچم بھی لہرا رہا تھا اور دونوں ایک جیسی بلندی پر تھے۔

میڈم: سائرہ بیٹی! آپ نے بالکل ٹھیک کہا۔ البتہ یاد رکھیے، اقوامِ متحدہ کی عمارات پر اقوامِ متحدہ کا پرچم باقی پرچموں سے اُونچا لہراتا ہے، باقی سبھی ممالک کے پرچم ایک سی اونچائی پر لہراتے ہیں۔ اگر کسی ادارے کے ساتھ قومی پرچم لہرایا جائے تو قومی پرچم لازماً اُونچا رکھا جائے گا۔ بانس کے ساتھ پرچم کا سفید رنگ والا حصّہ آئے گا۔ پرچم کے آداب میں ایک نہایت اہم بات یہ ہے کہ اسے پاؤں، جوتوں، زمین یا کسی بھی گندی چیز سے چُھونے سے بچانا ضروری ہے۔ اسی طرح پرچم کو طلوعِ آفتاب کے بعد لہرانا چاہیے اور غروبِ آفتاب سے پہلے اُتار لینا چاہیے۔ کسی صُورت پرچم پر رات کا سایہ نہیں پڑنے دینا چاہیے۔ یہاں میں آپ کو یہ بتانا بھی ضروری خیال کرتی ہوں کہ پاکستان میں ایک عمارت ایسی بھی ہے جہاں رات کے وقت بھی پرچم لہرایا جاتا ہے۔

بہت سی طالبات: (حیرانی کے ساتھ) میڈم! وہ کون سی عمارت ہے؟

میڈم: بھئی یہ پارلیمنٹ ہاؤس ہے۔ یہاں رات کو بھی پرچم لہراتا رہتا ہے لیکن ایک خاص اہتمام کے ساتھ اور وہ یہ کہ مصنوعی روشنی کے ساتھ پرچم کو روشن رکھا جاتا ہے۔

نائلہ: میڈم! ہم ۱۴ر اگست کو اپنے گھروں، دکانوں، عمارتوں پر قومی پرچم لہراتے ہیں مگر یہ پرچم رات کے وقت نہیں اُتارتے۔

میڈم: بیٹی! لوگوں کو معلوم ہی نہیں کہ پرچم کے آداب کیا ہیں۔ اگر انھیں معلوم ہو کہ رات کے وقت پرچم لہرانا پرچم کی توہین ہے تو مجھے یقین ہے کوئی ایسا نہ کرے۔

عائشہ: میڈم! ۱۴ر اگست کو ہم اپنے سکولوں، بازاروں اور گھروں کو کاغذ کی جھنڈیوں سے بھی سجاتے ہیں۔ ہم ان جھنڈیوں کو اُتارنا بھول جاتے ہیں۔ ہَوا کے چلنے سے یا بارِش کی وجہ سے یہ جھنڈیاں زمین پر گرتی رہتی ہیں۔ آپ نے ابھی بتایا ہے جھنڈے کا زمین یا جوتوں سے چُھونا آداب کے خلاف ہے، لیکن ہم تو اس کا خیال ہی نہیں رکھتے۔

www.iqbalkalmati.blogspot.com

میڈم: آپ نے ایک بہت اہم نکتے کی طرف ہماری توجّہ دلائی ہے۔ یہ ہمارا فرض ہے کہ جہاں کپڑے سے بنے ہوئے جھنڈے کا ادب کریں، وہاں کاغذ یا پلاسٹک کے بنے ہوئے جھنڈوں یا جھنڈیوں کا بھی دل و جان سے ادب واحترام کریں۔ جھنڈیوں کا زمین پر گرنا اور اُنھیں پاؤں تلے روندنا بہت بُری بات ہے۔ جھنڈیاں لگانے والوں کو اس بات کی طرف خاص توجّہ دینی چاہیے کہ کوئی جھنڈی نیچے نہ گرے۔ اسی طرح قومی پرچم پر کوئی لفظ یا تصویر نہ بنائی جائے۔ اسی طرح پرچم کو جلانا بھی اس کی توہین ہے۔ پرچم لہراتے وقت باوردی لوگ پرچم کو سلیوٹ کرتے ہیں جب کہ دوسرے لوگ بھی ''ہوشیار باش'' کی حالت میں باادب کھڑے رہتے ہیں۔

تمام طالبات نے مِس ممتاز کا شکریہ ادا کیا کہ اُنھوں نے اتنی عمدہ باتیں بتائیں۔ سب نے دل سے وعدہ کیا کہ وہ پرچم کے ان آداب کا ہمیشہ خیال رکھیں گی۔

مشق

ا۔ درج ذیل کے مختصر جواب تحریر کریں:

- کیا غلام قوموں کا بھی پرچم ہوتا ہے؟
- ہمارے قومی پرچم پر بنا ہوا چاند اور ستارہ کس بات کی علامت ہیں؟
- پاکستانی پرچم کا ڈیزائن کس نے تیار کیا تھا؟
- پانچ کونوں والے ستارے کا کیا مطلب ہے؟
- کس عمارت پر پرچم کو رات کے وقت مصنوعی روشنی کی بدولت روشن رکھا جاتا ہے؟
- ''رہبرِ ترقی وکمال'' سے کیا مراد ہے؟

۲۔ درست جواب پر (✓) کا نشان لگایئے۔

- طالبات دیکھنے گئیں:

(ا) ہرن مینار (ب) چھانگا مانگا (ج) واہگہ کی سرحد (د) منگلا ڈیم

- پرچم پر سبز رنگ ہوتا ہے:

(ا) ایک چوتھائی (ب) ایک تہائی (ج) دو تہائی (د) تین چوتھائی

www.iqbalkalmati.blogspot.com

- ہلال کہتے ہیں:

(ا) پہلی رات کے چاند کو　　(ب) دسویں رات کے چاند کو

(ج) چودھویں رات کے چاند کو　　(د) آخری رات کے چاند کو

- رات کے وقت پرچم نہیں اُتارا جاتا:

(ا) گورنر ہاؤس سے　　(ب) وزیرِ اعلیٰ ہاؤس سے

(ج) وزیرِ اعظم ہاؤس سے　　(د) پارلیمنٹ ہاؤس سے

۳۔ **واحد کی جمع اور جمع کے واحد لکھیں:**

طالبہ، تقریب، مرحلہ، آداب، شکل، اقوام، نکتہ، فرض، وطن

۴۔ **اعراب کی مدد سے تَلَفُّظ واضح کریں:**

فضا، ہلال، ادب، احترام، اختتام، طالبات، شکل، شناخت، دکان، بارش، توجہ

۵۔ **ان الفاظ کے متضاد لکھیں:**

بلندی، طلوع، اختتام، ترقی، مصنوعی

۶۔ **جملوں میں اس طرح استعمال کریں کہ مفہوم واضح ہو جائے:**

کان پڑی آواز سنائی نہ دینا، آب و تاب، چابک دستی، ادب و احترام

۷۔ **قومی پرچم کے آداب پر ایک پیراگراف لکھیں۔**

۸۔ **دی گئی مثال کے مطابق لفظوں کو ملائیے:**

تعلیمی	و	کرم	تعلیمی و تفریحی
عزت	و	کمال	
ترقی	و	جان	
ستارہ	و	تفریحی	
فضل	و	ہلال	
دل	و	وقار	

www.iqbalkalmati.blogspot.com

۹۔ دی گئی مثال کے مطابق جملے بنا کر متشابہ الفاظ کا فرق واضح کریں:

الفاظ	معانی	جملے
اَلَم	غم	رنج واَلَم زندگی کا حصہ ہیں، انھیں صبر سے برداشت کرنا چاہیے۔
عَلَم	جھنڈا	ہم حق وصداقت کا عَلَم بلند رکھیں گے۔
حلال		
ہلال		
نکتہ		
نقطہ		

۱۰۔ اس سبق میں ایک لفظ ''حیرانی'' استعمال ہوا ہے۔ عام طور پر لوگ اسے ''حیرانگی'' لکھتے اور بولتے ہیں۔ یاد رکھیے ''حیرانگی'' غلط ہے۔ ذیل میں چند ایسے الفاظ دیے جاتے ہیں، جن کے آخر میں ''گی'' آتا ہے۔

سادہ سے سادگی، پاکیزہ سے پاکیزگی، سنجیدہ سے سنجیدگی، زندہ سے زندگی، بندہ سے بندگی، درندہ سے درندگی، بے چارہ سے بے چارگی وغیرہ۔

آپ نے دیکھا جن الفاظ کے آخر میں ''ہ'' آتی ہے، ہم ان میں سے ''ہ'' کو ہٹا کر ''گی'' کا اضافہ کر دیتے ہیں۔ جو الفاظ ''ہ'' پر ختم نہیں ہوتے، اُن کے آخر میں صرف ''ی'' بڑھائی جاتی ہے مثلاً

حیران سے حیرانی

درست سے ۔۔۔۔۔۔۔۔، ناراض سے ۔۔۔۔۔۔۔۔، لاچار سے ۔۔۔۔۔۔۔۔، خوار سے ۔۔۔۔۔۔۔۔

Not for Sale – PESRP

www.iqbalkalmati.blogspot.com

سرگرمیاں:

★ طالب علموں سے کہیں کہ وہ باقاعدہ پیمایش کر کے چارٹوں پر پاکستانی پرچم بنائیں۔ایک چوتھائی حصہ سفید ہو جب کہ تین چوتھائی حصہ سبز ہو۔یہ چارٹ جماعت کے کمرے میں آویزاں کیے جائیں۔

★ سکول میں یومِ آزادی کی تقریب منعقد کی جائے۔طالب علموں سے کہا جائے کہ وہ اس تقریب کی رُوداد لکھیں۔

★ اس سبق میں ایک لفظ ''ان شاء اللہ'' استعمال ہوا ہے۔چوں کہ یہ لفظ قرآنِ پاک میں بھی آیا ہے، اس لیے اسے قرآنی املا کے مطابق لکھنا زیادہ مناسب ہے۔''ان'' اور ''شا'' کو ملا کر نہ لکھنا بہتر ہے۔

★ سکول میں طلبہ وطالبات کو قومی پرچم لہرانا سکھایا جائے۔

★ طالب علموں کو واہگہ کی سرحد پر پرچم اُتارنے کی تقریب دکھانے کا اہتمام کیا جائے۔بعد میں طالب علموں سے اس تقریب کے بارے میں زبانی اظہارِ خیال کرنے کو کہا جائے۔

برائے اساتذۂ کرام:

☆ طالب علموں کو ۱۴ر اگست یا دیگر قومی تہواروں پر سکول میں لگائی گئی جھنڈیوں کا احترام کرنا سکھائیں۔

www.iqbalkalmati.blogspot.com

کیے جاؤ کوشش، مرے دوستو!

تدریسی مقاصد: اس سبق کے مطالعے کے بعد بچے اس قابل ہوں گے کہ وہ:

- ★ آج کا کام آج کرنے کی عادت اپنا سکیں۔
- ★ ہمت نہ ہارنے کا سبق سیکھ سکیں۔
- ★ کامیابی کے حصول تک بار بار کوشش کر سکیں۔
- ★ شاعری سے لطف اندوز ہو سکیں۔

خاص الفاظ: لُٹیا ڈبو دینا، مُتّصِل، اِضطراب، قَلَق، رَمَق، سبقت

دُکاں بند کر کے رہا بیٹھ جو — تو دی اُس نے بالکل ہی لُٹیا ڈبو
نہ بھاگو کبھی چھوڑ کر کام کو — توقُّع تو ہے خیر جو ہو سو ہو
کیے جاؤ کوشش ، مرے دوستو!

جو پتھر پہ پانی پڑے مُتّصِل — تو بے شبہ گھس جائے پتھر کی سِل
رہو گے اگر تم نہیں مستقل — تو اِک دن نتیجہ بھی جائے گا مل
کیے جاؤ کوشش ، مرے دوستو!

یہ مانا کہ مشکل بہت ہے سبق — بُرا ہے مگر اضطراب اور قلق
دوبارہ پڑھو، پھر پڑھو ہر ورق — پڑھے جاؤ جب تک ہے باقی رمق
کیے جاؤ کوشش ، مرے دوستو!

www.iqbalkalmati.blogspot.com

اگر طاق میں تم نے رکھ دی کتاب تو کیا دو گے کل امتحاں میں جواب
نہ پڑھنے سے بہتر ہے پڑھنا جناب کہ ہو جاؤ گے ایک دن کامیاب
کیے جاؤ کوشش ، مرے دوستو!

جو بازی میں سبقت نہ لے جاؤ تم خبردار! ہر گز نہ گھبراؤ تم
نہ ٹھٹکو، نہ جھجکو، نہ پچھتاؤ تم ذرا صبر کو کام فرماؤ تم
کیے جاؤ کوشش ، مرے دوستو!

(مولانا اسماعیل میرٹھی)

www.iqbalkalmati.blogspot.com

مشق

۱۔ اس نظم کی روشنی میں درج ذیل سوالات کے مختصر جواب تحریر کریں:

- اگر کوئی دُکان دار اپنی دُکان نہ کھولے تو اس سے کیا نقصان ہوگا؟
- لگاتار اور مسلسل کام کرنے کا کیا فائدہ ہوتا ہے؟
- امتحان کی تیاری نہ کرنے کا کیا نتیجہ نکلتا ہے؟
- اگر کھیل میں کامیابی نہ مل سکے تو کیا کرنا چاہیے؟
- صبر سے مصیبتیں سہنے کا کیا فائدہ ہوتا ہے؟
- اس نظم سے ہمیں کیا سبق ملتا ہے؟

۲۔ نظم کے مطابق درست لفظ لگا کر مصرعے مکمل کریں:

- تو دی اُس نے بالکل ہی ـــــ ڈبو

(الف) کشتی (ب) بیڑی (ج) ناؤ (د) لُٹیا

- جو پتھر پہ ـــــ پڑے متصل

(الف) پانی (ب) بارش (ج) قطرہ (د) شبنم

- تو کیا دو گے ـــــ امتحاں میں جواب

(الف) اب (ب) سب (ج) تم (د) کل

- یہ مانا کہ مشکل بہت ہے ـــــ

(الف) ورق (ب) رمق (ج) اوق (د) سبق

- خبردار! ہرگز نہ ـــــ تم

(الف) شرماؤ (ب) تڑپاؤ (ج) گھبراؤ (د) اتراؤ

www.iqbalkalmati.blogspot.com

۳۔ کالم ''الف'' میں کچھ شعروں کے پہلے مصرعے دیے گئے ہیں۔ ان کے دوسرے مصرعے کالم ''ب'' میں بے ترتیبی سے لکھے گئے ہیں۔ دی گئی مثال کے مطابق کالم ''الف'' کے ہر مصرعے کے سامنے اس کا دوسرا مصرع کالم ''ج'' میں لکھیے۔

کالم ''الف''	کالم ''ب''	کالم ''ج''
دُکاں بند کر کے رہا بیٹھ جو	تو کیا دو گے کل امتحاں میں جواب	تو دی اُس نے بالکل ہی لٹیا ڈبو
جو پتھر پہ پانی پڑے متصل	خبردار! ہر گز نہ گھبراؤ تم	
اگر طاق میں تم نے رکھ دی کتاب	بُرا ہے مگر اضطراب اور قلق	
جو بازی میں سبقت نہ لے جاؤ تم	تو بے شبہہ گھس جائے پتھر کی سل	
یہ مانا کہ مشکل بہت ہے سبق	تو دی اُس نے بالکل ہی لٹیا ڈبو	

۴۔ اعراب کی مدد سے تَلَفُّظ واضح کریں:

توقع   متصل   شبہہ   سبق   امتحاں

۵۔ جملوں میں استعمال کریں:

لٹیا ڈبونا   اضطراب   رمق   جستجو   سبقت

سرگرمیاں:

- کوئی اور نظم تلاش کریں، جس میں ہمت نہ ہارنے اور بار بار کوشش کا سبق دیا گیا ہو۔
- جماعت میں اس نظم کو تحت اللّفظ پڑھنے کے مقابلے کا اہتمام کریں۔ خوش اِلحان طالب علموں کی حوصلہ افزائی کریں۔
- طالب علموں سے ان سوالوں کے زبانی جواب دریافت کریں۔
  - ★ اگر کوئی سبق مشکل ہو تو آپ کیا کرتے ہیں؟
  - ★ رُک رُک کر کام کرنا کیسی عادت ہے؟ اس کا کیا نتیجہ نکلتا ہے؟
  - ★ اگر مشکل پڑنے پر انسان گھبرا جائے تو کیا کرنا چاہیے؟

www.iqbalkalmati.blogspot.com

- طالب علموں سے کہیں کہ وہ ایسی کہانیاں سنائیں، جن سے یہ نتیجہ نکلتا ہو:
  - بار بار کی کوشش رنگ لاتی ہے۔
  - آج کا کام کل پر مت ڈالو۔

براۓ اساتذۂ کرام:

طالب علموں میں مستقل مزاجی کی عادت پروان چڑھانے کے لیے سرگرمیوں کا اہتمام کریں۔ انھیں بتائیں کہ لگاتار کام کرنے سے کامیابی ملتی ہے جب کہ کام کیے بغیر سو جانے سے خرگوش کی طرح شرمندگی اُٹھانی پڑتی ہے۔ انھیں اس طرح کے شعر بھی سنائے جا سکتے ہیں:

کہیں گردِ راہ میں بھی نہ ملا سراغ اُن کا
جنھیں منزلوں سے پہلے سرِ راہ نیند آئی

www.iqbalkalmati.blogspot.com

آدابِ معاشرت

تدریسی مقاصد: اس سبق کے مطالعے کے بعد بچے اس قابل ہوں گے کہ وہ:

- ★ آدابِ معاشرت جان سکیں۔ ★ ان آداب پرعمل کر سکیں۔
- ★ روزمرہ زندگی کے مسائل و واقعات پر اپنے تجربات و مشاہدات کی روشنی میں بات چیت میں حصہ لے سکیں۔
- ★ سبق پڑھ کر اہم نکات خلاصے کی صُورت میں لکھ سکیں۔ ★ غیر رسمی خطوط لکھ سکیں۔

خاص الفاظ: راست بازی، دروغ گوئی، اِحتراز، متانت، عجز وانکسار، تمسخر، تضحیک، آمیزش

آداب ادب کی جمع ہے۔ اس کے معنی ہیں طور طریقے۔ یوں آدابِ معاشرت سے مراد معاشرے میں رہنے سہنے کے طور طریقے ہیں۔ ہم گھر پر ہوں یا سکول میں، بازار میں ہوں یا دفتر میں، کسی تقریب میں ہوں یا سیر گاہ میں، سفر میں ہوں یا حضر میں، غرض ہر جگہ ہمیں ان معاشرتی آداب کا خیال رکھنا پڑتا ہے۔ ان آداب پر عمل کرنے والے کو مُہذّب، خوش اطوار اور شائستہ کہا جاتا ہے۔ ہر معاشرہ چاہتا ہے کہ اس کے افراد معاشرتی آداب کا خیال رکھیں۔ یہی وجہ ہے کہ ہمارے والدین اور اَساتِذہ ہمیں بچپن ہی سے آدابِ معاشرت کی تعلیم دیتے ہیں۔ وہ ہمیں سکھاتے ہیں کہ ہمیں معاشرے میں کس طرح رہنا چاہیے اور دُوسروں کے ساتھ کس قسم کا برتاؤ کرنا چاہیے۔

معاشرے میں رہنے والے تمام افراد کا ادب و احترام کرنا ضروری ہے۔ کوئی کسی مذہب، رنگ یا نسل سے تعلق رکھتا ہو، وہ کوئی سی زبان بولتا ہو، اُس کا تعلق کسی بھی پیشے سے ہو، وہ گورا ہو یا کالا، امیر ہو یا غریب اُس کے ساتھ احترام سے پیش آنا ضروری ہے۔

معاشرے میں سب کو ہمیشہ راست بازی سے کام لینا چاہیے۔ دروغ گوئی سے احتراز کیا جائے۔ ہر حال میں سچ بات کہی جائے۔ سچ اور جھوٹ کی آمیزش نہ کی جائے۔ فضول اور بے معنی گفتگو نہ کی جائے۔ بولتے وقت بہترین الفاظ کا استعمال کیا جائے۔ نرمی سے بات کی جائے۔ چیخ چیخ کر بولنا مناسب نہیں۔ گالم گلوچ مُہذّب لوگوں کا شیوہ نہیں۔ اَخلاق سے گری ہوئی گفتگو سے پرہیز کیا جائے۔ کوئی ایسی بات نہ کی جائے، جس سے کسی کی دل آزاری کا پہلو نکلتا ہو۔ تحقیق کے بغیر کوئی بات نہ کی جائے۔

www.iqbalkalmati.blogspot.com

اگر غلطی ہو جائے تو اُس پر شرمندہ ہونا چاہیے اور معافی مانگنی چاہیے۔ اسی طرح اگر کوئی اپنی غلطی پر نادم ہو اَور مُعافی کا طلب گار ہو تو اُسے صدقِ دل سے مُعاف کر دینا چاہیے۔

ہمیں ہر کام میں متانت و وقار کا دامن پکڑنا چاہیے۔ ہماری چال میں بھی متانت اور سنجیدگی کا ہونا ضروری ہے۔ غرور اور تکبّر سے دور رہنا ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ کو عجز و انکسار پسند ہے۔

اگر آپ گاڑی چلا رہے ہیں، تو پیدل چلنے والوں کا خیال رکھنا آپ کا فرض ہے۔ بعض اوقات بارش کے دنوں میں سڑک پر پانی کھڑا ہو جاتا ہے، گاڑی چلانے والے افراد گاڑی کی رفتار کم کیے بغیر یہاں سے اس طرح گزرتے ہیں کہ پیدل چلنے والوں یا سائیکل پر سوار افراد کے لباس پر پانی یا کیچڑ کے چھینٹے پڑ جاتے ہیں۔ اُنھیں اس بات کا احساس تک نہیں ہوتا کہ اُن کی اس بے احتیاطی سے دوسرے کتنی بڑی اذیّت کا شکار ہوئے ہیں۔

دوسروں کے بارے میں ہمیشہ مُثبت سوچ رکھیں۔ بدگمانی سے بچیں۔ اسی طرح ہر سنی سنائی بات کو بلا تحقیق آگے پھیلانا بگاڑ کا باعث بن سکتا ہے۔ اس لیے ضروری ہے کہ بات کو بغیر جانچے پرکھے آگے نہ پھیلایا جائے۔

تمام مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ آدابِ معاشرت کا تقاضا ہے کہ اگر کوئی بھائی دُکھ درد میں مبتلا ہو، تو اس کے درد کو محسوس کیا جائے اور اُس کے غم کو بانٹنے کی کوشش کی جائے۔ ہمسایوں کے ساتھ خاص طور پر عمدہ سلوک کیا جائے۔ اُن کے آرام وسکون کا خیال رکھنا بے حد ضروری ہے۔ مشہور ہے ''ہمسایہ ماں جایا''۔ اس لیے ہمسایوں کے ساتھ ایسا سلوک کیا جائے جیسے وہ ہمارے ہی کُنبے کا حصّہ ہیں۔

معاشرت کے آداب ہم سے اس بات کا تقاضا کرتے ہیں کہ کسی کو تضحیک کا نشانہ نہ بنائیں۔ جب کسی کو بلانا ہو تو اُس کا پورا نام لے کر پکاریں۔ کسی کا نام نہ بگاڑیں۔ کسی کی تحقیر و توہین نہ کریں۔ اسی طرح کسی کی ٹوہ اور جاسوسی میں رہنا بھی بُری حرکت ہے۔ غیبت کرنا بہت بڑا گناہ ہے۔ ان باتوں سے معاشرے میں انتشار اور افراتفری پھیلتی ہے، اس لیے ان سے بچنا ضروری ہے۔

جب دوسرے مسلمان بھائی سے ملاقات ہو تو اُس کے لیے نیک کلمات کا اظہار کیا جائے۔ اُسے السّلامُ علیکم کہا جائے۔ گھر اپنا ہو یا کسی اور کا، بغیر اجازت داخل ہونا جائز نہیں۔ گھر میں داخل ہونے سے پہلے اجازت حاصل کرنی چاہیے۔ اس کے بعد گھر والوں کو السّلامُ علیکم کہیں۔ والدین، رشتے داروں اور اَساتذۂ کرام کے ساتھ ادب و احترام سے

Not for Sale – PESRP

www.iqbalkalmati.blogspot.com

پیش آنا فرض ہے۔ یتیموں، لاوارثوں محتاجوں، معذوروں، بے کسوں اور بے سہاروں کے کام آنا ہم سب کا فرض ہے۔ معاشرتی آداب میں عہد کی پاس داری کرنا بھی شامل ہے۔ ہمارے دین میں ایفائے عہد کی سخت تاکید کی گئی ہے۔ ہمیں چاہیے کہ جب کسی سے کوئی وعدہ کریں تو اُسے پورا کریں۔

صفائی اور پاکیزگی بھی معاشرتی آداب میں شامل ہے۔ ہمیں اپنے لباس اور گھر بار کے علاوہ اپنے گلی محلے، سکول، دفتر، گاؤں اور شہر کو بھی صاف ستھرا رکھنا چاہیے۔ اگر ہم ان معاشرتی آداب پر دل و جان سے عمل کریں تو ہمارا معاشرہ زمین پر جنت کا نمونہ پیش کرے گا۔ ہر کوئی اطمینان اور سکون سے زندگی گزارے گا۔ ہر کسی کے حقوق محفوظ ہوں گے۔ اس سے معاشرہ پھلے پھولے گا اور ہمارا پیارا وطن ترقی کرے گا۔

مشق

ا۔ درج ذیل کے مختصر جواب تحریر کریں:

- معاشرتی آداب سے کیا مراد ہے؟
- معاشرتی آداب کا خیال نہ رکھنے سے کیا نقصان ہوتا ہے؟
- گفتگو کرتے وقت کن باتوں کا خیال رکھنا ضروری ہے؟
- گاڑی چلانے والوں کو کن باتوں کا خیال رکھنا چاہیے؟
- چال میں متانت اور سنجیدگی سے کیا مراد ہے؟
- اگر غلطی سرزد ہو جائے تو ہمیں کیا کرنا چاہیے؟
- بدگمانی سے بچنا کیوں ضروری ہے؟
- اگر ہر سُنی سنائی بات کو بغیر تحقیق کے آگے پھیلا دیا جائے، تو اس سے کیا ہوتا ہے؟

www.iqbalkalmati.blogspot.com

- ہمسایوں کے ساتھ کیسا سلوک کرنا چاہیے؟
- غیبت کیا ہوتی ہے؟
- کسی مسلمان سے ملاقات کے وقت کیا کہنا چاہیے؟
- گھر میں داخل ہونے سے پہلے کیا ضروری ہے؟
- السّلامُ علیکم کا کیا مطلب ہے؟

۲۔ اِعراب کی مدد سے تَلَفُّظ واضح کریں:

معاشرہ، احترام، نسل، احتراز، استعمال، مہذب، نادم، تکبر

۳۔ واحد کی جمع اور جمع کے واحد لکھیں:

افراد، مذہب، الفاظ، اساتذہ

۴۔ اپنے جملوں میں استعمال کریں:

عمل پیرا، نظرانداز، راست بازی، دروغ گوئی، اذیت، تمسخر

۵۔ ان الفاظ کے متضاد لکھیں:

منفی، بدگمانی، خوش گوار، امن، گورا، امیر، مہذب

۶۔ اس سبق کے اہم نکات کو ذہن میں رکھتے ہوئے خلاصہ لکھیں:

۷۔ دی گئی مثال کے مطابق کالم "د" میں مکمل ترکیب لکھیں:

کالم "الف"	کالم "ب"	کالم "ج"	کالم "د"
امن	و	احترام	امن وسکون
ادب	و	توہین	
عدل	و	شوکت	

www.iqbalkalmati.blogspot.com

شان	و	سکون	
تحقیر	و	انصاف	

۸۔ نیچے چند باتیں لکھی گئی ہیں۔ ان میں سے کچھ پر عمل کرنا چاہیے، جب کہ کچھ سے بچنا چاہیے۔ آپ ہر بات کے سامنے مناسب خانے میں نشان لگائیں۔

بات	عمل کریں	بچیں
سیدھی اور صاف بات		
فضول اور بے معنی بات چیت		
غلطی پر ندامت		
عجز و انکسار		
تکبّر اور غرور		
بدگمانی		
غیبت		
عہد کی پاس داری		

۹۔ اس سبق میں ایک لفظ استعمال ہوا ہے "خطرناک"۔ آپ اس طرح کے مزید چار لفظ بنائیں جیسے خوف ناک۔

سرگرمیاں:

- طالب علموں سے معاشرتی آداب کے موضوع پر مباحثے کا اہتمام کریں۔ طالب علم بتائیں کہ وہ معاشرے کو خوش گوار بنانے کے لیے کن کن آداب پر عمل کرتے ہیں۔
- جماعت کو دو برابر حصوں میں تقسیم کریں۔ ایک گروپ ایسی باتیں سوچے جن پر عمل کر کے ہم اپنے معاشرے کو

www.iqbalkalmati.blogspot.com

سنوار سکتے ہیں۔ دوسرا گروپ ایسی باتیں سوچے جن سے گریز کر کے معاشرے کو بہتر کیا جا سکتا ہے۔ دونوں گروپ ان باتوں کو رنگ دار چارٹوں پر خوش خط انداز میں لکھیں۔ ان چارٹوں کو کسی ایسی جگہ آویزاں کیا جائے جہاں ہر روز طالب علموں کی ان پر نظر پڑے۔ طالب علموں کے اس کام پر ان کی مناسب حوصلہ افزائی کریں۔

● خط کیسے لکھا جائے؟

ہمیں روز مرّہ زندگی میں اپنے عزیز و اقارب اور دوست احباب کو خط لکھنا پڑتے ہیں۔ اس سلسلے میں ہمیں معلوم ہونا چاہیے کہ ایک معیاری خط کیسے لکھتے ہیں۔ ذیل میں ایک خط کا نمونہ دیا جا رہا ہے۔ یہ خط ایک طالبہ نے امریکا میں مقیم اپنے ماموں جان کے نام لکھا ہے۔

محلّہ غوثیہ
نارووال
یکم اپریل ۲۰۱۲ء

پیارے ماموں جان!

السّلامُ علیکم!

امید ہے آپ خیریت سے ہوں گے۔ آج یکم اپریل ہے اور لوگ اپریل فول منا رہے ہیں۔ مجھے ان لوگوں پر بے حد غصہ آتا ہے۔ خواہ مخواہ جھوٹ بولتے اور دُوسروں کو ناحق پریشان کرتے ہیں۔ امریکا میں بھی یہ بُری رسم منائی جا رہی ہوگی۔ چلیں چھوڑیں اس بات کو، میں تو آپ کو یہ بتانا چاہتی تھی کہ کل ہمارے نتیجے کا اعلان ہو گیا تھا۔ اللہ تعالیٰ کی مہربانی، اپنے والدین کی دعاؤں اور اساتذہ کی محنت کی بدولت اس سال بھی اوّل پوزیشن آپ کی بھانجی نے حاصل کی ہے۔ ہاں ایک اور خوش خبری بھی ہے۔ اس سال بھی میں نے وزیرِ اعلیٰ پنجاب کے ادبی مقابلوں میں حصہ لیا تھا۔ میں نے اُردو میں مضمون لکھا تھا۔ میں اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے صُوبے بھر میں دوسرے نمبر پر رہی ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے چاہا تو اگلے برس آپ کو اس مقابلے میں بھی اوّل آ کر دکھاؤں گی۔ کہیے، اب تو میں آپ کی طرف سے انعام کی حق دار ہوں نا! مجھے ایک کیمرا چاہیے۔ جی ہاں ڈیجیٹل کیمرا۔ اُمید ہے آپ میری فرمائش کو بہت جلد پورا کریں گے۔ اب اجازت چاہوں گی۔
مُمانی جان نگہت کو میری طرف سے آداب عرض کیجیے گا۔ صلاح الدین، احمد، عبد اللہ اور ننھے سعید سب کو میرا اسلام کہیے گا۔

والسّلام
آپ کی بھانجی
مریحہ محمود

www.iqbalkalmati.blogspot.com

برائے اساتذۂ کرام:

- طلبہ وطالبات کو خط لکھنے کا طریقہ سمجھائیں۔

★ انھیں بتائیں کہ خط کے آغاز میں دائیں کونے میں خط کی روانگی کا مقام لکھا جاتا ہے۔ اگر خط امتحانی کمرے سے لکھا جا رہا ہو، تو اس کے آغاز میں نیچے دیے گئے مرکبات میں سے کوئی ایک لکھا جا سکتا ہے: امتحان کا کمرا، امتحانی کمرا، آزمائش گاہ، امتحان گاہ وغیرہ۔ (کمرۂ امتحان کی ترکیب درست نہیں، اس لیے اس سے گریز کیا جائے۔)

★ اس کے بعد خط لکھنے کی تاریخ لکھی جائے۔ اگلی سطر کے درمیان میں القاب و آداب لکھے جائیں۔ طلبہ وطالبات کو "السّلام علیکم" لکھنے کی مشق کرائیں۔

★ اس کے بعد خط کا مضمون شروع ہوگا۔ خط میں اِدھر اُدھر کی فضول اور بے ڈھنگی باتوں کے بجائے مطلب کی بات بیان کی جائے۔ اس طرح لکھنے والے اور پڑھنے والے، دونوں کے وقت کی بچت ہوگی۔

★ خط کے آخر میں خط لکھنے والا اپنا نام لکھتا ہے۔

- وقتاً فوقتاً اپنے شاگردوں کو پسندیدہ عادات اور معاشرتی اطوار کے بارے میں بتائیں۔ موقع محل کی مناسبت سے طلبہ وطالبات کی اصلاح کریں۔

www.iqbalkalmati.blogspot.com

یہ سارے ادارے اپنے ہیں

تدریسی مقاصد: اس سبق کے مطالعے کے بعد بچے اس قابل ہوں گے کہ وہ:

- ★ قومی اداروں کے بارے میں جان سکیں۔
- ★ قومی اداروں کے کام اور اہمیت سے واقف ہو سکیں۔
- ★ قومی اداروں کا احترام کرنا سیکھ سکیں۔
- ★ درخواست لکھ سکیں۔

خاص الفاظ

مختص — نوعیت — مقبول — تحفظ — عدلیہ

عمل در آمد — مخفف — تمدن — ملکیت — کارروائی

اجمل خان صاحب کا شمار بہترین اساتذہ میں ہوتا ہے۔ وہ اپنے طالب علموں میں بے حد مقبول اور ہر دل عزیز ہیں۔ اُنھوں نے ہفتے کے دن کا ایک گھنٹا بات چیت کے لیے مختص کر رکھا ہے۔ اس گھنٹے میں کسی درسی کتاب کا سبق نہیں پڑھا جاتا۔ طالب علموں کو اس دن کا بے چینی سے انتظار رہتا ہے۔ وہ ہفتہ بھر سوچتے رہتے ہیں کہ مقررہ دن اپنے اس عظیم اُستاد سے کیا معلومات حاصل کریں گے۔ اس مقصد کے لیے وہ سوالات لکھ کر بھی ساتھ لاتے ہیں۔

ہفتے کا دن تھا۔ طالب علم بہت خوش تھے۔ اجمل خان صاحب جماعت میں تشریف لائے۔ تمام طالب علم احتراماً کھڑے ہو گئے۔ اُستادِ محترم نے کہا: السّلامُ علیکم! طالب علموں نے سلام کا جواب دیا۔ اجمل خان صاحب نے اُنھیں بیٹھنے کا اشارہ کیا۔ اس کے بعد اُنھوں نے طالب علموں سے اُن کا حال احوال دریافت کیا۔

ایک طالب علم کھڑا ہوا اور اس نے بڑے ادب سے کہا: جناب! میں نے پڑھا ہے کہ ہمیں اپنے قومی اداروں کا احترام کرنا چاہیے۔ آپ ہمیں بتایئے یہ قومی ادارے ہوتے کیا ہیں؟

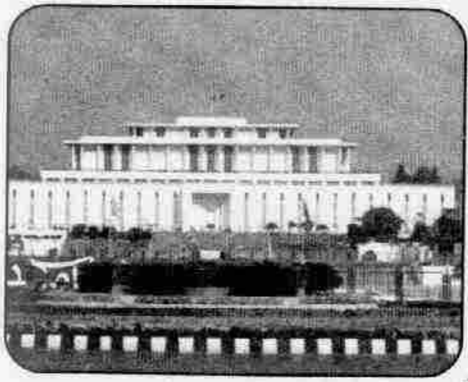

اجمل خان صاحب نے اس طالب علم کو شاباش دی کہ اُس نے ایک عمدہ سوال کیا ہے۔ اُنھوں نے کہا: آج ہمارا موضوع ہوگا، "ہمارے قومی ادارے"۔

اجمل خان صاحب نے طالب علموں کو بتایا کہ ہمارے ملک میں ایک قومی اسمبلی کام کرتی ہے۔ پورے ملک سے لوگ اپنے نمائندے چُن کر

www.iqbalkalmati.blogspot.com

اس اسمبلی میں بھیجتے ہیں۔جس جگہ یہ نمائندے بیٹھتے ہیں، اُسے پارلیمنٹ ہاؤس کہتے ہیں۔ یہ اسلام آباد میں ہے۔ پارلیمنٹ کے سربراہ کو وزیرِ اعظم کہتے ہیں۔ وزیرِ اعظم کی مدد کے لیے وزرا موجود ہوتے ہیں۔ یہ اسمبلی ہمارا اہم قومی ادارہ ہے۔ یہی وہ ادارہ ہے جو ملک کے لیے قانون بناتا ہے۔قومی نوعیت کے معاملات پر یہاں اہم فیصلے کیے جاتے ہیں اور ملک کی پالیسیاں بنائی جاتی ہیں۔

طالب علموں نے کہا: واقعی قومی اسمبلی بہت اہم ادارہ ہے۔

اُستادِ محترم نے طالب علموں سے پوچھا: ہمارے ملک کی سرحدوں کی حفاظت کون کرتا ہے؟

سب طالب علموں نے بیک زبان جواب دیا: ہماری فوج۔

اُستادِ محترم نے کہا: بالکل ٹھیک۔ ہماری فوج ہماری سرحدوں کی مُحافظ ہے۔ یہ کسی کو اجازت نہیں دیتی کہ وہ ہمارے ملک کی طرف میلی آنکھ سے دیکھے۔ اگر ملک پر اچانک کوئی آفت ٹُوٹ پڑے تو اس موقعے پر بھی پاک فوج اپنے بھائیوں کی خدمت کے لیے موجود ہوتی ہے۔ چند سال پہلے ہمارے ملک میں زلزلہ آیا، تو فوج نے امدادی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لیا۔اسی طرح سیلاب کی مصیبت آئی، تو بھی فوج پیش پیش تھی۔ پاک فوج کے بہادُر جوان پانی میں گھِرے ہوئے لوگوں کو پانی سے نکال کر محفوظ مقامات تک پہنچاتے رہے۔ پاک فوج بھی ہمارے ملک کا ایک اہم قومی ادارہ ہے۔

طالب علم بڑی توجُہ سے اپنے اُستادِ محترم کی باتیں سُن رہے تھے۔

اُنھوں نے طالب علموں کو بتایا کہ عدلیہ بھی ایک اہم قومی ادارہ ہے۔

ایک طالب علم نے پوچھا: جناب! عدلیہ کی تھوڑی سی تفصیل بتائیں۔

اجمل خان صاحب نے کہا: آپ نے عدل کا لفظ تو سُنا ہوگا اور یقیناً اس کے معنی بھی سبھی کو معلوم ہوں گے۔ عدل وانصاف کے بغیر کوئی معاشرہ ترقی نہیں کرسکتا۔ ہمارے ملک میں بھی ایک ادارہ موجود ہے جس کی ذِمہ داری لوگوں کو انصاف فراہم کرنا ہے۔ اسے عدلیہ کہا جاتا ہے۔پاکستان کی سب سے بڑی عدالت سپریم کورٹ آف پاکستان کہلاتی ہے۔ چیف جسٹس آف پاکستان اس کے سربراہ ہیں۔ سپریم کورٹ کا صدر دفتر اسلام آباد میں

www.iqbalkalmati.blogspot.com

ہے اور اس کے ذیلی دفاتر ہر صوبے کے بڑے شہروں میں موجود ہیں۔

ایک طالب علم نے اجمل خان صاحب سے کہا: جناب! اس طرح تو پولیس بھی ایک قومی ادارہ ہے۔

اُستادِ محترم نے اس طالب علم کو شاباش دی اور کہا: آپ نے ٹھیک کہا۔ ملک میں بہت سے قومی ادارے ہوتے ہیں۔ یہ سب ادارے کام کریں، تو ملک ترقی کرتا اور آگے بڑھتا ہے۔ پولیس ہماری جان و مال کا تحفُّظ کرتی ہے۔ یہ قانون توڑنے والے افراد کے خلاف کارروائی کرتی ہے۔ یہ ملک میں امن و امان قائم رکھتی ہے۔ ٹریفک پولیس سڑکوں اور شاہراہوں پر ٹریفک قوانین پر عمل درآمد کراتی ہے۔ اس سے ہمارا سفر محفوظ ہو جاتا ہے۔

اُستادِ محترم نے اپنی بات مکمل کی، تو ایک طالب علم نے پوچھا: جناب! ان کے علاوہ ہمارے ملک میں اور کون سے ادارے ہیں؟

اُستادِ محترم نے کہا: بھئی! ہمارے ملک میں صحت اور تعلیم کے بہت سے ادارے کام کر رہے ہیں۔ قصبوں اور شہروں میں ہزاروں چھوٹے بڑے صحت کے مراکز اور ہسپتال کام کر رہے ہیں۔ یہ عوام کو صحت کی سہولتیں بہم پہنچاتے ہیں۔ ڈاکٹر اور اُن کا عملہ مریضوں کا علاج معالجہ کرتا ہے۔ قومی ادارۂ صحت، (N.I.H) اسلام آباد ملک کا اہم طبّی ادارہ ہے۔ یہاں تشخیص کے ساتھ ساتھ تحقیق بھی کی جاتی ہے۔

ایک طالب علم نے کہا: جناب! اسلام آباد میں این۔ آئی۔ ایچ بھی تو موجود ہے۔ میری امّی جان کو بہت چھینکیں آتی تھیں۔ ہم اُنھیں این۔ آئی۔ ایچ میں لے گئے۔ وہاں اُن کے الرجی ٹیسٹ ہوئے۔ اُن کو ویکسین لگائی گئی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب وہ بالکل صحت مند ہیں۔

اجمل خان صاحب نے مسکراتے ہوئے کہا: میں بھی اسی ادارے کا ذکر کر رہا تھا۔ این۔ آئی۔ ایچ مُخفَّف ہے۔ ان تینوں حرفوں سے نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف ہیلتھ بنتا ہے۔

ایک طالب علم نے بات کرنے کی اجازت طلب کی اور کہا: جناب! آپ نے صحت کے ساتھ تعلیم کا بھی ذکر کیا تھا۔ ہمیں تعلیمی اداروں کے بارے میں بھی بتائیے۔

اجمل خان صاحب نے کہا: ضرور، یوں تو ہر دور میں تعلیم کی ضرورت رہی ہے، لیکن آج کے دور میں زندہ رہنے اور باقی دُنیا کا مقابلہ کرنے کے لیے تعلیم کے بغیر چارہ نہیں۔ ہمارے ملک میں بھی تعلیم کے شعبے کی طرف خاص توجہ دی جا

www.iqbalkalmati.blogspot.com

رہی ہے۔ ہر گاؤں میں سکول موجود ہیں ۔ قصبوں اور شہروں میں کالج کی سہولتیں حاصل ہیں۔ بڑے شہروں میں یونیورسٹیوں کی سہولیات موجود ہیں۔ یہ سکول، کالج اور یونیورسٹیاں سب قومی ادارے ہیں۔ یہ ادارے تعلیم کے ساتھ ساتھ تربیت کا فریضہ بھی انجام دیتے ہیں۔ یوں ان اداروں میں ملک کی آئندہ نسل کی تربیت کی جاتی ہے۔

اجمل خان صاحب نے اپنے طالب علموں کو پاکستان ریلوے اور پاکستان انٹرنیشنل ائر لائن (پی۔آئی۔اے) کے بارے میں بھی بتایا۔ اُنھوں نے کہا کہ یہ دونوں بھی قومی ادارے ہیں۔ یہ ہمیں آمدورفت کی سہولتیں بہم پہنچاتے ہیں۔

ایک طالب علم نے ہاتھ کھڑا کیا۔ اجمل خان صاحب نے پوچھا: آپ کیا کہنا چاہتے ہیں؟

طالب علم بولا: پچھلے دنوں میں اپنے ماموں جان کے ساتھ راولپنڈی گیا تھا۔ وہ مجھے ایک پارک میں لے گئے۔ اس کا نام تھا ''ایوب نیشنل پارک''۔ جناب! کیا یہ پارک بھی قومی ادارہ ہے؟

اجمل خان صاحب نے طالب علم کا سوال سن کر کہا: یہ پارک بھی قوم کے ہیں۔ اسی لیے تو اکثر پارکوں کو پبلک پارک کہتے ہیں۔ جہاں تک قومی پارکوں کا تعلق ہے، تو یہ ادارے نہیں ہوتے، بلکہ عوام کو تفریحی سہولیات بہم پہنچاتے ہیں۔

اجمل خان صاحب نے مزید بتایا کہ عجائب گھر اور کتب خانے بھی قوم کے ادارے ہوتے ہیں۔ عجائب گھروں سے ہم قدیم تہذیب وتمدن اور ثقافت سے واقف ہوتے ہیں۔ لاہور کا عجائب گھر ایک اہم قومی ادارے کی حیثیت رکھتا ہے۔ اس میں داخل ہوں تو یہاں قدیم عہد چلتا پھرتا اور سانس لیتا ہوا محسوس ہوتا ہے۔ جہاں تک کتب خانوں کا تعلُّق ہے، تو یہ علم وادب کے خزانے ہیں۔ یہاں لاکھوں کی تعداد میں کتب اور رسائل موجود ہیں۔ بعض نایاب کتابیں تو ایسی ہیں، جو خاص خاص لائبریریوں ہی میں ملتی ہیں۔ لاہور میں موجود پنجاب پبلک لائبریری، قائدِ اعظم لائبریری اور جامعہ پنجاب کی مرکزی لائبریری کا شمار مُلک کے بڑے کتب خانوں میں ہوتا ہے۔ یہ کتب خانے بھی ہمارے قومی ادارے ہیں جو علم کی پیاس بجھاتے ہیں۔

آخر میں اجمل خان صاحب نے طالب علموں سے کہا کہ یہ سارے ادارے اپنے ہیں۔ ہمیں ان سب کا دل وجان سے احترام کرنا چاہیے۔ یہ ادارے قوم کی ملکیت ہیں۔ اگر ان کو نقصان ہوگا، تو ملک کو نقصان ہوگا۔ اگر یہ ادارے مضبوط ہوں گے، تو پاکستان مضبوط اور خوش حال ہوگا۔

سب طالب علموں نے اجمل خان صاحب کا شکریہ ادا کیا کہ اُنھوں نے اتنی زیادہ معلومات دیں۔ اُنھوں نے یہ وعدہ بھی کیا کہ وہ اپنے اُستادِ محترم کی بتائی گئی باتوں پر سچّے دل سے عمل کریں گے۔

www.iqbalkalmati.blogspot.com

مشق

۱۔ درج ذیل کے مختصر جواب تحریر کریں:

- قومی اداروں سے کیا مراد ہے؟
- عدلیہ کیا کام کرتی ہے؟
- قومی اسمبلی کی کیا اہمیت ہے؟
- ہماری بہادر فوج کی ذِمہ داریوں میں کیا شامل ہے؟
- تعلیمی ادارے کیا خدمت انجام دیتے ہیں؟
- ٹریفک پولیس کیا کام کرتی ہے؟
- نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف ہیلتھ کیا کام کرتا ہے؟

۲۔ درست جواب پر (✓) کا نشان لگایئے:

- قانون سازی کرتی ہے:

(ا) قومی اسمبلی (ب) فوج (ج) پولیس (د) عدلیہ

- ملک کی سب سے بڑی عدالت کو کہتے ہیں:

(ا) لوئر کورٹ (ب) سیشن کورٹ (ج) ہائی کورٹ (د) سپریم کورٹ

- سپریم کورٹ کے سربراہ کو کہتے ہیں:

(ا) سول جج (ب) ایڈیشنل سیشن جج (ج) سیشن جج (د) چیف جسٹس آف پاکستان

- جس جگہ قومی اسمبلی کے ارکان بیٹھتے ہیں، اُسے کہتے ہیں:

(ا) قومی اسمبلی ہاؤس (ب) نیشنل اسمبلی ہاؤس

(ج) پارلیمنٹ ہاؤس (د) قانون ساز ہاؤس

- قائدِاعظم لائبریری ہے:

(ا) لاہور میں (ب) کراچی میں (ج) پشاور میں (د) اسلام آباد میں

Not for Sale – PESRP

www.iqbalkalmati.blogspot.com

۳۔ واحد کی جمع اور جمع کے واحد لکھیں:

اُساتِذہ، سبق، موضوع، قوانین، مراکز

۴۔ سبق میں سے محاورے تلاش کریں اور انھیں جملوں میں استعمال کریں۔

۵۔ ان الفاظ کے متضاد لکھیں:

بہادُر، محفوظ، مَیلا، ترقی، آمد

۶۔ اعراب کی مدد سے تلفظ واضح کریں:

اساتذہ، سبق، انتظار، نشست، ادب، جماعت، اجازت، طلب، تربیت، تحفظ، محافظ، توجہ

۷۔ اس سبق میں ایک لفظ استعمال ہوا ہے "چارا"۔ اس سے ملتا جلتا ایک اور لفظ ہے "چارہ"۔ آپ ان دونوں لفظوں کو جملوں میں اس طرح استعمال کریں کہ ان کا مفہوم واضح ہو جائے۔

سرگرمیاں:

درخواست کیسے لکھی جائے؟

ہمیں روزمرّہ زندگی میں کئی طرح کی درخواستیں لکھنی پڑتی ہیں۔ ذیل میں ایک نمونے کی درخواست دی جا رہی ہے۔

یہ درخواست ایک ساتویں جماعت کی طالبہ نے اپنی ہیڈ مسٹریس صاحبہ کی خدمت میں لکھی ہے۔

بخدمت جناب ہیڈ مسٹریس، گورنمنٹ گرلز ہائی اسکول نارووال

عنوان: بھائی کی شادی میں شرکت کے لیے رُخصت

جنابِ عالیہ!

نہایت ادب سے گزارش ہے کہ میرے بڑے بھائی کی شادی بتاریخ ۲۳/اکتوبر ۲۰۱۲ء کو ہونا قرار پائی ہے۔ شادی تو اِتوار کو ہے مگر اس سے اگلے روز ولیمے کی دعوت ہے۔ اس روز مہمان بھی آئے ہوں گے اور مجھے گھر میں امّی جان کا ہاتھ بٹانا ہوگا۔ یُوں میرے لیے ۲۴/اکتوبر ۲۰۱۲ء بروز پیر اسکول میں حاضر ہونا ممکن نہیں ہوگا۔

مہربانی فرما کر مجھے ۲۴/اکتوبر ۲۰۱۲ء کی رخصت عنایت فرمائیں۔ میں آپ کی ممنون ہوں گی۔

العارض

خدیجۃ الکبریٰ طالبہ درجہ ہفتم، رول نمبر ۱۴

۲۲/اکتوبر ۲۰۱۲ء

www.iqbalkalmati.blogspot.com

برائے اساتذۂ کرام:

★ طلبہ وطالبات کو درخواست لکھنے کا طریقہ سکھائیں۔ انھیں بتائیں کہ جس شخص کے نام درخواست لکھی جا رہی ہو، پہلی سطر میں اس افسر کا عہدہ اور مقام لکھا جاتا ہے۔ درخواست کسی مرد کے نام لکھی جائے یا خاتون کے، دونوں صورتوں میں لفظ "جناب" لکھا جائے گا۔ جناب اور صاحب/صاحبہ کو ایک ساتھ لکھنا مناسب نہیں۔ ان دونوں میں سے کسی ایک کا انتخاب کیا جائے گا۔ یعنی

بخدمت جناب ہیڈ مسٹریس

بخدمت ہیڈ مسٹریس صاحبہ

درخواست کا عنوان لکھ کر اس کے نیچے خط کھینچ دیا جاتا ہے۔

اس کے بعد جنابِ عالی (مرد کے لیے) اور جنابہ عالیہ (خاتون کے لیے) لکھا جاتا ہے۔ اس کے بعد درخواست کا مضمون لکھا جاتا ہے۔ درخواست کے آخری حصے میں استدعا کی جاتی ہے۔ آخر میں درخواست لکھنے کی تاریخ اور درخواست گزار کا نام مع دستخط آتے ہیں۔

★ طالب علموں کو اپنے وطن اور اس کے اداروں سے محبت کرنا سکھائیں۔ انھیں بتائیں کہ اس وطن کی ہر چیز ہماری اپنی ہے۔ ہمیں ملک کے ذرّے ذرّے سے پیار کرنا ہے۔

www.iqbalkalmati.blogspot.com

سفر ہو رہا ہے

تدریسی مقاصد: اس سبق کے مطالعے کے بعد بچے اس قابل ہوں گے کہ وہ:

★ مزاحیہ نظم اور عام نظم کا فرق جان سکیں۔ ★ مزاحیہ نظم سے لطف اندوز ہو سکیں۔

خاص الفاظ: خُوش پوش، گیسو، حُلیہ، تفصیلِ اوقات، پُرخطر، مشاغل، دِگر

نہیں ہو رہا ہے مگر ہو رہا ہے
جو دامن تھا دامن بدر ہو رہا ہے
کمر بند گردن کے سر ہو رہا ہے
سفینہ جو زیر و زبر ہو رہا ہے

اِدھر کا مسافر اُدھر ہو رہا ہے
کراچی کی بس میں سفر ہو رہا ہے

چلی تو مسافر اُچھلنے لگے ہیں
جو بیٹھے ہوئے تھے وہ چلنے لگے ہیں
قدم جا کے ٹخنوں سے ٹلنے لگے ہیں
جو کھایا پیا تھا اُگلنے لگے ہیں

تماشا سرِ رہ گزر ہو رہا ہے
کراچی کی بس میں سفر ہو رہا ہے

www.iqbalkalmati.blogspot.com

جو خوش پوش گیسو سنوارے ہوئے تھا
بہت مال چہرے پہ مارے ہوئے تھا
بڑا قیمتی سوٹ دھارے ہوئے تھا
گھڑی بھر میں سب کچھ اُتارے ہوئے تھا

بیچارے کا حُلیہ دِگر ہو رہا ہے
کراچی کی بس میں سفر ہو رہا ہے

جو گردن میں کالر تھا ''لر'' رہ گیا ہے
ٹماٹر کے تھیلے میں ''ٹر'' رہ گیا ہے
خدا جانے مُرغا کدھر رہ گیا ہے
بَغل میں تو بس ایک پَر رہ گیا ہے

سَفر ہر قدَم پُر خطر ہو رہا ہے
کراچی کی بس میں سفر ہو رہا ہے

وہ لکھتے ہیں، کچھ اپنے حالات لکھیے
گزرتے ہیں کس طور دن رات، لکھیے
مشاغل بہ تفصیلِ اوقات لکھیے
جو لکھیے تو اب اور کیا بات لکھیے

کوئی کام ہم سے اگر ہو رہا ہے
کراچی کی بس میں سفر ہو رہا ہے
(سید ضمیر جعفری)

www.iqbalkalmati.blogspot.com

مشق

۱۔ درج ذیل کے مختصر جواب تحریر کریں:

- اس نظم میں شاعر نے جس خوش پوش نوجوان کا ذکر کیا ہے، اُس پر بس کے سفر کے دوران میں کیا بیتی ؟
- چہرے پہ بہت زیادہ مال مارنے کا کیا مطلب ہے؟
- سفر کے دوران میں مرغے کا کیا بنا؟
- آپ کو اس نظم کا کون سا بند پسند آیا؟ پسندیدگی کی وجہ بھی بتائیں۔

۲۔ درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیے۔

- جو خوش پوش ۔۔۔۔۔۔ سنوارے ہوئے تھا

(ا) چہرہ (ب) زلفیں (ج) گیسو (د) حلیہ

- گھڑی بھر میں سب کچھ ۔۔۔۔۔۔ ہوئے تھا

(ا) نکھارے (ب) سنوارے (ج) اتارے (د) پکارے

- خدا جانے ۔۔۔۔۔ کدھر رہ گیا ہے

(ا) مرغا (ب) توتا (ج) تیتر (د) کوا

- سفر ہر ۔۔۔۔۔ پر خطر ہو رہا ہے

(ا) طرف (ب) جگہ (ج) کہیں (د) قدم

- وہ لکھتے ہیں کچھ اپنے ۔۔۔ لکھیے

(ا) جذبات (ب) اوقات (ج) حالات (د) دن رات

۳۔ اِعراب کی مدد سے تَلَفُّظ واضح کریں:

دگر، بغل، سفر، خطر، قدم

www.iqbalkalmati.blogspot.com

۴۔ دی گئی مثالوں کی روشنی میں تلازمات لکھیں:

الفاظ	تلازمات
ائر پورٹ	جہاز، رَن وے، پائلٹ، کنٹرول ٹاور، مسافر، انتظار گاہ، ایئر ہوسٹس، پورٹر، سکیورٹی گارڈ
بس سٹاپ	
ریلوے سٹیشن	
لائبریری	

سرگرمیاں:

- اس نظم کو زبانی یاد کریں۔
- کوئی اور مزاحیہ نظم اپنی کاپیوں پر لکھیں۔
- کیا کبھی آپ کو ایسی بس میں سفر کرنے کا اتفاق ہوا ہے جس میں بہت زیادہ رش ہو؟ اپنے اس سفر کی رُوداد لکھیے۔
- تیسرے بند کے دو شعروں کو کالموں میں تقسیم کر کے لکھا گیا ہے:

کالم "الف"	کالم "ب"	کالم "ج"
جو خوش پوش گیسو	سنوارے	ہوئے تھا
بہت مال چہرے پہ	مارے	ہوئے تھا
بڑا قیمتی سوٹ	دھارے	ہوئے تھا
گھڑی بھر میں سب کچھ	اُتارے	ہوئے تھا

www.iqbalkalmati.blogspot.com

کالم ''ب'' میں دیے گئے لفظ ''سنوارے''، ''مارے''، دھارے'' اور ''اُتارے'' ہم آواز لفظ ہیں۔
کالم ''ج'' میں ''بار بار دو لفظ آئے ہیں یعنی ''ہوئے تھا''۔ ہم آواز الفاظ کو قافیہ کہتے ہیں جب کہ شعر کے آخر میں آنے والے وہ لفظ یا الفاظ جو بار بار دُہرائے جاتے ہیں، اُنھیں ردیف کہتے ہیں۔

اب آپ اسی طرح کالم بنائیں اور دوسرے اور تیسرے بند میں استعمال ہونے والے قافیے اور ردیف کی نشان دہی کریں۔

برائے اساتذۂ کرام:

☆ طالب علموں کو کسی شاعر کا آسان مزاحیہ کلام سنائیں۔ بچوں کو مزاحیہ شاعری سے لطف اندوز ہونا سکھائیں:

☆ طالب علموں کو بتائیں کہ مزاحیہ نظم کیا ہوتی ہے۔ اُن سے دریافت کریں کہ یہ نظم اس کتاب میں شامل دُوسری نظموں سے کس طرح مختلف ہے؟

www.iqbalkalmati.blogspot.com

تحریکِ پاکستان میں خواتین کا کردار

تدریسی مقاصد: اس سبق کے مطالعے کے بعد بچے اس قابل ہوں گے کہ وہ:

- ★ تحریکِ پاکستان میں خواتین کے سرگرم کردار کے بارے میں جان سکیں۔
- ★ آزادی کے حصول کے لیے خواتین کی جدوجہد اور قربانیوں سے واقف ہو سکیں۔
- ★ قوم کی خدمت کرنے والوں کو خراجِ عقیدت پیش کرنا سیکھ سکیں۔

خاص الفاظ: وَلولہ انگیز، پاداش، جوق در جوق، خطیر، تندہی، اِعتراف، بیش بہا، مُنتظم، سکت، پابندِ سلاسل، نئی جان ڈالنا، خراجِ تحسین

ہمارا پیارا وطن پاکستان اللہ تعالیٰ کی ایک بیش بہا نعمت ہے۔ قائدِ اعظمؒ کی ولولہ انگیز قیادت میں ہمارے آباؤ اجداد نے اس خطّۂ پاک کے حصول کے لیے طویل اور صبر آزما جدِوجہد کی ہے۔ اس سلسلے میں ہماری خواتین بھی کسی سے پیچھے نہ رہیں اور اُنھوں نے بھی تحریکِ آزادی میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لیا۔ تحریکِ پاکستان میں خواتین کے کردار کو کسی طور نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔

جب قائدِ اعظمؒ نے دیکھا کہ ہندو خواتین کانگریس میں بڑھ چڑھ کر حِصّہ لے رہی ہیں، تو اُنھوں نے یہ ضرورت محسوس کی کہ مسلمان خواتین کو بھی مسلم لیگ کا بھرپور ساتھ دینا چاہیے۔ مسلمان خواتین نے قائدؒ کی آواز پر لبیک کہا اور پوری تندہی کے ساتھ آزادی کی تحریک میں حِصّہ لیا۔ نومبر ۱۹۴۲ء کا ذکر ہے، پنجاب گرل سٹوڈنٹس فیڈریشن (Punjab Girl Students' Federation) کی دعوت پر قائدِ اعظمؒ، جناح اسلامیہ گرلز کالج میں تشریف لائے۔ اُنھوں نے طالبات سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا: ''مجھے اس بات کی خوشی ہے کہ نہ صرف مسلم مرد بلکہ مسلم خواتین اور بچّے بھی پاکستان کے منصوبے کو جان گئے ہیں۔ کوئی قوم اپنی خواتین کے تعاون کے بغیر ترقی نہیں کر سکتی۔ اگر مسلم خواتین اپنے مردوں کا ساتھ دیں، جیسا کہ اُنھوں نے پیغمبرِ اسلام صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے زمانے میں مردوں کا ساتھ دیا تھا، تو ہم جلد ہی اپنی منزلِ مقصود کو پالیں گے۔ کوئی قوم اس وقت تک مضبوط و مستحکم نہیں بن سکتی، جب تک اس کے مرد و زن مل کر حصولِ مقاصد کے لیے کوشش نہ کریں۔''

۱۹۴۵ء میں آل انڈیا مسلم لیگ خواتین کی صدر لیڈی عبد اللہ ہارون خواتین کے ایک وفد کے ہمراہ صوبہ سرحد میں

www.iqbalkalmati.blogspot.com

تشریف لائیں۔ مسلم لیگ خواتین کے اجلاس میں ایک ہزار خواتین شامل ہوئیں۔ اُنھوں نے مسلم لیگ کے فنڈ کے لیے اَسّی ہزار روپے کی خطیر رقم چندے کے طور پر دی۔

تحریکِ پاکستان میں جب خواتین کے کردار کی بات کی جائے گی، تو قائدِ اعظمؒ کی پیاری بہن محترمہ فاطمہ جناحؒ کی قربانیوں کے ذکر کو کون نظر انداز کر سکتا ہے۔ اُنھوں نے اپنی پوری زندگی اپنے بھائی کی خدمت کے لیے وقف کر دی۔ اُنھوں نے ہر مرحلے پر اپنے عظیم بھائی کا ساتھ دیا۔ محترمہ فاطمہ جناحؒ نے مسلم لیگ کے پیغام کو گھر گھر پہنچانے کے لیے، جو جدوجہد کی، تاریخ اسے کبھی فراموش نہیں کر سکتی۔ محترمہ فاطمہ جناحؒ اس تحریک میں سب سے پیش پیش تھیں اور مسلمان خواتین ان کے ساتھ قدم بقدم چل رہی تھیں۔ محترمہ فاطمہ جناحؒ کی انھی خدمات کے اعتراف کے طور پر قوم نے اُنھیں "مادرِ ملت"، یعنی قوم کی ماں کا لقب دیا۔

پردے کی سخت پابندی کرنے کے باوجود بیگم محمد علی جوہر نے سیاست میں سرگرم حصہ لیا۔ انھوں نے ۱۹۳۷ء میں مسلم لیگ کے تاریخی اجلاس منعقدہ لکھنؤ کے موقع پر مسلمان خواتین کے اجلاس کی صدارت کی۔ اسی اجلاس میں مسلم لیگ (شعبۂ خواتین) کا قیام عمل میں آیا۔ ۱۹۳۸ء میں مسلم لیگ کا اجلاس پٹنہ میں منعقد ہوا۔ اس میں خواتین کی ایک کمیٹی قائم کی گئی۔ اس کمیٹی کی صدارت بیگم محمد علی کو سونپی گئی۔ ۱۹۴۰ء کو لاہور میں ہونے والا مسلم لیگ کا تاریخی اجلاس کس کو یاد نہ ہوگا۔ آپ برِصغیر کی واحد خاتون راہ نما تھیں، جنھوں نے قراردادِ لاہور کی تائید کی۔

رعنا لیاقت علی خاں

پاکستان کے پہلے وزیرِ اعظم نواب زادہ لیاقت علی خاں کی اہلیہ محترمہ رعنا لیاقت علی خاں اعلیٰ تعلیم یافتہ خاتون تھیں۔ اُنھوں نے ملک کے دُور دراز حصوں کا سفر کیا اور مسلم لیگ کو منظم کرنے میں اہم کردار ادا کیا۔ لیاقت علی خاں آل انڈیا مسلم لیگ کے سیکرٹری جنرل تھے۔ مسلم لیگ ایک غریب جماعت تھی اور اس میں اتنی سکت نہیں تھی کہ لیاقت علی خاں کو سیکرٹری مہیا کیا جائے اور اُس کی تنخواہ ادا کی جائے۔ رعنا لیاقت علی خاں نے رضا کارانہ طور پر اپنی خدمات اس کام کے لیے پیش کیں۔

www.iqbalkalmati.blogspot.com

فاطمہ بیگم مشہورِ زمانہ "پیسہ اخبار" کے مدیر محبوب عالم کی صاحب زادی تھیں۔ اُنھوں نے مسلم خواتین کو بیدار کرنے میں سرگرم حصہ لیا۔ فاطمہ بیگم نے "خاتون" نامی اخبار بھی جاری کیا۔ اس اخبار کے وسیلے سے اُنھوں نے مسلم لیگ اور قائدِ اعظمؒ کے پیغام کو عوام الناس تک پہنچایا۔

بیگم جہاں آرا شاہ نواز

بیگم جہاں آرا شاہ نواز اور گیتی آرا بشیر احمد، مشہور مسلم لیگی راہ نما سر محمد شفیع کی صاحب زادیاں تھیں۔ ان دونوں بہنوں نے تحریکِ آزادی میں نمایاں خدمات انجام دیں۔ بیگم جہاں آرا شاہ نواز نے تینوں گول میز کانفرنسوں میں مسلمان خواتین کی نمائندگی کی۔ وہ پہلی مسلم خاتون تھیں جنھوں نے لندن کے گلڈ ہال میں خطاب کیا۔

پنجاب سے جن خواتین نے تحریک پاکستان میں سرگرم حصہ لیا، اُن میں لیڈی مراتب علی، فاطمہ بیگم، بیگم اقبال حسین، بیگم سلمیٰ تصدق، بیگم شائستہ اکرام اللہ، بیگم وقار النساء نون، بیگم نواب محمد اسماعیل اور نور الصباح بیگم کے نام شامل ہیں۔

سندھ سے تعلق رکھنے والی نصرت خانم (لیڈی عبداللہ ہارون) نے بھی خواتین کی بیداری میں اہم کردار ادا کیا۔ آپ تحریکِ خلافت کی زبردست حامی تھیں۔ ۱۹۳۸ء میں اُنھیں آل انڈیا مسلم لیگ کی مرکزی خواتین کمیٹی کے لیے نامزد کیا گیا۔ اُنھیں سندھ کی صوبائی خواتین کمیٹی کا صدر بھی منتخب کیا گیا۔ کراچی میں واقع اُن کا گھر سیاسی سرگرمیوں کا مرکز تھا۔ سندھ سے تحریکِ پاکستان میں حصہ لینے والی دیگر خواتین میں لیڈی صغریٰ ہدایت اللہ، بیگم خیر النسا شعبان اور فاطمہ شیخ کے نام نمایاں ہیں۔

بیگم وقارالنسا نون

مسلم خواتین نے اس تحریک میں جو خدمات انجام دیں، وہ سنہرے حروف میں لکھنے کے قابل ہیں۔ انھوں نے بڑے بڑے جلسوں سے خطاب کیا۔ ان کی کوششوں کی بدولت عام آدمی کو یہ معلوم ہو گیا کہ پاکستان کیوں ضروری ہے۔ مسلمان خواتین نے جس جوش و جذبے سے اس تحریک میں حصہ لیا اور بہادری کی جو داستانیں رقم کیں، وہ اپنی مثال آپ ہیں۔ تحریکِ پاکستان کے عروج کے زمانے میں صغریٰ بی بی نامی ایک نڈر مسلمان لڑکی سیکریٹریٹ (Secretariat) کے گیٹ پر چڑھ گئی اور یہاں مسلم لیگی پرچم لہرا کر دم لیا۔

لیڈی عبداللہ ہارون

www.iqbalkalmati.blogspot.com

سول نافرمانی کی تحریک کے دنوں میں بیگم شاہ نواز، فاطمہ بیگم، بیگم کا کا خیل، مس حُسن آرا حفیظ اللہ اور بہت سی دیگر خواتین پر لاٹھیاں برسائی گئیں، ان پر آنسو گیس پھینکی گئی، اُنھیں پابندِ سلاسل کیا گیا، مگر کوئی رُکاوٹ اُن کے جذبۂ آزادی کو کم نہ کر سکی۔ پشاور میں مسلمان خواتین ریلوے پُل پر احتجاج کر رہی تھیں۔ ریل گاڑی کے ڈرائیور نے گاڑی نہ روکی۔ بہت سی خواتین اپنا توازُن برقرار نہ رکھ سکیں اور پُل سے نیچے گر گئیں۔ یہ خواتین شدید زخمی ہوئیں، مگر ان کے جذبوں میں کسی طرح کی کمی دیکھنے میں نہ آئی۔

اس تحریک کے دوران مسلم خواتین فنڈ جمع کرنے کے لیے گھر گھر گئیں، اُنھوں نے مردوں کا حوصلہ بڑھایا اور اُنھیں آزادی کی خاطر بڑی سے بڑی قربانی دینے پر آمادہ کیا۔ ان خواتین نے جلسے کیے، جلوس نکالے، احتجاج کیے، غرض آزادی کی تحریک میں ایک نئی جان ڈال دی۔ ہم ان سرفروش خواتین کی خدمات کو کبھی فراموش نہیں کر سکتے۔

مشق

۱۔ **درج ذیل کے مختصر جواب تحریر کریں:**

- محترمہ فاطمہ جناحؒ کو مادرِ ملت کیوں کہا جاتا ہے؟
- رعنا لیاقت علی خاں کون تھیں؟
- لیاقت علی خاں نے تنخواہ پر سیکرٹری کیوں نہ رکھا؟
- تحریکِ آزادی میں حصہ لینے کی پاداش میں خواتین کو کن تکلیفوں کا سامنا کرنا پڑا؟

۲۔ **درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیے:**

- قائدِ اعظمؒ کی خواہش تھی کہ مسلمان خواتین:

(ا) اپنے گھروں میں رہیں　　(ب) آزادی کی جدوجہد میں شریک ہو جائیں

(ج) گھر کے کام کاج کریں　　(د) سیاست سے دُور رہیں

- محترمہ فاطمہ جناحؒ کو کہا جاتا ہے:

(ا) مادرِ اُمت　(ب) مادرِ قوم　(ج) مادرِ وطن　(د) مادرِ ملت

www.iqbalkalmati.blogspot.com

- قواعد کی رُو سے مادرِ ملت ہے:

(ا)خطاب (ب)کنیت (ج)لقب (د)عرف

- ۱۹۳۸ء میں مسلم لیگ کا اجلاس ہوا:

(ا)لکھنؤ میں (ب)پٹنہ میں (ج)لاہور میں (د)کراچی میں

- قراردادِ لاہور کی تائید کرنے والی واحد خاتون راہ نما تھیں:

(ا)رعنا لیاقت علی خاں (ب)فاطمہ جناح

(ج)بیگم محمد علی جوہر (د)بیگم جہاں آرا شاہنواز

- لیڈی عبداللہ ہارون کا تعلق تھا:

(ا) پنجاب سے (ب) سندھ سے (ج) بلوچستان سے (د) کشمیر سے

- فاطمہ بیگم کے جاری کیے گئے اخبار کا نام تھا:

(ا)پیسہ (ب)قانون (ج)جنون (د)خاتون

- تینوں گول میز کانفرنسوں میں شریک ہونے والی خاتون راہ نما تھیں:

(ا)بیگم جہاں آرا شاہنواز (ب)گیتی آرا بشیر احمد

(ج)بیگم شائستہ اکرام اللہ (د)بیگم وقارالنسانون

- گلڈ ہال واقع ہے:

(ا)انگلستان میں (ب)ایران میں (ج)جاپان میں (د)افغانستان میں

۳۔ اِعراب کی مدد سے تَلَفُّظ واضح کریں:

خلافت، موقف، تعاون، حصول، سلسلے، سکت، عروج، احتجاج، توازن، منعقد

۴۔ جملوں میں استعمال کریں:

بیداری، دَم لینا، پابندِ سلاسل، خراجِ تحسین، منزلِ مقصود،

ولولہ انگیز، تعلیم یافتہ، پاداش، جُوق در جُوق، لَبَّیک کہنا

www.iqbalkalmati.blogspot.com

۵۔ ان الفاظ کے متضاد لکھیں:

بیداری، اعلیٰ، عوام، بہادری، مسلم، عام، ضروری، عروج، طویل، نامور

۶۔ واحد کی جمع اور جمع کے واحد لکھیں:

خواتین، پیغام، تقریر، ہندو، سلسلہ، اجداد، تحریک، مقاصد، وفد، تقریر، زیور، رقم

۷۔ اس سبق میں ''ولولہ انگیز'' استعمال ہوا ہے۔ آپ اس کی طرز پر تین مزید لفظ بنائیں جیسے ''نفرت انگیز''

۸۔ نیچے دیے گئے لفظوں کے جوڑے کو جملوں میں اس طرح استعمال کریں کہ ان کا فرق واضح ہو جائے:

حامی اور ہامی؛ حال اور ہال۔

۹۔ دی گئی مثال کو سامنے رکھ کر مزید لفظ بنائیں:

قائد سے قیادت ، لائق سے............. ، خائن سے ....

سرگرمیاں:

- اس سبق میں دو بہنوں ''جہاں آرا'' اور ''گیتی آرا'' کے نام استعمال ہوئے ہیں۔ اس طرح کے چند لفظ مزید دیے جا رہے ہیں۔ لغت کی مدد سے ان کے معنی تلاش کریں اور کاپی میں لکھیں:

عالم آرا　　سریر آرا　　حسن آرا　　صف آرا

- طالب علموں کو تین تین چار چار کے گروپوں میں تقسیم کریں۔ ہر گروپ کو تحریکِ پاکستان میں حصہ لینے والی کسی ایک ممتاز خاتون کے بارے میں مزید جاننے کا کام تفویض کریں۔ اس سلسلے میں طالب علموں کی راہ نمائی کریں۔ اُنھیں اس خاتون راہ نما کی تصویر تلاش کرنے کا کام بھی دیا جا سکتا ہے۔ اس کام سے طالب علموں میں جستجو اور تحقیق کا جذبہ پیدا ہوگا۔
- لائبریری کی کسی ایسی کتاب کا مطالعہ کریں، جس میں تحریکِ پاکستان میں خواتین کی خدمات کا ذکر ہو۔

برائے اساتذۂ کرام:

طالب علموں کو بتائیں کہ جس طرح پاکستان کی تشکیل میں خواتین نے اہم کردار ادا کیا تھا، اسی طرح پاکستان کی تعمیر و ترقی کے لیے خواتین کا ہر شعبے میں آگے بڑھنا بے حد ضروری ہے۔

www.iqbalkalmati.blogspot.com

ہے زندگی کا مقصد اَوروں کے کام آنا

تدریسی مقاصد: اس سبق کے مطالعے کے بعد بچے اس قابل ہوں گے کہ وہ:

- ★ ایثار و ہمدردی کا مفہوم جان سکیں۔
- ★ تاریخِ اسلام سے ایثار کی زرّیں روایات سے واقف ہو سکیں۔
- ★ ایثار و ہمدردی سے کام لینا سیکھ سکیں۔
- ★ سبق پڑھ کر اہم نکات خلاصے کی صورت میں لکھ سکیں۔
- ★ کسی بھی فطری، اخلاقی یا قومی موضوع پر اپنے مشاہدے کی روشنی میں گفتگو کر سکیں۔

خاص الفاظ: ترجیح، پسِ پُشت ڈالنا، جسدِ واحد، بے سر و سامانی، دُرخشندہ، مامُور، یگانگت، ناگہانی، آفت زدہ، زرّیں، سُرخ رُو

کہا جاتا ہے کہ انسان ایک مُعاشرتی حیوان ہے۔ وہ مُعاشرے میں رہنے پر مجبور ہے۔ اُسے قدم قدم پر دُوسروں کے سہارے کی ضرورت پڑتی ہے۔ انسان وہی ہے، جو دوسروں کا خیر خواہ اور ہمدرد ہو۔ اگر انسان دوسروں کے دُکھ درد کو اپنا دُکھ درد نہیں سمجھتا، تو وہ انسان کہلانے کا حق دار نہیں۔ دوسروں کے کام آنا اور مصیبت میں اُن کی مدد کرنا ہی اصل انسانیت ہے۔

جب جذبۂ ہمدردی بڑھ جاتا ہے، تو انسان دوسروں کو اپنے آپ پر ترجیح دینے لگتا ہے۔ وہ اپنے ذاتی مفادات کو پسِ پُشت ڈال کر اپنے بھائی بندوں کے مفادات کو اوّلیت دینے لگتا ہے، وہ اپنی خواہشات کو بھول کر اپنے بھائیوں کے کام آتا ہے۔ وہ اپنی ضروریات کی قربانی دے کر دُوسروں کی مدد کرتا ہے، اس جذبے کا نام ایثار ہے۔

اسلام نے ہمیں ایثار کی تعلیم دی ہے۔ قرآنِ مجید میں صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے جذبۂ ایثار کی تعریف ان لفظوں میں کی گئی ہے:

(ترجمہ) ''اور ان کو اپنی جانوں پر مقدم رکھتے ہیں، خواہ وہ خود بھی فاقے سے ہوں۔'' (سورۃ الحشر آیت نمبر ۹)

اللہ تعالیٰ کے رسول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا: ''مسلمان جسدِ واحد کی مانند ہیں، اگر جسم کا ایک حصّہ تکلیف میں، مبتلا ہو تو پورا جسم بے چینی اور بے آرامی میں مبتلا ہو جاتا ہے۔'' (صحیح بخاری، صحیح مسلم)

حجۃ الوداع کے موقعے پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا: ''ہر مسلمان دُوسرے مسلمان کا بھائی ہے۔''

www.iqbalkalmati.blogspot.com

ایک حدیثِ پاک کے مطابق ''جو کسی مسلمان کی پریشانی دُور کرتا ہے، اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اُس کی پریشانی دُور کرے گا۔'' (صحیح مسلم)

تاریخِ اسلام کے اوراق ایثار و ہمدردی کی روشن مثالوں سے بھرے پڑے ہیں۔ کُفارِ مکّہ کے ظلم وستم سے تنگ آ کر مسلمانوں نے مدینے کی طرف ہجرت کی۔ مسلمانوں نے اپنا گھر بار، مال و دولت چھوڑ چھاڑ کر بے سروسامانی کے عالم میں مدینے کی سرزمین پر قدم رکھا۔ اہلِ مدینہ نے اپنے مُہاجِر بھائیوں کے ساتھ جو حُسنِ سلوک کیا، وہ قیامت تک یاد رکھا جائے گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے ایک ایک مُہاجِر کو ایک ایک انصاری کا بھائی بنا دیا۔ انصارِ مدینہ نے اس نئے رشتے کو خون کے رشتے سے بھی بڑھ کر نبھایا۔ اُنھوں نے اپنے گھروں میں اپنے بھائیوں کو بسایا، باغات وغیرہ میں انھیں شریک اور ساجھے دار بنایا، خود تنگی کاٹی، مگر اپنے مُہاجِر بھائیوں کے لیے کُشادگی مہیا کی۔ دُنیا کی تاریخ اس طرح کے ایثار کی مثال پیش کرنے سے قاصر ہے۔

اسی طرح ایثار کی ایک اور درخشندہ مثال دیکھیں۔ یرموک کے میدان میں لڑائی جاری ہے۔ ایک شخص زخمیوں کو پانی پلانے کی خدمت پر مامور ہے۔ ایک طرف سے اُس کے کان میں آواز آتی ہے پانی! وہ آواز کی سمت بڑھتا ہے۔ مشکیزے سے پانی کا پیالہ بھرتا ہے اور اپنے زخمی بھائی کو پیش کرتا ہے، وہ پانی کا پیالہ پکڑنے کے بالکل قریب ہے کہ ایک اور زخمی کی آواز آتی ہے پانی! پہلا زخمی یہ کہہ کر پانی پینے سے انکار کر دیتا ہے کہ پہلے میرے اُس بھائی کو پانی پلاؤ۔ اُس کی پیاس کی شدت مجھ سے زیادہ ہو سکتی ہے۔ پانی پلانے والا مشکیزہ اُٹھائے، پانی کا پیالہ ہاتھ میں تھامے دوسرے زخمی کے پاس آتا ہے، وہ اُس کو پانی پیش کرنے ہی والا ہوتا ہے کہ ایک تیسرے زخمی کی آواز آتی ہے پانی! دوسرا زخمی بھی پانی پینے سے انکار کر دیتا ہے، وہ پانی پلانے والے سے عرض کرتا ہے کہ پہلے اُس زخمی کو پانی پیش کیا جائے۔ پانی پلانے والا تیزی سے تیسرے زخمی کا رُخ کرتا ہے، مگر اُس کے پہنچنے سے پہلے وہ شہادت پا چکا ہوتا ہے۔ پانی پلانے والا پلٹتا ہے۔ دُوسرے زخمی کے پاس آتا ہے، مگر اُس کی رُوح بھی پرواز کر چکی ہوتی ہے۔ اب وہ پہلے زخمی کی طرف آتا ہے، مگر وہ بھی شہید ہو چکا ہوتا ہے۔ یوں تینوں مسلمان زخمیوں نے اپنی جانیں دے دیں، لیکن اپنی پیاس پر اپنے بھائی کی پیاس کو ترجیح دی۔ اس سے بڑھ کر ایثار کا اعلیٰ نمونہ اور کیا ہو سکتا ہے!

وہ معاشرہ جہاں لوگ ایثار و ہمدردی سے کام لیتے ہیں، زمین پر جنّت کا نمونہ پیش کرتا ہے۔ ایسے معاشرے میں ہر فرد دُوسرے کا خیال رکھتا ہے۔ ایسا معاشرہ اخوّت اور یگانگت کی بہترین مثال ہوتا ہے۔ اسلام ایسا ہی معاشرہ چاہتا ہے،

www.iqbalkalmati.blogspot.com

جہاں لوگ مشکل وقت میں اپنے پڑوسیوں اور اردگرد رہنے والوں کی خبر گیری کریں اوران کے دکھ درد بانٹیں۔ خودغرضی، ایثار کی دشمن ہے۔ اپنے لیے توحیوان بھی جیتے ہیں۔ انسان بہترین مخلوق ہے۔ اُس کی زندگی کے مقاصد میں انسانیت کی فلاح و بہبود کے لیے کام کرنا ہے۔

بعض اوقات کسی ملک وقوم کوکسی ناگہانی آفت کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ ۸/اکتوبر ۲۰۰۵ء کو پاکستان کوایسی ہی ایک ناگہانی آفت سے دوچار ہونا پڑا۔ مُظفّر آباد (آزاد کشمیر) اور پاکستان کے شمالی علاقوں میں آنے والے زلزلے نے وہ تباہی مچائی کہ الامان والحفیظ! پوری قوم اپنے آفت زدہ بھائیوں کی امداد کے لیے اُٹھ کھڑی ہوئی۔ ملک بھر سے کمبلوں، لحافوں، گرم کپڑوں اور خوراک سے بھرے ٹرک متأثرہ بھائیوں کے لیے بھیجے جانے لگے۔ قوم یک دل اور یک جان ہو گئی۔ اسی طرح ۲۰۱۰ء میں سیلاب نے پورے ملک میں تباہی مچادی۔ کوئی صوبہ سیلاب کی تباہ کاریوں سے بچ نہیں سکا تھا۔ سیلاب اپنے ساتھ بہت سے لوگوں کو بہالے گیا۔ ان کے گھر بار ڈَھے گئے۔ مویشی پانی میں بہ گئے۔ فصلیں ضائع ہو گئیں۔ غرض وسیع پیمانے پر نقصان ہوا۔ قوم نے ایک مرتبہ پھر ایثار و ہمدردی کا ثبوت دیا۔ لوگوں نے سیلاب سے متأثرہ بھائیوں کی دل کھول کر امداد کی، جس سے جو بَن پڑا، اُس نے کیا۔ قوم نے ایثار و ہمدردی کی زرّیں مثالیں پیش کیں۔ ایسے مواقع قوموں کی آزمائش کرتے ہیں۔ خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ ہم آزمائش کی اِس گھڑی میں سُرخ رُو ہوئے۔

Not for Sale – PESRP

www.iqbalkalmati.blogspot.com

مشق

۱۔ درج ذیل کے مختصر جواب تحریر کریں:

- انسان ایک معاشرتی حیوان ہے، اس جملے کی وضاحت کریں۔
- اصل انسانیت کیا ہے؟
- ایثار کا کیا مطلب ہے؟
- ایثار کے جذبے کے کیا تقاضے ہیں؟
- مسلمان جسدِ واحد کی طرح ہیں۔ اس کا کیا مطلب ہے؟
- ناگہانی آفات سے کیا مراد ہے؟
- انصارِ مدینہ نے ایثار کا کیا ثبوت دیا؟

۲۔ درست جواب پر (✓) کا نشان لگایئے:

- انسان ایک حیوان ہے:

(ا) معاشی (ب) معاشرتی (ج) سیاسی (د) اخلاقی

- مسلمانوں کی مثال ایسے ہے جیسے:

(ا) فردِ واحد (ب) جنسِ واحد (ج) جسدِ واحد (د) قسمِ واحد

- اصل انسانیت ہے:

(ا) دولت جمع کرنا (ب) ملازمت کرنا (ج) حکومت کرنا (د) خدمت کرنا

- زخمیوں کو پانی پلانے والا واقعہ رونما ہوا:

(ا) جنگِ بدر میں (ب) جنگِ اُحد میں (ج) جنگِ خندق میں (د) جنگِ یرموک میں

- پاکستان کو شدید ترین زلزلے نے ہلا کر رکھ دیا:

(ا) ۸/اگست ۲۰۰۵ء کو (ب) ۸ ستمبر ۲۰۰۵ء کو

(ج) ۸/اکتوبر ۲۰۰۵ء کو (د) ۸ نومبر ۲۰۰۵ء کو

www.iqbalkalmati.blogspot.com

۳۔ جملوں میں استعمال کریں:

خبر گیری کرنا، ناگہانی آفت، ایثار، بے سروسامانی، حسنِ سلوک، ساجھے دار، درخشندہ، فلاح و بہبود

۴۔ ان الفاظ کے متضاد لکھیں:

انسان، نقصان، خود غرضی، تنگی، انکار

۵۔ واحد کی جمع اور جمع کے واحد لکھیں:

مفادات، صحابہ، تکلیف، جسم، اوراق، مہاجر، آفت، مواقع

۶۔ اعراب کی مدد سے تلفظ واضح کریں:

اخوت، یگانگت، اصل، جسد، مہاجر، سمت

۷۔ **جنگِ یرموک کا واقعہ آپ نے پڑھا ہے۔ اسے ایک کہانی کی صورت میں اپنے لفظوں میں دوبارہ لکھیں۔**

۸۔ اس سبق میں آپ نے "مامور" کا لفظ پڑھا ہے۔ اس سے ملتا جلتا ایک اور لفظ ہے "معمور"۔ ان دونوں لفظوں کے معنی لغت سے دیکھیں اور دونوں کو جملوں میں اس طرح استعمال کریں کہ ان کا مفہوم واضح ہو جائے۔

۹۔ اس سبق میں آپ نے "سیلاب زدہ" اور "آفت زدہ" کے لفظ پڑھے ہیں۔ "زدہ" کے معنی ہیں مارا ہوا۔ یوں "سیلاب زدہ" کے معنی ہوئے "سیلاب کا مارا ہوا"۔

آپ اس طرح کے ان الفاظ کے معنی اپنی کاپیوں پر لکھیں:

قحط زدہ، آفت زدہ، غم زدہ، مصیبت زدہ۔

۱۰۔ اس سبق کے اہم نکات کو ذہن میں رکھتے ہوئے خلاصہ لکھیں۔

سرگرمیاں:

- آپ کا ایک ساتھی طالب علم غریب ہے۔ اُس کے والدین اُس کی پڑھائی کے اخراجات ادا نہیں کر سکتے۔ آپ کو اُس کی پریشانی کا علم ہوتا ہے۔ آپ چاہتے ہیں کہ وہ تعلیم ترک نہ کرے۔ آپ اُس کے لیے کیا کریں گے؟
- طالب علموں سے سوال کریں کہ کیا اُنھوں نے کبھی ایثار کا مظاہرہ کیا ہے؟

طالب علم اپنے واقعات دیگر طالب علموں کو سنائیں۔

Not for Sale – PESRP

www.iqbalkalmati.blogspot.com

- طالب علموں کو "سیلاب کی تباہ کاریوں" کے موضوع پر مضمون لکھنے کو کہیں۔ لکھنے سے پہلے طالب علموں سے سیلاب اور اس سے ہونے والے نقصانات کے بارے میں زبانی تبادلۂ خیال کریں۔ اُستاد تختۂ تحریر پر مختلف سوالات لکھے اور طالب علموں سے ان کے جوابات حاصل کیے جائیں۔ چند سوالات یہ ہو سکتے ہیں:

★ سیلاب کن دو لفظوں سے مل کر بنا ہے؟

★ سیلاب کیوں آتے ہیں؟

★ سیلاب سے کیا نقصانات ہوتے ہیں؟

★ سیلاب سے بچاؤ کے لیے کیا تدابیر اختیار کی جا سکتی ہیں؟

بچوں سے مذکورہ سوالات کے جواب حاصل کیے جائیں۔ اُستاد پس منظر میں رہنے کی کوشش کرے۔ البتہ جہاں طالب علموں کی معلومات میں اضافہ کرنا مقصود ہو، اُستاد گفتگو میں حصہ لے سکتا ہے۔ گفتگو کے بعد طالب علموں کو آزادانہ مضمون لکھنے کو کہا جائے۔ طالب علموں کے لکھے گئے مضمون بغور دیکھے جائیں اور مناسب حوصلہ افزائی کی جائے۔

برائے اساتذۂ کرام:

☆ طالب علموں کو ناگہانی آفات کے بارے میں مزید بتائیں۔ اُن کے اندر جذبۂ ایثار اُبھاریں۔

یومِ دفاعِ پاکستان

تدریسی مقاصد: اس سبق کے مطالعے کے بعد بچے اس قابل ہوں گے کہ وہ:

- ★ تہوار کا مطلب جان سکیں۔ ★ اپنے اہم قومی تہواروں سے واقف ہو سکیں۔
- ★ یومِ دفاعِ پاکستان کے حوالے سے معلومات حاصل کر سکیں۔
- ★ ذرائع ابلاغ میں خبروں، ڈراموں، فیچروں کے اہم نکات کو سمجھ سکیں۔
- ★ کسی بھی فطری، اخلاقی یا قومی موضوع پر اپنے مشاہدے کی روشنی میں دو منٹ تقریر کر سکیں۔

خاص الفاظ: عقیدت، ہلّا بولنا، عملی جامہ پہنانا، نگہبان، سر پر کفن باندھنا، مُسلّط کرنا، تائید و نُصرت، گھمنڈ، دانت کھٹے کرنا، ناکوں چنے چبوانا، سیسا پلائی دیوار، غیُور، مفلوج، یقینِ مُحکم

ہر قوم کے اپنے تہوار ہوتے ہیں اور ہر قوم انھیں اپنے طریقے سے مناتی ہے۔ ان میں سے کچھ تہوار مذہبی نوعیت کے ہوتے ہیں مثال کے طور پر ہم عیدِ میلادالنبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم، عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ کے دن مذہبی عقیدت و احترام سے مناتے ہیں۔ عیسائی ایسٹر اور کرسمس کے مذہبی تہوار مناتے ہیں۔ اسی طرح قوموں اور ملکوں کی تاریخ میں کچھ دن خاص اہمیت رکھتے ہیں۔ ان خاص دنوں کو مختلف ممالک اور قومیں اپنے ملکی اور قومی تہوار کے طور پر بڑے جوش و خروش سے مناتی ہیں۔ مثال کے طور پر یومِ پاکستان، یومِ آزادی، یومِ تکبیر، یومِ دفاع، یومِ اقبالؒ اور یومِ قائدِ اعظمؒ وغیرہ۔ ان دنوں کے منانے کا مقصد اپنے ماضی سے رشتہ قائم رکھنا اور ماضی کے واقعات کی یاد تازہ رکھنا ہے۔

ہم ہر سال چھے ستمبر کو یومِ دفاع مناتے ہیں۔ یہ دن ہمیں ۱۹۶۵ء کی یاد دلاتا ہے، جب لاہور کے قریب واہگہ کی سرحد پر بسنے والے پاکستانی دن بھر کے کام کاج سے تھکے ہارے گہری نیند سو رہے تھے کہ اچانک توپوں کی گھن گرج نے ان کو جگا دیا۔ ہمارے پڑوسی ملک بھارت نے رات کی تاریکی میں ہم پر

www.iqbalkalmati.blogspot.com

ہلّا بول دیا تھا۔ اُصول یہ ہے کہ کسی ملک پر حملہ کرنے سے پہلے اعلانِ جنگ کیا جائے، مگر بھارت نے ہم پر چُھپ کر مکّاری سے وار کیا تھا۔ اُس نے جنگی اُصولوں کی خلاف ورزی کی تھی۔ اُس کا خیال تھا کہ پاکستانی سو رہے ہیں، ایسے میں اُس کے لیے اپنے ناپاک ارادوں کو عملی جامہ پہنانا آسان ہوگا۔ اُسے معلوم نہیں تھا کہ پاک سرحدوں کی نگہبان آنکھیں جاگ رہی ہیں۔ اسے شاید یہ بھی معلوم نہ تھا کہ پاکستانی قوم اپنے ملک کے چپّے چپّے کا دفاع کرنا خوب جانتی ہے۔

قوم کا ہر بچّہ، جوان اور بوڑھا سر پر کفن باندھے اپنی بہادُر فوج کے شانہ بشانہ دشمن کے مقابل تھا۔ ایمان اور اِتحاد کی قوّت رکھنے والی قوم اپنا تن من دھن وطن پر قربان کرنے کے لیے تیار تھی۔

بھارت کے پاس ہم سے کہیں زیادہ فوج تھی۔ اسلحہ بارود، لڑاکا طیاروں اور دیگر جنگی ساز وسامان کے لحاظ سے بھی اُسے ہم پر واضح برتری حاصل تھی۔ اُس نے اپنے ساز وسامان اور عددی برتری کے گھمنڈ میں آ کر ہم پر جنگ مُسلّط کی تھی۔ ہمیں اپنے جذبۂ جہاد اور اللہ تعالیٰ کی تائید ونصرت پر بھروسا تھا۔ سترہ روز تک جاری رہنے والی اس جنگ میں بھارت نے مُنھ کی کھائی۔ ہم نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر محاذ پر اُس کے دانت کھٹّے کیے۔

اس جنگ میں واہگہ کے محاذ پر میجر راجا عزیز بھٹی اور میجر شفقت بلوچ نے بُہادری اور شجاعت کی ایک نئی داستان رقم کی۔ بھارت نے دوپہر کا کھانا لاہور کے جم خانہ کلب میں کھانے کا منصوبہ بنا رکھا تھا۔ بی۔بی۔سی جیسے خبر رساں ادارے نے لاہور پر بھارتی قبضے کی جھوٹی اور من گھڑت خبر بھی نشر کر دی تھی۔ لاہور پر قبضہ کرنے کے لیے بھارت کو بمباں والا راوی بیدیاں لنک نہر (بی۔آر۔بی نہر) کو پار کرنا تھا۔ راجا عزیز بھٹی نے اس محاذ پر دشمن کو ناکوں چنے چبوائے۔ اُنھوں نے اپنے آرام کی پروا کیے بغیر مسلسل پانچ روز تک بھارت کو نہر کے اُس پار روکے رکھا۔ واہگہ کے محاذ پر راجا عزیز بھٹی اور میجر شفقت بلوچ نے عزم وشجاعت کا زبردست مظاہرہ کیا۔ ہمارے جوان بھارت کے جارحانہ عزائم کی راہ میں سیسہ پلائی دیوار بن گئے۔ جم خانہ کلب میں دوپہر کا کھانا کھانے اور عیش وعشرت کی محفل سجانے کا بھارتی خواب چکنا چُور ہو گیا۔ پاکستانی فوج نے بہادری کے وہ جوہر دکھائے کہ قوم کا سر فخر سے بلند ہو گیا۔ وطن کے دفاع میں اپنی جان کا نذرانہ پیش کرنے والے راجا عزیز بھٹی کو نشانِ حیدر کے اعزاز سے نوازا گیا۔ لاہور کے علاوہ قصور کے محاذ پر بھی شکست بھارتی فوج کا مقدر ٹھہری۔

ابھی جنگ کو شروع ہوئے چوبیس گھنٹے بھی نہ گزرے تھے کہ بھارتی فوج نے سیالکوٹ کا رُخ کیا۔ یہاں چونڈہ کے مقام پر جنگِ عظیم دوم کے بعد ٹینکوں کی سب سے بڑی لڑائی ہوئی۔ بھارت نے پانچ سو ٹینکوں اور پچاس ہزار فوج کے

www.iqbalkalmati.blogspot.com

ساتھ حملہ کیا تھا۔ اُسے گمان تھا کہ پاکستان میں اس حملے کا جواب دینے کی سکت نہیں ہوگی، مگر اس کے سارے گمان اور اندازے غلط ثابت ہوئے۔ چونڈہ کے میدان میں انسان نے فولادی ٹینکوں کے مقابلے میں جو تاریخ لکھی، وہ ابد تک سچّے جذبوں کی فتح کا یقین بن کر چمکتی رہے گی۔ پورے ملک کی طرح سیالکوٹ کے غیوُر شہریوں نے بھی اپنی فوج کا بھرپور ساتھ دیا اور اللہ تعالیٰ کی نُصرت کے بَل بُوتے پر چونڈہ کا محاذ بھارتی ٹینکوں کا قبرستان بن گیا۔

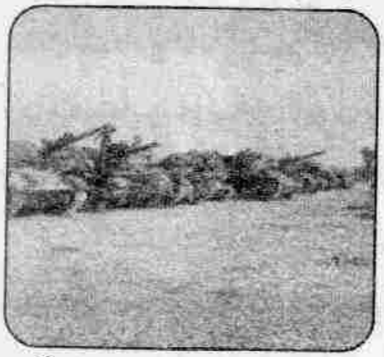

اس جنگ میں بری فوج کے ساتھ ساتھ پاک فضائیہ نے بھی نمایاں کارنامے انجام دیے۔ سترہ روزہ اس جنگ میں فضاؤں پر ہمارے شاہینوں کا راج رہا۔ اُنھوں نے دُنیا کو بتادیا کہ

ے صحرا است کہ دریا است
تہِ بال و پرِ ما است

عقابی نگاہ رکھنے والے ہوابازوں نے پٹھان کوٹ، ہلواڑا، جام نگر اور آدم پور کے ہوائی اڈّوں پر ٹھیک ٹھیک نشانے لگا کر بھارت کی فضائی قوت کو مفلوج کر کے رکھ دیا۔ ہمارے بہادر ہوابازوں نے سیبر طیاروں کی مدد سے وہ کارنامے انجام دیے کہ دُنیا اش اش کر اُٹھی۔ سکواڈرن لیڈر محمد محمود عالم نے اس جنگ میں ناقابلِ یقین کارنامہ انجام دیا۔ اُنھوں نے ایک ہی فضائی جھڑپ میں دشمن کے پانچ ہنٹر طیارے تباہ کر کے عالمی ریکارڈ قائم کیا۔ انھیں دو بار ستارۂ جرأت سے نوازا گیا۔ اس جنگ میں ہندوستانی فضائیہ کے ایک سو دس طیارے تباہ ہوئے۔

اس جنگ میں پاک بحریہ بھی کسی سے پیچھے نہ رہی۔ اُس نے وطنِ عزیز کی سمندری حدود کی حفاظت بہترین انداز میں کی۔ پاک بحریہ نے اپنے سے کئی گُنا دشمن کی بحری طاقت کا غرور خاک میں ملا دیا۔ ہمارے بحری جوانوں نے حملہ کر کے راتوں رات ''دوارکا'' کا مضبوط بحری اڈّا تباہ کردیا۔ پاک بحریہ نے دشمن کو پاکستان پر حملہ کرنے کا موقع ہی نہ دیا۔

اس جنگ نے دُنیا والوں کو دکھا دیا کہ صرف جنگی دستے اور فوجی برتری ہی نہیں بلکہ اتحاد اور جرأت، یقینِ محکم اور دھرتی سے محبت ہی وہ جذبے ہیں، جو کسی جنگ میں کامیابی کا سبب بنتے ہیں۔ پاک فوج اور اُس کے شانہ بشانہ پوری قوم نے، جس ہمّت و جواں مردی کے ساتھ وطن کا دفاع کیا، اس کی یاد تازہ رکھنے کے لیے ہم ہر سال چھے ستمبر کو یومِ دفاع مناتے ہیں۔ اس روز ٹیلی ویژن اور ریڈیو پر خصوصی پروگرام نشر ہوتے ہیں۔ اخبارات خصوصی ایڈیشن شائع کرتے ہیں۔

Not for Sale – PESRP

www.iqbalkalmati.blogspot.com

پوری قوم اپنے شہداء کی قربانیوں کو خراجِ عقیدت پیش کرتی ہے۔ اس روز ہم تجدیدِ عہد کرتے ہیں کہ وطن کے دفاع کی خاطر کسی بڑی سے بڑی قربانی سے بھی دریغ نہیں کریں گے۔ جس طرح ۱۹۶۵ء میں دس کروڑ پاکستانی امتحان اور آزمائش کی گھڑی میں سُرخ رُو ہوئے تھے، ہم بھی مشکل گھڑی میں پیچھے نہیں ہٹیں گے اور مادرِ وطن کی عزّت پر حرف نہیں آنے دیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے جذبوں کو سلامت رکھے اور پاکستان کو قائم و دائم رکھے، آمین۔

مشق

ا۔ درج ذیل کے مختصر جواب تحریر کریں:

- تہوار سے کیا مراد ہے؟
- ہندوستان نے دن کے بجائے رات کے اندھیرے میں حملہ کیوں کیا؟
- راجا عزیز بھٹی نے کیا کارنامہ انجام دیا؟
- چونڈہ کے میدان میں بھارتی ٹینکوں کا کیا حشر ہوا؟
- فضاؤں پر ہمارے شاہینوں کا راج رہا۔ اس جملے کا کیا مطلب ہے؟
- محمد محمود عالم نے کیا عالمی ریکارڈ قائم کیا؟
- پاک بحریہ نے ۱۹۶۵ء کی جنگ میں کیا کارنامہ انجام دیا؟

www.iqbalkalmati.blogspot.com

- جنگ میں پاکستان کی کامیابی کا باعث کیا چیز تھی؟
- یومِ دفاع منانے کا حقیقی مقصد کیا ہے؟

۲۔ درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیے:

- ہم یومِ دفاع مناتے ہیں:

(ا) ۶ ستمبر کو (ب) ۶/اکتوبر کو (ج) ۶ نومبر کو (د) ۶ دسمبر کو

- بی۔آر۔بی نہر سے مراد ہے:

(ا) بلّاں والا راوی بیدیاں نہر (ب) بگّاں والا راوی بیدیاں نہر

(ج) بنّاں والا راوی بیدیاں نہر (د) بمباں والا راوی بیدیاں نہر

- چونڈہ کے مقام پر ٹینکوں کی لڑائی میں ہندوستان کے ٹینکوں کی تعداد تھی:

(ا) چار سو (ب) پانچ سو (ج) چھ سو (د) سات سو

- دوارکا کی شہرت تھی:

(ا) فضائی اڈّے کی وجہ سے (ب) ٹینکوں کی وجہ سے (ج) توپوں کی وجہ سے (د) بحری اڈّے کی وجہ سے

- محمد محمود عالم کو کس اعزاز سے نوازا گیا؟

(ا) ستارۂ جرأت (ب) تمغائے جرأت (ج) ستارۂ بسالت (د) تمغائے بسالت

- محمد محمود عالم نے کتنے طیارے تباہ کر کے عالمی ریکارڈ قائم کیا؟

(ا) تین (ب) پانچ (ج) سات (د) نو

- محمد محمود عالم کو ستارۂ جرأت سے نوازا گیا:

(ا) ایک بار (ب) دو بار (ج) تین بار (د) چار بار

۳۔ ''سر پر کفن باندھنا'' محاورہ ہے، جس کے معنی ہیں جان قربان کرنے کے لیے تیار رہنا۔ اس کا جملہ یوں بن سکتا ہے:

وطن کی حفاظت کرنے کے لیے ہر پاکستانی سر پر کفن باندھے ہوئے ہے۔

آپ اس سبق سے سات محاورے تلاش کریں اور انھیں جملوں میں استعمال کریں۔

۴۔ اِعراب کی مدد سے تَلَفُّظ واضح کریں:

شجاعت، مسلط، اسلحہ، مقابل، غلط، غیور، حفاظت، دفاع، خلاف، اصول

Not for Sale – PESRP

www.iqbalkalmati.blogspot.com

۵۔ واحد کی جمع اور جمع کے واحد لکھیں:

حدود، یوم، واقعات، فوج، موقع، قوم، خاص، اعلان، وطن

۶۔ اس سبق میں ایک لفظ استعمال ہوا ہے ''گھمنڈ''۔ اُردو میں اس لفظ کے ہم معنی دو اور لفظ بھی استعمال کیے جاتے ہیں۔ آپ اُن لفظوں کو اپنی کاپیوں پر لکھیں۔

۷۔ اس سبق میں ''خبر رساں'' کا لفظ استعمال ہوا ہے۔ ''رساں'' کے معنی ہیں پہنچانے والا۔ یوں ''خبر رساں'' کے معنی ہوئے ''خبر پہنچانے والا''۔ آپ اس معنی کو ذہن میں رکھتے ہوئے نیچے دیے گئے لفظوں کے معنی اپنی کاپیوں پر لکھیں:

ضرر رساں	سراغ رساں

۸۔ کالم ''الف'' میں پاکستان کے قومی تہواروں کے نام دیے گئے ہیں۔ کالم ''ب'' میں ان تہواروں کی بے ترتیب تاریخیں درج کی گئی ہیں۔ آپ دی گئی مثال کی روشنی میں ہر تہوار کے سامنے کالم ''ج'' میں درست تاریخ لکھیں:

کالم ''الف''	کالم ''ب''	کالم ''ج''
یومِ قائدِ اعظمؒ	۶ ستمبر	۲۵ دسمبر
یومِ دفاع	۹ نومبر	
یومِ پاکستان	۱۴ راگست	
یومِ تکبیر	۲۵ دسمبر	
یومِ آزادی	۲۳ مارچ	
یومِ اقبالؒ	۲۸ مئی	

۹۔ نیچے غلط جملے دیے گئے ہیں۔ ان کو درست کرنے کے بعد اپنی کاپیوں پر لکھیں:

(الف) ہر شہری اپنے ملک سے محبت کرتی ہے۔

(ب) ہم رات کو گہری نیند سو رہا تھا۔

(ج) یومِ آزادی کے موقعے پر اخبارات خصوصی ایڈیشن شائع کرتا ہے۔

(د) اچھے طالب علم اپنے اُستادِ محترم کی بات توجہ سے سنتا ہے۔

www.iqbalkalmati.blogspot.com

(ہ) بڑھیا اسپتال سے دوا لینے گیا۔

(و) بچے کا ناک بہ رہا ہے۔

(ز) ہمارا بہادُر فوج پیارے وطن کے چپے چپے کا دِفاع کرتی ہے۔

(ح) طالبات نے پُرجوش تقریریں کی۔

(ط) دھواں فضا کو آلودہ کر دیتی ہے۔

(ی) ہر کوئی خوش خوش سفر کر رہے تھے۔

سرگرمیاں:

- بچوں سے کہیں کہ وہ یومِ دفاع کے موقع پر ٹیلی ویژن پر پیش کیے جانے والے خصوصی پروگرام غور سے دیکھیں اور اپنی پسند کے پروگرام کی اہم باتیں اپنی کاپی میں لکھ کر لائیں۔
- زندہ قومیں اپنے اہم دن خاص اہتمام سے مناتی ہیں۔ ہمارے لیے بھی اہم مذہبی و قومی تہواروں کو بھرپور طریقے سے منانا ضروری ہے۔ آپ اپنی جماعت / سکول میں جو قومی تہوار مناتے ہیں، اُن پر دو دو جملے لکھیں۔

برائے اساتذۂ کرام:

اس سبق میں ایک فارسی شعر استعمال ہوا ہے۔ اس کے معنی ہیں:
ریگستان ہو یا دریا، ہر چیز ہمارے پروں اور بازوؤں کے نیچے ہے
اس شعر کے مفہوم پر طالب علموں سے گفتگو کریں اور اس طرح کے چند اور اشعار بچوں کو یاد کرائیں۔

www.iqbalkalmati.blogspot.com

برسات

تدریسی مقاصد: اس سبق کے مطالعے کے بعد بچے اس قابل ہوں گے کہ وہ:

- ★ موسمِ برسات سے آنے والی خوش گوار تبدیلی جان سکیں۔
- ★ نظم سے محظوظ ہو سکیں۔
- ★ مناظر و مظاہر فطرت پر غور و فکر کر سکیں۔

خاص الفاظ: بیاباں، برکھا، رقصاں، زمرّد، مخمل، شادماں

برسات آئی، برسات آئی

مینھ سے بیاباں ، رنگِ گلستاں
پھولوں کی برکھا ، دونوں میں یکساں
کوئل کی کُوکُو ، باغوں میں رقصاں
جگنو کی جگ مگ ، بَن میں چراغاں

برسات آئی، برسات آئی

شب رنگ بادل ، مینھ کے ہراول
تپتی زمینیں ، پانی سے جل تھل
فرشِ زمرّد ، سبزے کی مخمل
برسات سے ہے ، جنگل میں منگل

برسات آئی، برسات آئی

دل کش سماں ہے ، دل شادماں ہے
خوشیوں کا ہر سُو ، دریا رواں ہے
دل شاد اِک اِک ، پیر و جواں ہے
برسات کی رُت ، جانِ جہاں ہے

برسات آئی، برسات آئی

(تاجور نجیب آبادی)

www.iqbalkalmati.blogspot.com

مشق

۱۔ درج ذیل کے مختصر جواب تحریر کریں:

- برسات سے بیاباں میں کیا تبدیلی آتی ہے؟
- کوئل پر برسات کے موسم سے کیا اثر پڑتا ہے؟
- برسات کے دنوں میں بن میں چراغاں کون کرتا ہے؟
- شاعر نے سبزے کو زمرد کا فرش کیوں کہا ہے؟
- جنگل میں منگل ہونے کا کیا مطلب ہے؟
- شاعر نے برسات کے موسم کو دُنیا کی جان کیوں کہا ہے؟
- برسات کا موسم کن مہینوں میں آتا ہے؟

۲۔ نظم کے مصرعوں کے الفاظ بے ترتیب دیے گئے ہیں، آپ انھیں نظم کے مطابق ترتیب دے کر دوبارہ لکھیں۔

دونوں میں یکساں پھولوں کی برکھا
باغوں میں رقصاں کوئل کی کُو کُو
پانی سے جل تھل تپتی زمینیں
جنگل میں منگل برسات سے ہے
دل شادماں ہے، دل کش سماں ہے
دریا رواں ہے خوشیوں کا ہر سُو
جانِ جہاں ہے برسات کی رُت

۳۔ نظم کے متن کے مطابق درست لفظ کا انتخاب کریں۔

- مینھ سے بیاباں رنگِ ------

(ا) چراغاں (ب) بہاراں (ج) گلستاں (د) نگاراں

www.iqbalkalmati.blogspot.com

- کوئل کی کُوکُو ۔۔۔۔۔۔ میں رقصاں

(ا) گلشن (ب) باغوں (ج) چمنوں (د) روِشوں

- ۔۔۔۔۔۔ رنگ بادل، مینھ کے ہراول

(ا) شب (ب) سیاہ (ج) خوش (د) سرمہ

- ۔۔۔۔۔۔۔۔ سماں ہے، دل شاد ماں ہے

(ا) سہانا (ب) کیا ہی (ج) پیارا (د) دل کش

- دل شاد ۔۔۔۔۔۔۔ پیر و جواں ہے

(ا) ہر اِک (ب) اِک اِک (ج) ہر کوئی (د) ہر ایک

۴۔ **برسات کے موضوع پر کسی اور شاعر کی نظم اپنی کاپی میں لکھیں۔**

۵۔ ''موسم'' عربی زبان کا لفظ ہے۔ اس نظم میں اس کے لیے ہندی کا لفظ ''رُت'' استعمال کیا گیا ہے۔ اسی طرح ''برسات'' کے لیے بھی ایک ہندی لفظ استعمال کیا ہے۔ آپ بتائیں وہ لفظ کیا ہے۔ ان دونوں لفظوں کو ملا کر ''موسمِ برسات'' کا ہم معنی مرکب بنتا ہے۔ یہ مرکب بھی بنائیں۔

سرگرمیاں:

- اس نظم کو زبانی یاد کریں۔
- اس نظم کو تمام طالب علم مل کر ترنُّم کے ساتھ پڑھیں۔
- طالب علموں کو مختلف گروپوں میں تقسیم کریں۔ اُنھیں نظموں پر مشتمل کتابیں دی جائیں۔ وہ ان میں سے ایسی نظمیں تلاش کریں جو موسموں سے متعلق ہوں۔
- طالب علموں کو ''برسات کے موسم'' پر ایک ڈیڑھ صفحے کا مضمون لکھنے کا کام دیا جائے۔ اُن کی مناسب راہ نمائی اور حوصلہ افزائی کی جائے۔

برائے اساتذۂ کرام:

☆ بچوں کو مناظر و مظاہرِ فطرت پر نظمیں پڑھنے کو کہیں۔ اُنھیں ایسی کتابیں یا رسالے بتائیں جن میں اس قسم کی نظمیں مل سکتی ہیں۔

www.iqbalkalmati.blogspot.com

زراعت کی اہمیت

تدریسی مقاصد: اس سبق کے مطالعے کے بعد بچے اس قابل ہوں گے کہ وہ:

- ★ زراعت کی اہمیت سے واقف ہو سکیں۔
- ★ سبق کے اہم نکات خلاصے کی صورت میں لکھ سکیں۔
- ★ زرعی ترقی کے لیے ضروری اقدامات سے رُوشناس ہو سکیں۔
- ★ زراعت اور ملکی ترقی کا تعلق جان سکیں۔

خاص الفاظ: مُنسلک، مَعیشت، مفلوج، اِنقلاب، زِراعت، قُوّتِ مدافعت، خُود کفالت، بے نیاز، اَجناس، نقص

زراعت اور انسان کا بہت پُرانا ساتھ ہے، بلکہ اگر یہ کہا جائے، تو بے جا نہ ہوگا کہ جب سے انسان نے دُنیا میں قدم رکھا، زراعت کا کام شروع ہوگیا۔ جب تک یہ دُنیا باقی رہے گی، زراعت کی اہمیت باقی رہے گی۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ انسان زندہ رہنے کے لیے کھانے پر مجبور ہے۔ یہ زراعت کا شعبہ ہی تو ہے، جو انسانی خوراک پیدا کرنے میں دن رات لگا رہتا ہے۔

ہمارا پیارا ملک پاکستان ایک زرعی ملک ہے۔ پاکستان کی تقریباً ستر فی صد آبادی دیہات میں رہتی ہے۔ دیہات میں رہنے والوں کی اکثریت زراعت کے شعبے سے منسلک ہے۔ یہ لوگ کھیتی باڑی کرتے ہیں اور ملک کی غذائی ضروریات پوری کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ان کی شبانہ روز محنت کی بدولت زرعی پیداوار میں اضافہ ہو رہا ہے۔

پاکستان کے لیے زراعت بہت زیادہ اہمیت رکھتی ہے۔ اس سے ملک کی معیشت مضبوط ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ زراعت کو پاکستان کی ریڑھ کی ہڈّی تصوّر کیا جاتا ہے۔ انسانی جسم میں ریڑھ کی ہڈی کی اہمیت سے آپ بخوبی آگاہ ہیں۔ اگر خدانخواستہ ریڑھ کی ہڈّی میں کوئی نقص واقع ہو جائے، تو انسانی جسم مفلوج ہو کر رہ جاتا ہے، بالکل اسی طرح ہمارے ملک کے لیے زراعت اہم ہے۔ اگر یہ شعبہ کمزور پڑ جائے تو اس سے ملک کمزور پڑ جاتا ہے۔ اس کے برعکس اگر زراعت کا شعبہ ترقی کرے تو اس سے ملک ترقی کرتا ہے۔

زندگی کے ہر شعبے میں سائنس کا عمل دخل دیکھا جا سکتا ہے۔ زراعت کے شعبے میں بھی سائنس نے انقلاب برپا کر دیا ہے۔ آج سے تیس چالیس سال پہلے تک کھیتی باڑی کے سارے کام انسانی ہاتھوں اور ڈھور ڈنگروں کی مدد سے انجام پاتے

Not for Sale – PESRP

www.iqbalkalmati.blogspot.com

تھے۔ کھیت میں ہل چلانے، کنویں سے پانی نکالنے، گندم کی گہائی کرنے اور گنّے سے رس نکالنے کے تمام کاموں کے لیے ڈھور ڈنگروں سے کام لیا جاتا تھا۔ اب سائنس دانوں نے کھیتی باڑی کے ہر کام کے لیے مشینیں ایجاد کرلی ہیں۔ ٹریکٹر کی مدد سے ہل چلایا جاتا ہے، ہارویسٹر کی مدد سے فصل کی کٹائی اور گہائی کا کام ایک ساتھ عمل میں آتا ہے۔ ٹیوب ویل سے کھیت سیراب کیے جاتے ہیں۔ غرض کسان کے کام میں تیزی آگئی ہے۔ اس سے کام پہلے کی نسبت تیز رفتاری سے ہوتا ہے۔

زرعی سائنس دان دن رات تجربات کرتے رہتے ہیں۔ وہ خُوب سے خُوب تر کی تلاش میں نئے نئے بیج نکالتے رہتے ہیں۔ یہ نئے بیج زیادہ پیداوار دیتے ہیں۔ اس کے علاوہ ان میں بیماریوں کے خلاف قوّتِ مدافعت بھی زیادہ پائی جاتی ہے۔ ان بیجوں کی بدولت فی ایکڑ پیداوار میں خاطر خواہ اضافہ ہُوا ہے۔ اس اضافے سے ملک کو بہت زیادہ فائدہ ہوتا ہے۔ زیادہ پیداوار ہوگی، تو ملک خوراک کے معاملے میں خود کفیل ہوگا۔ اُسے خوراک کے معاملے میں دوسرے ملکوں کا محتاج نہیں ہونا پڑے گا۔ اگر باہر سے خوراک درآمد کی جائے، تو اس پر قیمتی زرِمبادلہ خرچ ہوتا ہے۔ اس کے برعکس اگر ہم اپنی ضرورت سے زائد اناج پیدا کریں، تو ہم اسے دُوسرے ملکوں کو برآمد کرسکتے ہیں۔ اس طرح ہم قیمتی زرِمبادلہ کما سکتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے پاکستان کو بہترین وسائل سے نوازا ہے۔ خاص طور پر پنجاب کی زمین اپنی زرخیزی کے اعتبار سے اپنی مثال آپ ہے۔ پاکستان کے نہری نظام کا شمار دُنیا کے آب پاشی کے بہترین نظاموں میں کیا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہم گندم کی پیداوار میں خود کفالت کا درجہ حاصل کرچکے ہیں۔ ہم اسے برآمد کرتے ہیں۔ اسی طرح پاکستانی چاول کی دُنیا میں بڑی مانگ ہے۔ نارووال، سیالکوٹ، شیخوپورہ، گوجرانوالا اور حافظ آباد میں اُگنے والے چاول اپنی خوشبو کے لحاظ سے بے مثال ہیں۔ پاکستان کی ایک اہم برآمدی فصل کپاس بھی ہے۔ اسے ہم بیرونی ملکوں میں برآمد کرکے بہت سا زرِمبادلہ کماتے ہیں۔

زراعت کی اہمیت یہ بھی ہے کہ بہت سی فیکٹریاں ایسی ہیں، جن کا دارومدار زراعت پر ہے۔ مثال کے طور پر آٹے اور چاول کی ملیں، خوردنی تیل بنانے، دھاگا اور کپڑا بنانے کے کارخانے سب زراعت کے ساتھ وابستہ ہیں۔ یوں زراعت کی ترقی کے ساتھ صنعتی ترقی بھی ممکن ہوتی ہے۔ خوردنی تیل نکالنے کے لیے روغنی اَجناس کی ضرورت ہوتی ہے۔ ہمارے ملک میں سُورج مکھی، کینولا وغیرہ سے خوردنی تیل نکالا جاتا ہے۔

www.iqbalkalmati.blogspot.com

ہمارے ملک میں روغنی اَجناس اس مقدار میں پیدا نہیں ہو رہیں، جتنی ان کی ضرورت ہے۔ اس لیے ہم بیرونی ممالک سے پام آئل درآمد کرنے پر مجبور ہیں۔ اسی طرح ہمارے ہاں چینی کی ضروریات بھی بڑھ گئی ہیں۔ ملک میں پیدا ہونے والی چینی ہماری ضرورتوں کے لیے ناکافی ہے۔ مجبوراً ہمیں چینی بھی باہر سے منگوانی پڑتی ہے۔ ہمیں روغنی اَجناس اور گنّے کی پیداوار میں اضافہ کرنے کی ضرورت ہے تاکہ ہم اپنی خوردنی تیل اور چینی کی ضروریات پوری کرنے کے لیے کسی کے محتاج نہ ہوں۔

گندم، چاول اور دالوں کے علاوہ سبزیاں اور پھل بھی انسانی خوراک کا حصّہ ہیں۔ ہمارے ملک میں ہر طرح کی سبزیاں پیدا ہوتی ہیں۔ اب تو جدید طریقوں کی مدد سے بے موسمی سبزیاں بھی اُگائی جا رہی ہیں۔ ہمارے ملک میں پیدا ہونے والا آم دُنیا میں بے حد پسند کیا جاتا ہے۔ اسی طرح ہمارے ہاں پیدا ہونے والے کینو کو بھی اس کی عمدہ کوالٹی کی بدولت پسند کی نظر سے دیکھا جاتا ہے۔ ان پھلوں کی برآمد سے ہم زرِمبادلہ کماتے ہیں۔

زراعت سے وابستہ دیگر شعبوں میں پولٹری فارم، ڈیری فارم اور فش فارم بھی شامل ہیں۔ دیہات میں ہر گھر میں کوئی نہ کوئی پالتو جانور پالا جاتا ہے۔ اکثر گھروں میں گائے یا بھینس ہوتی ہے۔ کچھ لوگ بھیڑ بکریاں پالتے ہیں۔ ڈیری فارم میں اعلیٰ نسل کے دُودھ دینے والے جانور رکھے جاتے ہیں۔ ان جانوروں سے دودھ، مکھن، گھی کے علاوہ گوشت بھی حاصل ہوتا ہے۔ ان کی کھالوں سے چمڑے کے کارخانے چلتے ہیں۔ ان کا گوبر قدرتی کھاد کا کام دیتا ہے۔ کئی کسان پولٹری فارم کا کاروبار بھی کرتے ہیں۔ پولٹری فارم سے انڈوں کے علاوہ گوشت کی ضروریات پوری ہوتی ہیں۔

ہمارے کچھ کسان بھائیوں نے مچھلی کے فارم بھی بنا رکھے ہیں۔ ان سے ہمیں مچھلی کا گوشت حاصل ہوتا ہے۔

اگر ملک کو خوش حال کرنا ہے، تو ہمیں کسان کو خوش حال کرنا ہوگا۔ اگر ہم زراعت کو ترقی دیں، تو ہم اپنے پاؤں پر خود کھڑے ہو سکتے ہیں۔ ہم غیر ملکی امداد سے بے نیاز ہو سکتے ہیں۔ ہم قیمتی زرِمبادلہ بچا سکتے ہیں، مگر اس کے لیے ایک ہی نسخہ ہے، اور وہ یہ کہ ہم اپنے کسان بھائیوں کو زیادہ سے زیادہ سہولتیں دیں۔ ہم اُنھیں سستے اور معیاری بیج فراہم کریں۔ ہم کھاد، زرعی ادویات اور زرعی مشینری کو سستا کر دیں۔ کسانوں کو ٹریکٹر اور ٹیوب ویل چلانے کے لیے رعایتی نرخوں پر تیل فراہم کریں۔ ہمارا ہمسایہ ملک بھارت اپنے کسانوں کو مفت بجلی فراہم کر رہا ہے۔ ہمیں بھی چاہیے کہ ہم اپنے کسانوں کی مشکلات کو کم کریں۔ اگر ہم نے ایسا کیا، تو ہمارا ملک زراعت کے میدان میں بہت ترقی کرے گا۔

Not for Sale – PESRP

www.iqbalkalmati.blogspot.com

مشق

۱۔ درج ذیل کے مختصر جواب تحریر کریں:

- زراعت اور انسان کا رشتہ کب سے ہے؟
- کیا کسی زمانے میں زراعت کی اہمیت کم ہوگی؟
- ''زراعت پاکستان کی ریڑھ کی ہڈی ہے۔'' اس جملے کی وضاحت کریں۔
- کون سی صنعتیں زرعی پیداوار کی مرہونِ منت ہیں؟
- قدرتی کھاد سے کیا مراد ہے؟ اس کے علاوہ دُوسری قسم کی کھاد کون سی ہوتی ہے؟
- ڈیری فارم سے ہمیں کیا حاصل ہوتا ہے؟
- درآمدات اور برآمدات سے کیا مُراد ہے؟
- پاکستان کے کن علاقوں میں آم اور کینوز یادہ مقدار میں پیدا ہوتے ہیں؟
- صنعت کا زراعت کے ساتھ کیا تعلق ہے؟
- روغنی اَجناس سے کیا مراد ہے؟
- بے موسمی سبزیوں سے کیا مراد ہے؟

۲۔ سوچیے اور بتایئے:

- ماضی کی کھیتی باڑی کا موجودہ دور میں کی جانے والی کھیتی باڑی کے ساتھ موازنہ کیجیے۔
- زرعی پیداوار کس طرح بڑھائی جاسکتی ہے؟ تجاویز دیں۔

۳۔ درست جواب پر (✓) کا نشان لگایئے۔

- پاکستان ایک ملک ہے:

(ا) صنعتی (ب) زرعی (ج) نیم صنعتی (د) نیم زرعی

- ہارویسٹر کام آتا ہے:

(ا) ہل چلانے کے (ب) بیج بونے کے

(ج) کھاد بکھیرنے کے (د) فصل کاٹنے اور گاہنے کے

www.iqbalkalmati.blogspot.com

- چاول کی بہترین فصل ہوتی ہے:

(ا) نارووال میں (ب) ساہی وال میں

(ج) ملک وال میں (د) خانیوال میں

- بھینسیں اور گائیں ہوتی ہیں:

(ا) زرعی فارم میں (ب) پولٹری فارم میں

(ج) ڈیری فارم میں (د) فش فارم میں

- پولٹری فارم میں ہوتی ہیں:

(ا) گائیں (ب) بھینسیں (ج) مچھلیاں (د) مرغیاں

- پام آئل کام آتا ہے:

(ا) ٹریکٹر چلانے کے (ب) ٹیوب ویل چلانے کے

(ج) کھانا پکانے کے (د) بالوں کو لگانے کے

۴۔ دی گئی مثال کی روشنی میں خالی کالم پُر کریں:

کالم "الف"	کالم "ب"	کالم "ج"
خوب	خوب تر	خوب ترین
بد		
آسان		
مشکل		
عظیم		
وسیع		

۵۔ واحد کی جمع اور جمع کے واحد لکھیں:

وسائل دیہات ایجاد سہولت ادویہ مشکلات

www.iqbalkalmati.blogspot.com

۶۔ جملوں میں استعمال کریں:

شبانہ روز، معیشت، خدانخواستہ، مفلوج، انقلاب، اپنے پاؤں پر کھڑا ہونا، خودکفالت، زرِمبادلہ

۷۔ ان الفاظ کے متضاد لکھیں:

زندہ، زندگی، انسانی، دیہاتی، اکثریت، زرخیز، خوش حال، ترقی، سستا

۸۔ اس سبق کے اہم نکات کو ذہن میں رکھتے ہوئے خلاصہ لکھیں۔

سرگرمیاں:

- اس سبق میں ''مانگ'' کا لفظ استعمال ہوا ہے۔ اس کے دو معنی ہیں۔ آپ لُغت سے اس کے معنی تلاش کریں۔ اس لفظ کو دونوں معنوں میں جملوں میں استعمال کریں۔
- طالب علم مختلف زرعی مشینوں کی تصویریں جمع کر کے البم بنائیں۔
- کسی ماڈل زرعی فارم کی سیر کا اہتمام کریں۔ طالب علم مختلف فصلیں، سبزیاں اور پھل دیکھیں۔ زرعی مشینوں کا کام بھی دیکھیں۔ اگر قریب کوئی ایسا کارخانہ موجود ہو، جس کا تعلق زراعت سے ہو تو وہ بھی دیکھیں۔ واپس آنے کے بعد ہر طالب علم اپنی تعلیمی سیر کا حال زبانی اور تحریری طور پر بیان کرے۔

برائے اساتذۂ کرام:

طالب علموں کو بتائیں کہ زراعت کی ترقی کا ہمارے ملک کی خوش حالی کے ساتھ کس قدر گہرا تعلق ہے۔

www.iqbalkalmati.blogspot.com

ابتدائی طبّی امداد

تدریسی مقاصد: اس سبق کے مطالعے کے بعد بچے اس قابل ہوں گے کہ وہ:

- ★ ابتدائی طبی امداد کی ضرورت اور اہمیت جان سکیں۔
- ★ کسی حادثے کی صورت میں مثبت کردار ادا کر سکیں۔
- ★ حادثے کی صورت میں فوری امداد دینے والے اداروں سے رابطہ کر سکیں، جیسے ریسکیو 1122۔

خاص الفاظ: افاقہ، کمر بستہ، مُستعد، مُتاثِرہ، مُوصل، اہل کار، نظامِ تنفّس، حتّی الوسع، مُنتقل، ریسکیو

آپ نے ابتدائی طبّی امداد کے الفاظ تو سنے ہوں گے۔ کبھی آپ نے غور کیا کہ یہ ابتدائی طبّی امداد ہوتی کیا ہے؟ جیسا کہ نام سے ظاہر ہے یہ وہ امداد ہے، جو کسی حادثے کا شکار ہونے والے شخص کو فوری طور پر بہم پہنچائی جاتی ہے۔ اس امداد کی بدولت متاثرہ فرد کی زندگی بچانے میں مدد ملتی ہے۔ اس کے علاوہ یہ امداد صورتِ حال کو مزید بگڑنے سے بچاتی ہے اور متاثرہ شخص قدرے افاقہ محسوس کرتا ہے۔

ابتدائی طبّی امداد کو انگریزی میں فرسٹ ایڈ (First Aid) کہتے ہیں۔ وہ ڈبا یا تھیلا جس میں ابتدائی طبّی امداد کا سامان موجود ہوتا ہے، اُسے فرسٹ ایڈ باکس (First Aid Box) یا فرسٹ ایڈ کِٹ (First Aid Kit) کہتے ہیں۔ اس کٹ میں کیا سامان ہوتا ہے اور اسے کیسے استعمال کرتے ہیں، اس کے لیے ابتدائی طبّی امداد کی باقاعدہ تربیت حاصل کرنا پڑتی ہے۔

کسی بھی وقت، کہیں بھی حادثہ پیش آسکتا ہے، اس لیے ابتدائی طبّی امداد کی ضرورت کسی وقت بھی پڑ سکتی ہے۔ فیکٹریوں اور کارخانوں میں کام کرنے والوں کو کسی بھی وقت چوٹ آسکتی ہے۔ کسی مشین میں جسم کا کوئی حصہ آکر زخمی ہو سکتا ہے، سڑک پر چلتے ہوئے کسی موٹر گاڑی سے ٹکر ہو سکتی ہے، اسکول میں کھیلتے ہوئے کوئی کھلاڑی گر سکتا ہے یا جسم کے کسی حصے پر گیند لگ سکتی ہے، گھر میں پاؤں پھسل سکتا ہے، باورچی خانے میں کام کرتے ہوئے ذرا سی بے احتیاطی سے کپڑوں میں آگ لگ سکتی ہے، بجلی کا کوئی جھٹکا لگ سکتا ہے، کوئی خطرناک چیز مثلاً بچھو یا سانپ ڈس سکتا ہے، نہر یا دریا میں نہاتے ہوئے کوئی ڈوب سکتا ہے۔

www.iqbalkalmati.blogspot.com

اگر ابتدائی طبّی امداد کی تربیت حاصل کر رکھی ہو اور اس سے متعلقہ صندوقچہ پاس ہو تو متاثرہ فرد کو بروقت طبّی امداد فراہم کی جاسکتی ہے۔ آج کل حکومت نے ریسکیو 1122 (Rescue 1122) کے نام سے ایک محکمہ قائم کر رکھا ہے۔

اس محکمے کے قیام کا مقصد کسی بھی حادثے کا شکار ہونے والے فرد یا افراد کو فوری طور پر مدد بہم پہنچانا ہے۔ عوام کی مدد پر کمر بستہ ریسکیو 1122 کے اہل کار ہر وقت مُستعد رہتے ہیں۔ کہیں آگ لگ جائے، سڑک پر کوئی حادثہ رُونما ہو جائے، کوئی کشتی دریا میں اُلٹ جائے، کنویں کی کُھدائی کے دوران مزدور دب جائیں، کسی کو دل کا دَورہ پڑ جائے یا کوئی اور ہنگامی صورتِ حال پیدا ہو جائے، تو یہ نوجوان منٹوں میں جائے حادثہ پر پہنچ جاتے ہیں۔

اس محکمے کے اہل کاروں کے علاوہ ہر فرد کا فرض ہے کہ اُسے ابتدائی طبّی امداد کی چند ضروری باتوں کا پتا ہو تاکہ ضرورت پڑنے پر وہ متاثرہ شخص کے لیے کچھ نہ کچھ کر سکے۔ مثال کے طور پر یہ بات سب کو معلوم ہونی چاہیے کہ اگر سانپ کاٹ لے، تو متاثرہ جگہ کو دل کی سطح سے نیچے رکھیں تاکہ زہر کی دل تک پہنچنے کی رفتار سُست ہو جائے۔ زخمی جگہ سے دو انچ اُوپر رسّی یا کپڑا باندھ دیں۔ جتنی جلد ممکن ہو، متاثرہ فرد کو ہسپتال تک پہنچانے کی کوشش کریں۔

اسی طرح اگر کوئی شخص پانی میں ڈوب گیا ہو، تو اُسے پانی سے باہر نکال کر نبض دیکھی جائے۔ ڈوبنے والے شخص کے پیٹ میں پانی بھر جاتا ہے۔ اسے بروقت نکالنا ضروری ہوتا ہے۔ اس مقصد کے لیے متاثرہ شخص کو اُلٹا لٹا کر اُس کی پیٹھ کو تھپتھپانا مناسب رہتا ہے۔

چھوٹے بچّے ہر چیز کے ساتھ چھیڑ چھاڑ کرتے رہتے ہیں۔ بعض اوقات وہ بجلی کے پلگوں (Plugs) میں اپنی انگلیاں ٹھونس لیتے ہیں۔ کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ بجلی کے کسی ننگے تار سے ہمارا جسم چُھو جاتا ہے، جس سے ہمیں جھٹکا محسوس ہوتا ہے۔ کبھی یوں بھی ہوتا ہے کہ آدمی بجلی کے تار یا بجلی سے چلنے والی کسی مشین کے ساتھ چمٹ کر رہ جاتا ہے۔ ایسی صورت میں سب سے پہلا کام یہ کرنا چاہیے کہ اسے بجلی کے تار یا مشین سے الگ کیا جائے۔ سوئچ کو بند کریں اور پلگ نکال دیں، بلکہ بہتر ہے کہ مین سوئچ (Main Switch) بند کر دیا جائے یا فیوز (Fuse) نکال دیا جائے۔ متاثرہ فرد

www.iqbalkalmati.blogspot.com

کو ننگے ہاتھوں سے مت چُھوئیں کیوں کہ اُس کے جسم میں بجلی کا کرنٹ موجود ہوتا ہے۔ یہ کرنٹ چھونے والے شخص کے جسم میں منتقل ہو جاتا ہے۔ غیر مُوصِل اشیا (ایسی اشیا جن میں سے بجلی کا کرنٹ نہ گزر سکے مثلاً لکڑی، کاغذ، پلاسٹک وغیرہ) کی مدد سے متاثرہ فرد کو الگ کریں۔ یہ خیال رکھا جائے کہ الگ کرتے وقت، جس جگہ آپ کھڑے ہوں وہ گیلی نہ ہو۔ متاثرہ شخص کے اُوپر کمبل ڈال دیں۔ اس کے بعد سب سے پہلے یہ دیکھیں کہ آیا نظامِ تَنَفُّس بحال ہے۔ اگر سانس رُک گیا ہے یا سُست رفتار سے آ رہا ہے، تو مصنوعی طور پر تَنَفُّس کا بندوبست کریں۔ باقی جسم کی نسبت سر کو نیچا رکھیں۔ متاثرہ شخص کو زیادہ ہلنے جلنے نہ دیں۔ کوئی لمحہ ضائع کیے بغیر قریبی ہسپتال میں پہنچانے کا بندوبست کریں۔

اگر کسی کو آگ لگ جائے تو اُس پر کمبل وغیرہ پھینک کر آگ کو بُجھانے کی کوشش کریں۔ کمرے یا سامان کو آگ لگی ہو تو ریت پھینکنے سے آگ بُجھانے میں مدد ملتی ہے۔ آگ سے جُھلس جانے والے حِصّوں پر مرہم وغیرہ لگائیں اور متاثرہ فرد کو ہسپتال پہنچائیں۔

گرمیوں کے موسم میں دھوپ میں سخت کام کرنے سے لُو لگ جاتی ہے۔ عام طور پر بچے یا بڑی عمر کے لوگ اس کا شکار ہوتے ہیں۔ جسم میں پانی کی شدید کمی واقع ہو جاتی ہے۔ جسم کا درجۂ حرارت ایک سو چار ڈگری سینٹی گریڈ سے زیادہ بڑھ جاتا ہے۔ متاثرہ فرد بے ہوش ہو جاتا ہے۔ دل کی دھڑکن تیز ہو جاتی ہے۔ خون کا دباؤ کم یا زیادہ ہو سکتا ہے۔ سر کے بھاری پن کی شکایت ہو سکتی ہے۔ متلی آ سکتی ہے۔ اگر کسی فرد کو لُو لگ جائے، تو فوری طور پر اُسے دُھوپ سے سائے میں لے کر جائیں، ٹھنڈی جگہ رکھیں، ٹھنڈا پانی یا مشروبات پلائیں اور جتنی جلدی ہو سکے، ہسپتال پہنچائیں۔

یاد رکھیں! ان باتوں پر ہم سب کو عمل کرنا چاہیے۔ اگر ہمارے آس پاس کوئی شخص طبّی امداد کا مُستحق ہو تو ہمیں اُس کی حتّی الوسع مدد کرنی چاہیے۔ ساتھ ہی ہمیں کوئی لمحہ ضائع کیے بغیر ریسکیو 1122 پر فون کر کے اُنھیں مدد کے لیے طلب کرنا چاہیے۔

Not for Sale – PESRP

www.iqbalkalmati.blogspot.com

مشق

۱۔ درج ذیل کے مختصر جواب تحریر کریں:

- ابتدائی طبّی امداد سے کیا مراد ہے؟
- ابتدائی طبّی امداد کے کیا فائدے ہیں؟
- ابتدائی طبّی امداد کی ضرورت کہاں اور کس وقت پڑ سکتی ہے؟
- سانپ کاٹ لے تو متأثرہ جگہ کو دل کی سطح سے نیچے کیوں رکھتے ہیں؟
- ڈوبنے والے شخص کو ابتدائی طبّی امداد کیسے پہنچائی جاتی ہے؟
- اگر کوئی بجلی کے تار کے ساتھ چمٹ جائے تو کیا کرنا چاہیے؟
- اگر کوئی شخص بجلی سے چلنے والی کسی مشین کے ساتھ چمٹا ہو تو اُسے ننگے ہاتھ سے کیوں نہیں چھُونا چاہیے؟
- لُو سے متأثر ہونے والوں کی بڑی تعداد بچّوں یا بوڑھوں کی کیوں ہوتی ہے؟
- مُوصِل اشیا سے کیا مراد ہے؟
- ریسکیو 1122 کیا کام کرتا ہے؟

۲۔ درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیے۔

- ان میں سے غیر مُوصِل ہے:

(ا) لوہا (ب) پیتل (ج) تانبا (د) لکڑی

- نظامِ تنفُّس سے مراد ہے:

(ا) ہاضمے کا نظام (ب) خون کا نظام

(ج) سانس لینے کا نظام (د) فالتو مادے خارج کرنے کا نظام

- لُو لگنے سے جسم میں کمی واقع ہو جاتی ہے:

(ا) سانس لینے کی (ب) خون کی (ج) پانی کی (د) درجہ حرارت کی

www.iqbalkalmati.blogspot.com

- ان میں سے مُوصل ہے:

(ا) لکڑی (ب) پتھر (ج) پانی (د) پلاسٹک

۳۔ ان جملوں کو درست کیجیے:

- مزدور کے بازو پر چوٹ لگ گئی۔
- جتنی جلدی ممکن ہو سکے، مریض کو ہسپتال پہنچائیں۔
- ڈاکٹر نے زخم پر مرہم لگائی۔
- میرے سر میں شدید درد ہو رہی ہے۔
- کسی کی چغلی مت کرو۔

۴۔ ان الفاظ کو اپنے جملوں میں استعمال کریں:

بروقت کمربستہ مستعد جائے حادثہ حَتَّی الوسع افاقہ نظامِ تَنَفُّس متاثرہ

۵۔ اعراب کی مدد سے تلفظ واضح کریں:

مستعد حتی الوسع مستحق مدد طلب تنفس ظاہر حکومت

۶۔ واحد کے جمع اور جمع کے واحد لکھیں:

فرد فرض مشروبات شخص نہر حادثہ جسم مقصد

۷۔ ان الفاظ کے متضاد لکھیں:

ڈوبنا باقاعدہ بےاحتیاطی عوام کمی دھوپ ٹھنڈا آگ

۸۔ نادیدہ عبارت

- اس عبارت کو غور سے پڑھیں اور اس کے آخر میں دیے گئے سوالات کے جواب دیں:

ہر انسان کے جسم میں تین بوتل اضافی خون کا ذخیرہ موجود ہوتا ہے۔ ہر تندرست شخص ہر تیسرے مہینے خون کی ایک بوتل عطیے کے طور پر دے سکتا ہے۔ اس سے اس کی صحت پر مُثبت اثرات مرتّب ہوتے ہیں۔ خون دینے والے شخص کا کولیسٹرول بھی قابو میں رہتا ہے۔ تین ماہ کے اندر اندر نیا خون اس ذخیرے میں شامل ہو جاتا ہے۔ خون دینے والے افراد میں قوّتِ مدافعت زیادہ ہوتی ہے۔ وہ جلدی بیماریوں کا شکار نہیں ہوتے۔ خون دینے والے افراد موٹاپے سے بھی محفوظ رہتے ہیں۔

www.iqbalkalmati.blogspot.com

جسم سے خون نکالنے سے پہلے مکمل جانچ پرتال کرنا ضروری ہوتا ہے۔ خون دینے والے شخص کا صحت مند ہونا بنیادی شرط ہے۔ کئی خطرناک امراض خون کی منتقلی کی وجہ سے خون لینے والے شخص تک پہنچ سکتے ہیں۔

سوالات

★ اضافی خون سے کیا مراد ہے؟

★ ایک صحت مند شخص کتنے عرصے کے بعد کتنا خون بطور عطیہ دے سکتا ہے؟

★ قوتِ مدافعت کیا ہوتی ہے؟

★ خون دینے والے شخص کو خون دینے سے کوئی فائدہ ہوتا ہے؟

★ خون کے انتقال سے پہلے اچھی طرح جانچ پرتال کیوں کی جاتی ہے؟

سرگرمیاں:

- اس سبق میں آپ نے ''کمربستہ'' کا لفظ پڑھا ہے۔ ''کمر'' کے معنی تو آپ کو معلوم ہوں گے۔ ''بستہ'' فارسی کا لفظ ہے اور اس کے معنی ہیں ''باندھا ہوا'' اب سوچیے ''کمربستہ'' کے کیا معنی ہوئے۔
- اس سبق میں آپ نے ''جائے حادثہ'' کا لفظ پڑھا۔ ''جا'' فارسی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی ہیں ''جگہ''۔ ''جائے حادثہ'' کے معنی ہوئے ''حادثے کی جگہ''۔ اب نیچے دیے گئے الفاظ کے معنی اپنی کاپیوں پر لکھیے:

جائے وفات جائے عبرت جائے پیدائش جائے وقوعہ

- نیچے چند ایسی صورتیں دی گئی ہیں، جن میں متاثرہ فرد یا افراد کو فوری طور پر امداد کی ضرورت ہوگی۔ جماعت میں رول پلے کی سرگرمی کا اہتمام کریں۔ طالب علموں سے فرضی طور پر ان صورتوں میں 1122 کے اہل کاروں کو فون کے ذریعے حادثے کے مقام اور نوعیت کے بارے میں اطلاع دینے کو کہیں:

★ ہاکی کھیلتے ہوئے آپ کے ساتھی کھلاڑی کی ہڈی ٹوٹ گئی ہے۔

★ برسات کے دنوں میں ایک مکان گر گیا ہے۔

★ دادا جان کو دل کا دورہ پڑ گیا ہے۔

www.iqbalkalmati.blogspot.com

★ سڑک پر کار اور موٹر سائیکل ٹکرا گئے ہیں۔

★ پڑوس میں آگ لگ گئی ہے۔

★ ایک بچہ مکان کی چھت سے نیچے گر گیا ہے۔

★ گرمی میں کام کرتے ہوئے مزدور بے ہوش ہو گیا ہے۔

★ کھیت میں کام کرتے کسان کو سانپ نے ڈس لیا ہے۔

★ نہر میں نہاتے ہوئے ایک نوجوان ڈوب گیا ہے۔

★ باورچی خانے میں کام کرتے ہوئے آپ کی امی جان کے کپڑوں کو آگ لگ گئی ہے۔

★ بجلی کی موٹر ٹھیک کرتے ہوئے الیکٹریشن بجلی کا جھٹکا لگنے سے بے ہوش ہو گیا ہے۔

برائے اساتذۂ کرام:

☆ طالب علموں کو ابتدائی طبی امداد کے متعلق مزید معلومات دینے کے لیے ریسکیو 1122 کے کسی اہل کار کو بلائیں۔ وہ بچوں کو فرسٹ ایڈ کٹ اور اس کے استعمال کا طریقہ بتائیں۔

☆ استاد بچوں کو بتائیں کہ لفظ "جانچ پڑتال" ہمارے یہاں "ڑ" کے ساتھ مستعمل ہے، اصل لفظ "پرتال" ہے۔

www.iqbalkalmati.blogspot.com

قائدِ اعظمؒ

تدریسی مقاصد: اس سبق کے مطالعے کے بعد بچے اس قابل ہوں گے کہ وہ:

- ★ قائدِ اعظمؒ کی خدمات کے بارے میں جان سکیں۔
- ★ مُترنّم انداز میں مناسب زیر و بم کے ساتھ نظم پڑھنا سیکھ سکیں۔

خاص الفاظ: شادماں — دلشاد — پاسباں — آبرو — کارواں

تیرے خیال سے ہے ، دل شادماں ہمارا
تازہ ہے جاں ہماری ، دل ہے جواں ہمارا

تیری ہی ہمتوں سے ، آزاد ہم ہوئے ہیں
خوشیاں ملی ہیں ہم کو ، دِلشاد ہم ہوئے ہیں
آباد ہے تُجھی سے یہ گلستاں ہمارا

ہم سو رہے تھے تُونے ، آ کر ہمیں جگایا
پھرتے تھے ہم بھٹکتے، رستہ ہمیں بتایا
تُو رہنما ہمارا ، تُو پاسباں ہمارا

تیرے ہی حوصلے سے ، ہم کو ملی ہے قُوّت
تیری ہی آبرو سے ، قائم ہے اپنی عزّت
چمکا ہے تیرے دَم سے، قومی نِشاں ہمارا

ہم جو قَدَم اٹھائیں، آتی ہے یاد تیری
ہم جس طرف بھی جائیں، آتی ہے یاد تیری
تجھ سے رواں دواں ہے، یہ کارواں ہمارا

(صوفی غلام مُصطفیٰ تبسّم)

www.iqbalkalmati.blogspot.com

مشق

۱۔ درج ذیل کے مختصر جواب تحریر کریں:

- ہمارے دل کی شادمانی کی کیا وجہ ہے؟
- دل جوان ہونے کا کیا مطلب ہے؟
- ''آباد ہے تجھی سے یہ گلستاں ہمارا''۔اس مصرعے میں گلستاں سے کیا مراد ہے؟
- راہ نما کیا کام کرتا ہے؟
- ''ہم سو رہے تھے، تُو نے آ کر ہمیں جگایا''۔اس سے کیا مراد ہے؟
- ''قومی نشاں'' سے کیا مراد ہے؟
- ہمارا کارواں کیونکر رواں دواں ہے؟

۲۔ نظم کے متن کے مطابق درست لفظ سے خالی جگہ پُر کریں:

- تیرے خیال سے ہے دل ------ ہمارا

(ا) گلستاں (ب) باغباں (ج) شادماں (د) جواں

- تازہ ہے جاں ہماری دل ہے ----- ہمارا

(ا) نہال (ب) شادماں (ج) جاں (د) جواں

- تیری ہی -------- سے آزاد ہم ہوئے ہیں

(ا) ہمتوں (ب) جراتوں (ج) طاقتوں (د) شفقتوں

- تیری ہی آبرو سے قائم ہے اپنی -------

(ا) قُوّت (ب) طاقت (ج) ہمت (د) عزّت

- تُو رہنما ہمارا، تُو -------- ہمارا

(ا) پاسباں (ب) نگہباں (ج) رازداں (د) کارواں

- ہم سو رہے تھے تُو نے آ کر ہمیں --------

(ا) اُٹھایا (ب) بتایا (ج) جگایا (د) سکھایا

www.iqbalkalmati.blogspot.com

- ہم جو ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اٹھائیں، آتی ہے یاد تیری

(ا) قلم　(ب) قسم　(د) قدم　(د) عَلَم

۳۔ دی گئی مثال کے مطابق مصرعے مکمل کریں:

کالم "ج"	کالم "ب"	کالم "الف"
دل شاد ماں ہمارا	یہ کارواں ہمارا	تیرے خیال سے ہے
	تُو پاسباں ہمارا	تازہ ہے جاں ہماری،
	دل شاد ماں ہمارا	آباد ہے تجھی سے
	یہ گلستاں ہمارا	تُو رہنما ہمارا
	دل ہے جواں ہمارا	چمکا ہے تیرے دم سے
	قومی نشاں ہمارا	تجھ سے رواں دواں ہے

۴۔ جملوں میں استعمال کریں:

شادماں، دِلشاد، گلستاں، پاسباں، آبرو، کارواں

۵۔ ان لفظوں کے متضاد لکھیں:

شادماں، جواں، آباد، گلستاں، رہنما

۶۔ اس نظم کو زبانی یاد کریں۔

۷۔ کسی اور شاعر کی نظم تلاش کریں، جس میں قائدِ اعظمؒ کی خدمات کا ذکر کیا گیا ہو۔ اس نظم کو اپنی کاپیوں پر لکھیں۔

سرگرمیاں:

- اس نظم کو کوئی خوش الحان طالب علم ترنُّم کے ساتھ پڑھے۔ باقی طلبہ وطالبات اس کی تقلید میں نظم گائیں۔

www.iqbalkalmati.blogspot.com

- طالب علم قائدِ اعظمؒ کے متعلق لائبریری سے کوئی کتاب لے کر مُطالعہ کریں اور دُوسرے ساتھیوں سے معلومات کا تبادلہ کریں۔

★ اس نظم کی تدریس کے بعد "قائدِ اعظمؒ کی خدمات" کے موضوع پر مضمون نویسی کا مقابلہ منعقد کروائیں۔

- طالب علموں کو اخبارات، رسائل اور کیلنڈروں وغیرہ سے بانیِ پاکستان قائداعظم محمد علی جناحؒ کی تصاویر جمع کرنے کو کہیں۔ ان تصاویر کو مختلف چارٹس پر چسپاں کر کے جماعت کے کمرے میں آویزاں کریں۔

- اس نظم میں ایک لفظ "گلستاں" استعمال ہوا ہے۔ اس کے لیے تین اور لفظ بھی استعمال ہوتے ہیں۔ غور کیجیے اور وہ لفظ اپنی کاپیوں پر لکھیے۔

برائے اساتذۂ کرام:

☆ طالب علموں کو وقتاً فوقتاً اپنے مشاہیر کے بارے میں بتاتے رہیں۔ اس نظم کی تدریس کے بعد انھیں دل چسپ انداز میں قائدِ اعظمؒ کی شخصیت کے بارے میں اہم معلومات بہم پہنچائیں۔

www.iqbalkalmati.blogspot.com

شہید کی جو موت ہے، وہ قوم کی حیات ہے

تدریسی مقاصد: اس سبق کے مطالعے کے بعد بچے اس قابل ہوں گے کہ وہ:

- ★ جذبۂ حب الوطنی سے سرشار ہو سکیں۔
- ★ وطن کا دفاع کرنے کے لیے کسی بھی قربانی کے لیے تیار ہو سکیں۔
- ★ نشانِ حیدر حاصل کرنے والے ایک شہید کے کارنامے سے واقف ہو سکیں۔

خاص الفاظ: جارحانہ، پیش قدمی، بے تاب، جان کی پروا نہ ہونا، پیکر، پلک جھپکنے میں، جواں مردی، پیوست، پامردی، سپوت

یہ ایک ایسے لڑکے کی کہانی ہے جو بچپن میں اپنے نانا کے تمغے سینے پر سجائے اکڑ اکڑ کر گاؤں کی گلیوں میں پھرا کرتا تھا۔ اُسے فوج میں بھرتی ہونے کا شوق تھا۔ فوج میں بھرتی کرنے والی ٹیم اس کے گاؤں میں آئی اور وہ فوج میں بھرتی ہو گیا۔ اُسے اپنے خوابوں کی تعبیر مل گئی۔ تربیت مکمل ہونے کے بعد اُسے ٹینک ڈرائیور بنا دیا گیا۔

۱۹۷۱ء کی جنگ میں وہ شکر گڑھ کے محاذ پر تھا۔ دشمن کا جارحانہ منصوبہ یہ تھا کہ شکر گڑھ کے سرحدی علاقے سے پیش قدمی کرتے ہوئے ظفروال، نارووال اور پسرور تک قبضہ کر لیا جائے۔ ایسا پیدل فوج اور ٹینکوں کی مدد سے ہونا تھا۔

۳ دسمبر کی رات سب دفاعی مورچوں میں موجود تھے۔ یہ نوجوان بے چینی کے عالم میں دو تین بار سکواڈرن کمانڈر کے ٹینٹ کے پاس گیا، مگر کچھ کہے بغیر واپس آ گیا۔ آخر سکواڈرن کمانڈر نے پوچھا: جوان! کیا بات ہے؟ تم میرے پاس آئے مگر ملے بغیر چلے گئے۔

ابھی نوجوان کچھ کہہ نہیں پایا تھا کہ سکواڈرن کمانڈر نے کہا: مجھے معلوم ہے خدا نے تمھیں بیٹے سے نوازا ہے۔ بہت بے تاب ہو اُسے دیکھنے کو۔ چھُٹی چاہیے؟

نہیں سر! درخواست کرنے آیا ہوں۔ میری ڈیوٹی تبدیل کر دیں، میں آگے جانا چاہتا ہوں۔ مجھے آپ مشین گن سیکشن میں بھیج دیں۔ میں لڑائی میں براہِ راست حصّہ لینا چاہتا ہوں۔ نوجوان نے پُرعزم لہجے میں اپنی خواہش کا اظہار کیا۔

ٹھیک ہے میں تمھیں رائفل ٹروپ میں بھیج دیتا ہوں۔ تم اَسلحہ سپلائی کرنے والی گاڑی پر ڈیوٹی کرو گے اور پھر

www.iqbalkalmati.blogspot.com

جب موقع ملے، مشین گن پر اپنا شوق بھی پورا کر لینا۔ کمانڈر نے کہا۔

نوجوان اجازت ملنے پر بے حد خوش ہوا۔ اُس نے کمانڈر کو سلیوٹ کیا اور واپس آ گیا۔

٦ دسمبر کو دشمن نے ایک ٹینک رجمنٹ اور انفنٹری بٹالین کے ساتھ حملہ کیا۔ ایک دن کی لڑائی کے بعد دشمن نے ہمارے دو دیہات وڈھالا گوجراں اور ٹھاکر دوارا پر قبضہ کر لیا۔ اس لڑائی میں ہمارے بہت سے جوان شہید بھی ہوئے۔ اب دشمن کے حملے کا رُخ رائفل ٹروپ کی طرف تھا۔ یہ نوجوان رائفل ٹروپ کو اسلحہ پہنچاتا رہا۔ ساتھ ہی ساتھ وہ ٹروپ کمانڈرز کو پیغام رسانی کا کام بھی انجام دیتا رہا۔

٧ دسمبر کو ہرڑ خورد اور ہرڑ کلاں کے علاقے میں دشمن کی حرکات وسکنات کا جائزہ لینے کے لیے چند نوجوانوں کو بھیجا گیا۔ ان میں یہ نوجوان بھی شامل تھا۔

اب جنگ پیچیدہ مرحلے میں داخل ہو چکی تھی۔ ہر طرف دھوئیں کے بادل اُٹھ رہے تھے۔ دھماکوں کی آوازوں سے کان بہرے ہو رہے تھے۔ کسی خطرے کو خاطر میں نہ لاتے ہوئے یہ نوجوان آگے اور آگے بڑھتا گیا۔ وہ ایک اونچی ٹیکری پر چڑھا۔ اسے دشمن کی ایک ٹینک رجمنٹ دائیں طرف سے آگے بڑھتی دکھائی دی۔ کوئی لمحہ ضائع کیے بغیر نوجوان اپنی پوزیشن پر واپس آیا۔ اس کی اطلاع پر رائفل ٹروپ نے اپنی پوزیشنیں ٹھیک کیں۔ نوجوان راہ نمائی کرتے ہوئے اپنے ٹینکوں کے آگے آگے دوڑتا گیا۔ اُس نے ایسے نشانے لگوائے کہ دشمن کے کئی ٹینک تباہ ہو گئے۔ اب دشمن نے اپنے ٹینک کٹی پھٹی زمین میں چھپا دیے۔

جنگ میں مزید شدت آ چکی تھی۔ نوجوان کو اپنی جان کی کوئی پروا نہیں تھی۔ وہ شدید گولہ باری اور دونوں طرف سے ٹینکوں کے فائر کے باوجود گجگال کے نزدیک ایک اُونچی ٹیکری پر چڑھ گیا۔ اُس نے دشمن کے ٹینکوں کی تلاش جاری رکھی۔

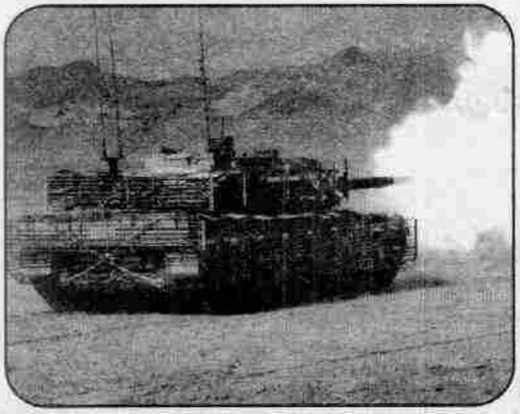

اُس کی نشان دہی پر دشمن کے ٹینک تباہ ہوتے رہے۔ جب بھی دشمن کا کوئی ٹینک تباہ ہوتا، وہ ''نعرۂ تکبیر، اللہ اکبر'' کی آواز بلند کرتا۔ اس نوجوان نے دشمن کے اٹھارہ ٹینک تباہ کروائے۔

ایک مرحلے پر اسے دشمن کے دو ٹینک نظر آئے۔ جرأت اور بہادری کا پیکر یہ نوجوان دوڑتا ہوا اپنے ٹینک کے پاس گیا۔ اس کے بتائے گئے ہدف کو نشانہ بنایا گیا اور پلک جھپکنے میں دشمن

Not for Sale – PESRP

www.iqbalkalmati.blogspot.com

کا ایک ٹینک زور دار دھماکے سے اُڑا دیا گیا۔ دوسرا ٹینک چھپ گیا۔ بے مثال شجاعت و جواں مردی کا مظاہرہ کرتے ہوئے یہ نوجوان ایک مرتبہ پھر آگے بڑھا، مگر اس دفعہ سامنے والے ٹینک کی مشین گن کی گولیاں اس کے سینے میں پیوست ہوگئیں۔ نوجوان شہادت کے مرتبے پر فائز ہوگیا۔ اُس نے اپنے گرم خون سے بہادری اور پامردی کی جو تاریخ لکھی، وہ ہمیشہ یاد رہے گی۔

آپ ضرور جاننا چاہیں گے کہ یہ نوجوان کون تھا۔ یہ تھے سوار محمد حسین شہید، جو راولپنڈی کی تحصیل گوجر خان کے ایک گاؤں ڈھوک پیر بخش کے ایک راجپوت گھرانے میں پیدا ہوئے۔ وہ اپنے والدین کے اکلوتے بیٹے تھے۔ جب ان کی شہادت کی خبر ان کے والدِ محترم روز علی کو ملی تو اُنھوں نے کہا'' خدا کی قسم! مجھے اپنے بیٹے کی شہادت پر فخر ہے۔ اگر میرے اور بیٹے ہوتے، تو میں ان کو بھی ملک وقوم کی حفاظت اور سربلندی کے لیے پیش کر دیتا۔''

جب جنگ ختم ہوئی، تو اُس وقت کے صدرِ پاکستان اگلے مورچوں کا معائنہ کرنے شکر گڑھ کی سرحد پر آئے۔ پاکستانی افواج کے کمانڈر ان چیف نے اُنھیں سوار محمد حسین شہید کے بے مثال کارنامے سے آگاہ کیا۔ صدرِ پاکستان، پاک دھرتی کے اس سپُوت کی جُرأت سے اس قدر متاثر ہوئے کہ اُنھوں نے سوار محمد حسین شہید کے لیے نشانِ حیدر کا اعلان کیا۔

سوار محمد حسین شہید نے اپنی جان کا نذرانہ دے کر ہمیشہ ہمیشہ کی زندگی حاصل کر لی۔

سوار محمد حسین شہید کی بہادری کا یہ کارنامہ ہمیں ایک پیغام دیتا ہے کہ جب بھی ملک وقوم کو ہماری ضرورت پڑے، ہمیں کسی بھی قربانی سے دریغ نہیں کرنا چاہیے۔ ہمیں اپنے پیارے وطن پاکستان کی حفاظت کے لیے تن من دھن قربان کر دینا چاہیے۔

www.iqbalkalmati.blogspot.com

مشق

ا۔ درج ذیل کے مختصر جواب تحریر کریں:

- سوار محمد حسین شہید کا تعلق کہاں سے تھا؟
- ۱۹۷۱ء میں سوار محمد حسین شہید کس محاذِ جنگ پر تھا؟
- سوار محمد حسین شہید کی بے چینی کا سبب کیا تھا؟
- دشمن کا ٹینک تباہ ہونے پر سوار محمد حسین شہید کیا کرتا؟
- سوار محمد حسین شہید کی شہادت ہمیں کیا پیغام دیتی ہے؟
- نشانِ حیدر کن کو دیا جاتا ہے؟

۲۔ درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیے:

- سوار محمد حسین نے کب شہادت پائی؟

(ا) ۱۹۴۸ء کی جنگ میں — (ب) ۱۹۶۵ء کی جنگ میں

(ج) ۱۹۷۱ء کی جنگ میں — (د) ۱۹۹۹ء کی جنگ میں

- سوار محمد حسین کس سیکشن میں جانا چاہتے تھے؟

(ا) توپ سیکشن میں — (ب) ٹینک سیکشن میں

(ج) میزائل سیکشن میں — (د) مشین گن سیکشن میں

- سوار محمد حسین شہید کس چیز کے آگے آگے دوڑتے جاتے تھے؟

(ا) گاڑی کے — (ب) ٹینکوں کے

(ج) بکتر بند گاڑیوں کے — (د) گھوڑوں کے

www.iqbalkalmati.blogspot.com

- سوار محمد حسین شہید کی نشان دہی پر دشمن کے کتنے ٹینک تباہ ہوئے؟

(ا) چودہ　(ب) سولہ　(ج) اٹھارہ　(د) بیس

- سوار محمد حسین شہید کے کتنے بھائی تھے؟

(ا) ایک　(ب) دو　(ج) تین　(د) کوئی نہیں

- پاکستان کا سب سے بڑا فوجی اعزاز کیا ہے؟

(ا) نشانِ حیدر　(ب) ستارۂ جرأت　(ج) تمغائے امتیاز　(د) ستارۂ بسالت

- سوار محمد حسین شہید کس محاذِ جنگ پر شہید ہوئے؟

(ا) قصور　(ب) چونڈہ　(ج) واہگہ　(د) شکرگڑھ

۳۔ **جملوں میں استعمال کریں:**

پیغام رسانی، کان بہرے ہونا، خاطر میں نہ لانا، جارحانہ، پیش قدمی،

پلک جھپکنے میں، پامردی، سربلندی

۴۔ **ان لفظوں کے متضاد لکھیں:**

نوجوان　خوش　دشمن　داخل　خواب　پیش قدمی

۵۔ **واحد الفاظ کو جمع میں تبدیل کریں:**

خواہش　موقع　مرحلہ　لمحہ　اطلاع　فوج　شہید

۶۔ **اعراب کی مدد سے تَلَفُّظ واضح کریں:**

تربیت　دفاع　واپس　اسلحہ　داخل　بادل　نشانہ

www.iqbalkalmati.blogspot.com

۷۔ دی گئی مثال کی روشنی میں کالم ''ج'' میں درست مترادف لکھیں۔

کالم ''الف''	کالم ''ب''	کالم ''ج''
عزم	نشانہ	ہمّت
دشمن	بے قرار	
بے چین	بہادری	
ہدف	بے نظیر	
شجاعت	حیات	
بے مثال	عدو	
زندگی	ہمّت	

سرگرمیاں:

- دی گئی مثال کے مطابق الفاظ بنائیں:

جارح سے ...جارحانہ ، عالم سے .... ، قاتل سے .... ، فاتح سے ....

جابر سے .... ، حاکم سے .... ، شاعر سے .... ، تاجر سے ....

- وقتاً فوقتاً املا کی سرگرمیوں کا اہتمام کیا جانا بھی ضروری ہے۔ اس سبق میں درجِ ذیل تین الفاظ استعمال ہوئے ہیں۔ طالب علموں کو ان کی مشق کرائیں۔ انھیں بتائیں کہ ان لفظوں کے آخر میں ''الف'' آتا ہے۔

تمغا دھماکا مورچا

★ تقویتی سرگرمی کے طور پر مزید الفاظ بھی لکھائے جا سکتے ہیں۔ مثلاً

ڈاکا سمجھوتا دھندا دھوکا اڈّا مہینا پسینا وغیرہ

- لُغت کی مدد سے لفظ عالَم اور عالِم کے معنی دیکھیں۔ دونوں لفظوں کو اس طرح جملوں میں استعمال کریں کہ ان کے معنی واضح ہو جائیں۔

www.iqbalkalmati.blogspot.com

● لُغت کی مدد سے نیچے دیے گئے لفظوں کے معنی دیکھیں اور تینوں کو اپنے جملوں میں اس طرح استعمال کریں کہ ان کا مفہوم واضح ہو جائے۔

پُوت کپُوت سپُوت

★ **نشانِ حیدر پانے والے شہداء کے حوالے سے نمائش کا اہتمام**

جماعت کو دس گروہوں میں تقسیم کریں۔ گروہوں کے نام ہوں گے:

کیپٹن محمد سرور شہید گروپ ، میجر طفیل محمد شہید گروپ ، میجر راجا عزیز بھٹی شہید گروپ ،
میجر محمد اکرم شہید گروپ ، پائلٹ آفیسر راشد منہاس شہید گروپ ، میجر شبیر شریف شہید گروپ ،
سوار محمد حسین شہید گروپ ، لانس نائیک محمد محفوظ شہید گروپ ، کیپٹن کرنل شیر خان شہید گروپ ،
حوالدار لالک جان شہید گروپ ۔

ہر گروپ اپنے نام کی مناسبت سے نشانِ حیدر پانے والے شہید کے بارے میں معلومات جمع کرے۔ شہید کی تصاویر بھی اکٹھی کی جائیں۔ معلومات کو چارٹ پر خوش خط انداز میں لکھ کر اور تصویروں کو چارٹ پر چسپاں کر کے نمائش کا اہتمام کریں۔ بہتر کام کرنے پر طلبہ کی حوصلہ افزائی کریں۔

برائے اساتذۂ کرام:

طلبہ کو خود کام کرنے کی عادت ڈالیں۔ سبق میں دی گئی سرگرمیاں بچوں میں تخلیقی کام کرنے کی عادت ڈالنے میں مدد کریں گی۔ ان سے بچوں میں تنقیدی اندازِ فکر بھی پیدا ہوگا۔ آپ اس طرز کی مزید سرگرمیاں ترتیب دیں۔

www.iqbalkalmati.blogspot.com

خضر کا کام کروں، راہ نما بن جاؤں

تدریسی مقاصد: اس سبق کے مطالعے کے بعد بچے اس قابل ہوں گے کہ وہ:

- ★ درد مندوں کا سہارا بن سکیں۔
- ★ نظم سے لطف اندوز ہو سکیں۔
- ★ شاعر کے پیغام کو سمجھ کر اس پر عمل کر سکیں۔

خاص الفاظ

خضر — شفا — محروم — دیدۂ تر — ناتوانی — عصا

درد جس دِل میں ہو، اُس دل کی دوا بن جاؤں
کوئی بیمار اگر ہو ، تو شفا بن جاؤں
دُکھ میں جلتے ہوئے لب کی میں دُعا بن جاؤں

اُف! وہ آنکھیں کہ ہیں بینائی سے محروم کہیں
روشنی جن میں نہیں، نُور جن آنکھوں میں نہیں
میں اُن آنکھوں کے لیے نُور و ضیا بن جاؤں

ہائے ! وہ دِل جو تڑپتا ہُوا گھر سے نکلے
اُف ! وہ آنسو جو کسی دیدۂ تر سے نکلے
میں اُس آنسو کے سُکھانے کو ہَوا بن جاؤں

www.iqbalkalmati.blogspot.com

دُور منزل سے اگر راہ میں تھک جائے کوئی

جب مُسافر کہیں رستے سے بھٹک جائے کوئی

خضر کا کام کروں ، راہ نما بن جاؤں

عمر کے بوجھ سے جو لوگ دبے جاتے ہیں

ناتوانی سے جو ہر روز جُھکے جاتے ہیں

اُن ضعیفوں کے سہارے کو، عصا بن جاؤں

(حامد اللہ افسر)

مشق

ا۔ درج ذیل کے مختصر جواب تحریر کریں:

- دُکھ میں جلتے ہوئے لب سے کیا مراد ہے؟
- دیدۂ تر کا کیا مطلب ہے؟

www.iqbalkalmati.blogspot.com

- عمر کے بوجھ سے دبنے سے کیا مراد ہے؟
- خضر کون تھے؟
- اس نظم کے ذریعے سے شاعر نے ہمیں کیا پیغام دیا ہے؟

۲۔ **درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیے:**

- شاعر بیمار کے لیے بننا چاہتا ہے:

(ا) دوا (ب) شفا (ج) ہوا (د) دعا

- ہائے وہ دل جو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ہُوا گھر سے نکلے

(ا) چہکتا (ب) تڑپتا (ج) مچلتا (د) بہلتا

- دور منزل سے اگر راہ میں۔۔۔۔۔۔ جائے کوئی

(ا) رہ (ب) تھک (ج) بیٹھ (د) بھٹک

- اس نظم میں دل میں درد ہونے کا مطلب ہے:

(ا) دھڑکن کا تیز ہونا (ب) دل کی بیماری (ج) غم (د) نیند کم آنا

- ناتوانی سے جو ہر روز۔۔۔۔۔۔۔۔۔ جاتے ہیں

(ا) مرے (ب) تھکے (ج) دبے (د) جُھکے

۳۔ **ان الفاظ کے متضاد لکھیں:**

درد، بیمار، دُکھ، بینا، نور، روشنی، مسافر

۴۔ **اعراب کی مدد سے تَلَفُّظ واضح کریں:**

شفا، روشنی، منزل، مسافر، خضر

www.iqbalkalmati.blogspot.com

۵۔ ایک مضمون لکھیں جس کا عنوان ہو:

''انسانوں کے کام آنا ہی زندگی کا مقصد ہے۔''

۶۔ کالم ''الف'' میں اس کتاب میں شامل نظموں کے عنوانات اور کالم ''ب'' میں ان کے شعرا کے نام بغیر ترتیب کے لکھے گئے ہیں۔ دی گئی مثال کی روشنی میں اُس کے شاعر کا نام کالم ''ج'' میں لکھیں۔

کالم ''الف''	کالم ''ب''	کالم ''ج''
حمد	الطاف حسین حالؔی	حفیظ الرحمان غازؔی
نعت	تاجور نجیب آبادی	
پیارا وطن	سید ضمیر جعفری	
بڑھے چلو	صوفی غلام مصطفٰی تبسّم	
مُسدّسِ حالی سے انتخاب	اسماعیل میرٹھی	
کیسے جاؤں کوشش مرے دوستو	محشر رسول نگری	
سفر ہو رہا ہے	حامد اللہ افسر	
برسات	اختر شیرانی	
قائدِاعظمؒ	محمد مصطفٰی خاں مدّاحؔ	
خضر کا کام کروں راہ نما بن جاؤں	حفیظ الرحمان غازؔی	

www.iqbalkalmati.blogspot.com

سرگرمیاں:

- کسی مُستند لُغت کی مدد سے ان لفظوں کے جوڑوں کا فرق دیکھیں:

  شِفا اور شَفا، پَل اور پُل

- تختۂ تحریر پر نیچے دیے گئے تین سوالات لکھیں اور طالب علموں سے کہیں کہ وہ بتائیں کہ

  ☆ کیا کبھی آپ نے کسی دُکھ میں مبتلا انسان کی خدمت کی؟

  ☆ کیا کبھی آپ کسی نابینا کے کام آئے؟

  ☆ کیا کبھی آپ نے کسی بوڑھے کو سہارا دیا؟

- کوئی خوش اِلحان طالب علم اس نظم کو ترنُّم کے ساتھ پڑھے۔ باقی طالب علم مل کر اس کی تقلید کریں۔

- اس نظم کو زبانی یاد کریں۔

برائے اساتذۂ کرام:

☆ طالب علموں کو نظم سے لطف اندوز ہونا سکھانے کے ساتھ ساتھ اس میں دیے گئے اخلاقی پیغام کو سمجھنے میں مدد کریں۔

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں : www.iqbalkalmati.blogspot.com

www.iqbalkalmati.blogspot.com

فرہنگ

حمد

الفاظ	معنی
پی	پپیہا، ایک چھوٹا سا پرندہ جو سریلی آواز میں پی پی بولتا ہے۔
ترانہ	گیت / نغمہ
چمن	باغ
صحرا	بیابان، ریگستان
فلک	آسمان
گلشن	باغ
لبھانا	مائل کرنا، دل کو خوش کرنا
ہراس	خوف، ڈر

نعت

الفاظ	معنی
بزمِ جہاں	دنیا کی محفل
پیغامِ حق	اللہ تعالیٰ کا پیغام، سچا پیغام
توحید	اللہ تعالیٰ کو ایک ماننا
خالق	پیدا کرنے والا
راز	بھید
شر	برائی
شعاعیں	کرنیں
شمعِ ہدایت	راہ نمائی کی شمع
غافل	سویا ہوا، غفلت میں پڑا ہوا
نور	روشنی

دیہاتی اور شہری زندگی کا فرق

الفاظ	معنی
استقبال	مہمان کو لینے کے لیے آگے بڑھنا، خیر مقدم کرنا
آلودہ	گندہ
باسی	رہنے والا، باشندہ، رہائشی
تعطیلات	چھٹیاں
تمدّن	مل جل کر رہنے کا طریقہ
دَم نکلنا	سانس رُک جانا، مرجانا
دُوبھر	مشکل
دھان	چاول کی فصل
ڈھور ڈنگر	مال مویشی
زرنگار	سونے کے نقش مراد بہت خوب صورت
فراقِ انجمن	محفل سے جدائی
قابلِ رشک	جو اس قابل ہو کہ اس کی کسی خوبی کو دیکھ کر اس جیسا بننے کی خواہش کی جائے، قابلِ تعریف
قوی	طاقت ور
مُرغن	گھی میں تلی ہوئی
مفید	فائدہ مند

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں: www.iqbalkalmati.blogspot.com

www.iqbalkalmati.blogspot.com

الفاظ	معنی
میسّر	دست یاب، موجود

نظم وضبط

الفاظ	معنی
انتشار	بکھر جانا، بے ترتیبی۔
پاس داری	لحاظ کرنا
تغیر وتبدُّل	حالت کا تبدیل ہونا، تبدیلی۔
حسنِ ترتیب	عمدہ ترتیب
حشرات الارض	چھوٹے چھوٹے کیڑے جو زمین پر رینگتے ہیں۔
دھکم پیل	ایک دُوسرے کو دھکیلنا
راہ نما	راستہ دِکھانے والا
عمل داری	حکومت کرنا
کارفرمائی	عمل کرنا
گامزن ہونا	چلنا
مشکوک	جس کا یقین نہ ہو۔ جس پر شک ہو
مفاد	فائدہ
وقار	عزت، قدر

پیارا وطن

الفاظ	معنی
سُندر	خوب صورت
سہانا	اچھا لگنے والا
فسانہ	ایسی بات جس میں حقیقت نہ ہو
لہکنا	لہرانا

الفاظ	معنی

ناممکن سے ممکن کا سفر

الفاظ	معنی
اُڑانیں بھرنا	پرواز کرنا
ائرمیوزیم	ایسا عجائب گھر جس میں فضائیہ سے متعلق چیزیں رکھی گئی ہوں
اہلِ دُنیا	دُنیا والے
پرنٹنگ پریس	چھاپا خانہ
تجسّس	تلاش، جستجو
تعلیم یافتہ	پڑھا لکھا
تقویت	طاقت
رُجحان	توجہ، رغبت
شرمندۂ تعبیر ہونا	عملی شکل پانا
شہرت کو پر لگنا	بہت جلدی مشہور ہونا
کھوج لگانا	پتا چلانا۔ ڈھونڈنا
مساوی	برابر
ناقابلِ یقین	جس پر یقین نہ کیا جا سکے

آیئے پاکستان کی سیر کریں

الفاظ	معنی
آثارِ قدیمہ	پرانے زمانے کے نشانات۔ پرانی عمارتیں وغیرہ
جفاکشی	سخت محنت
حسن وجمال	خوب صورتی
حلقہ بگوش	اطاعت کرنے والا، فرماں بردار

www.iqbalkalmati.blogspot.com

الفاظ	معنی
درّہ	دو پہاڑوں کے درمیان تنگ راستہ
دل کش	دل کو کھینچنے والا مراد خوب صورت
سیّاح	جگہ جگہ کی سیر کرنے والے
فراوانی	کثرت
فطری	قدرتی
فلک بوس	آسمان کو چُومنے والا مراد بہت اُونچا
مانچسٹر	انگلستان کے ایک شہر کا نام جو کپڑے کے کارخانوں کی وجہ سے مشہور ہے۔
ملیا میٹ	تباہ و برباد

بڑھے چلو!

الفاظ	معنی
ڈگمگانا	لڑکھڑانا، کانپنا
لَو لگانا	محبت کرنا، کسی طرف خاص توجہ دینا
مضطرب	بے چین
ملول	غم زدہ، اُداس، غمگین
ولولہ	جوش

کسان کی دانائی

الفاظ	معنی
اَش اَش کر اُٹھنا	واہ واہ کرنا، خوش ہو کر تعریف بیان کرنا
آگ بگولا ہونا	سخت غصے میں آنا
پالنا پوسنا	پرورش کرنا
حرف بحرف	پورا، مکمل، ہو بہو۔

الفاظ	معنی
خاکسار	عاجز
رعایا	بادشاہ کے ماتحت بسنے والے لوگ
رُوبرُو	آمنے سامنے
زِیرک	ذہین، دانا
زین کسنا	گھوڑے پر کاٹھی ڈالنا
سراپا	سر سے پاؤں تک، مکمل
طیش	بہت زیادہ غصہ
گرج دار آواز	اونچی آواز
متاثر	اثر قبول کرنے والا
مہلت	ڈھیل۔ سہولت دینا
وعدہ شکنی	وعدہ توڑنا

مسدّسِ حالی سے انتخاب

الفاظ	معنی
اُمّی	ان پڑھ
آبی	پانی میں رہنے والے۔
آتش کدہ	پارسیوں کی عبادت گاہ، وہ جگہ جہاں عبادت کے لیے آگ جلاتے ہیں۔
بطحا	مکّے کی وادی، مکّہ معظمہ
پچھڑنا	شکست کھانا
توحیدِ مطلق	خالص توحید
ٹیگس	ہسپانیہ کا سب سے بڑا دریا

www.iqbalkalmati.blogspot.com

الفاظ	معنی
جا بجا	جگہ جگہ
جُویا	ڈھونڈنے والا
چار سُو	چاروں طرف
چربہ اُتارنا	نقل کرنا
خاکی	خشکی پر رہنے والے۔ خاک کی پیدائش
دھوم	شہرت
ساغر	پیالہ
سرائے	مسافر خانہ
عجم	عرب کے علاوہ باقی دُنیا، غیر عرب
غُلغُلہ	شور۔ چرچا
فرسخ	فاصلے کا ایک ماپ، تقریباً ساڑھے چار کلومیٹر کی مسافت
فلاحت	کھیتی باڑی
کھلبلی	گھبراہٹ، بے چینی، ہلچل
گرہ میں باندھنا	کسی چیز کو سنبھال کر رکھنا۔ یاد رکھنا
گنگا	ہندوستان کا ایک دریا
گھاٹ	دریا کا کنارہ جہاں چوڑائی زیادہ اور پانی کم گہرا ہو، وہاں سے لوگ اکثر پانی لیتے اور کپڑے وغیرہ دھوتے ہیں۔
مثل	مانند۔ طرح

الفاظ	معنی
مُصفّا	پاک صاف
معبد	عبادت خانہ
مَیکدہ	شراب خانہ
ناؤ	کشتی
یک بیک	فوراً، اچانک
یکتا	اکیلا، بے مثال

میری آواز سنو!

الفاظ	معنی
آگاہ	واقف
آلُودگی	گندگی کا شامل ہونا۔
برق رفتار	بجلی کی سی رفتار، بہت تیز
بے تحاشا	بہت زیادہ
بے حِس	احساس سے خالی
تدبیر	منصوبہ۔ طریقہ۔ چال
چہچہانا	پرندوں کا میٹھی آواز میں بولنا
سنگ دل	ظالم۔ پتھر دِل
شادابی	تازگی
روا رکھنا	جائز سمجھنا، درست خیال کرنا
زحمت	تکلیف
عار	شرم
غارت	تباہ، برباد

www.iqbalkalmati.blogspot.com

الفاظ	معنی
غرض وغایت	مقصد
کان پر جوں نہ رینگنا	بالکل اثر نہ ہونا، پروا نہ کرنا
کثافت	گندگی
مجال	طاقت، ہمت، حوصلہ
مضر	نقصان دہ
موت کے منھ میں جانا	مرجانا
نایاب	وہ چیز جو آسانی سے نہ ملے۔ قیمتی
وافر	زیادہ، بہت
ہریالی	سبزہ

سب سے اُونچا یہ جھنڈا ہمارا رہے

الفاظ	معنی
آب وتاب	چمک دمک
پُر وقار	عزت سے بھرپور
تمنّا	خواہش
چابک دستی	ہنرمندی، پھرتی، ہوشیاری
چاق چوبند	چُست، توانا
خودمختاری	آزادی
لازماً	ضروری
نکتہ	اہم بات

کیے جاؤ کوشش مرے دوستو!

الفاظ	معنی
اضطراب	بے چینی
توقّع	اُمید
ٹھٹکنا	حیرانی یا خوف سے رُک جانا
جھجکنا	شرمانا، ہچکچانا
سِل	مسالا پیسنے کا پتھر
قلق	افسوس، رنج
کام فرمانا	کام میں لانا
لُٹیا ڈبونا	کام بگاڑنا، سخت شرمندگی اُٹھانا، بے عزّت کرنا
مُتّصل	لگاتار

آدابِ معاشرت

الفاظ	معنی
احتراز	پرہیز
اذیت	تکلیف
افراتفری	گھبراہٹ، پریشانی
ایفائے عہد	وعدہ پورا کرنا
آداب	ادب کی جمع، طور طریقے
آدابِ معاشرت	معاشرے میں رہنے سہنے کے طور طریقے
آمیزش	ملاوٹ
برتاؤ	سلوک
بلاتحقیق	بغیر جانچے پرکھے

www.iqbalkalmati.blogspot.com

الفاظ	معنی
پاس داری	لحاظ
تحقیر	حقیر جاننا، ذلیل کرنا
تضحیک	ہنسی اُڑانا
تمسخر	مذاق
توہین	بے عزتی
حضر	سفر کا اُلٹ، قیام
حق تلفی	حق مارنا
دروغ گوئی	جھوٹ بولنا
دل آزاری	دل دُکھانا
راست بازی	سچائی
شائستہ	مہذب، خوش اخلاق، سلیقہ مند
شیوہ	طریقہ
صدقِ دل سے	سچے دل سے
عجز	عاجزی، انکساری
متانت	سنجیدگی
مہذّب	خوش اخلاق، تہذیب یافتہ
نادم	شرمندہ
وقار	عزت

یہ سارے ادارے اپنے ہیں

الفاظ	معنی
الرجی	کسی خاص چیز سے حساسیت (کسی چیز کے سونگھنے، چھونے، کھانے سے تکلیف ہونا)
پیش پیش	آگے آگے
تحفّظ	حفاظت
تربیت	پرورش
ثقافت	رہنے سہنے کے طریقے
جامعہ	یونیورسٹی
مختص	خاص کیا گیا، مخصوص
نوعیت	قسم
ویکسین	کسی بیماری سے بچاؤ کے لیے حفاظتی طور پر لگایا جانے والا ٹیکا

سفر ہو رہا ہے

الفاظ	معنی
پُرخطر	خطرے سے بھرا ہوا
تفصیلِ اوقات	دن رات گزارنے کی تفصیل
خوش پوش	عمدہ لباس پہننے والا
گیسو	لمبے بال جو سر کے دونوں طرف لٹکتے ہیں
مشاغل	مشغلہ کی جمع وہ کام جو فارغ وقت میں بطور شوق کیا جائے۔

تحریکِ پاکستان میں خواتین کا کردار

الفاظ	معنی
اعتراف	مان لینا۔ تسلیم کرنا
آمادہ کرنا	تیار کرنا
بیدار	جاگنا
پابندِ سلاسل کرنا	قید کرنا
پاداش	بدلہ
تعاون	مدد
تندہی	محنت، کوشش
جوق در جوق	اکٹھے ہو کر، جتھے کے جتھے، گروہ کے گروہ
حامی	حمایت کرنے والا۔ مددگار
خراجِ تحسین پیش کرنا	تعریف کرنا

www.iqbalkalmati.blogspot.com

الفاظ	معنی
خطیر	بہت زیادہ
رضا کارانہ	اپنی مرضی سے کوئی خدمت اپنے ذِمّے لینا
سرفروش	بہادر۔ جان قربان کرنے والا۔
سکت	طاقت
سونپنا	سپرد کرنا
عروج	بلندی
عوام النّاس	عام لوگ
فراموش کرنا	بھلا دینا
فیڈریشن	ریاستیں یا صوبے مل کر ایک فیڈریشن بناتے ہیں جیسے پاکستان کے صوبوں سے مل کر فیڈریشن یعنی وفاق بنتا ہے۔
قیادت	راہ نُمائی
گُمنام	جو مشہور نہ ہو۔ جسے کوئی نہ جانتا ہو
منظّم	ترتیب کے ساتھ
مؤقف	نکتۂ نظر
نامزد کرنا	کسی کا نام تجویز کرنا
نڈر	نہ ڈرنے والا۔ بہادر
وسیلہ	ذریعہ
وفد	چند افراد جو کسی خاص مقصد کے لیے بھیجے جائیں
ولولہ انگیز	جوش اور جذبہ اُبھارنے والا

ہے زندگی کا مقصد اَوروں کے کام آنا

الفاظ	معنی
الامان والحفیظ	اللہ بچائے، پناہ مانگنا
آفت زدہ	مصیبت کا مارا ہوا

الفاظ	معنی
بے سروسامانی	کوئی مال اسباب پاس نہ ہونا
پس پُشت ڈالنا	بھلا دینا
پلٹنا	واپس آنا
ترجیح دینا	کسی چیز کو دوسری چیز کے مقابلے میں پسند کرنا
جسدِ واحد	ایک جسم
خبر گیری	دیکھ بھال کرنا
خود غرضی	صرف اپنا مطلب حاصل کرنے کی کوشش کرنا
درخشندہ	چمکتا ہوا
رُوح پرواز کرنا	موت آجانا
زرّیں	سنہری
ساجھے دار	شریک، حصے دار
شدّت	سختی، زور
فلاح و بہبود	بہتری، بھلائی
مامُور	مقرر کیا گیا
مانند	طرح
مشکیزہ	پانی بھرنے کے لیے چمڑے کا چھوٹا سا ایک تھیلا
مفادات	مفاد کی جمع، فائدے
ناگہانی آفت	اچانک ٹوٹ پڑنے والی مصیبت جیسے سیلاب، زلزلہ وغیرہ
ہم جنس	ایک ہی قسم کا
یک دل	متحد، اکٹھے
یگانگت	اتحاد، اتفاق

یومِ دفاعِ پاکستان

الفاظ	معنی
ابد	وہ زمانہ جس کی کوئی انتہا نہیں، ہمیشہ

www.iqbalkalmati.blogspot.com

الفاظ	معنی
بَل بُوتا	طاقت، زور، بھروسا
تائید و نصرت	حمایت اور مدد
تجدیدِ عہد	عہد کو نئے سرے سے تازہ کرنا
جارحانہ	جنگ میں پہل کرنا۔ ظلم، زبردستی، وہ عمل جس میں زبردستی کا پہلو پایا جائے
جواں مردی	بہادُری
جوہر دِکھانا	بہادُری کا اظہار کرنا۔ خوبیوں کا اظہار
چکنا چُور	ٹکڑے ٹکڑے
خبر رساں	خبر پہنچانے والا
دانت کھٹے کرنا	شکست دینا، بُرا حال کرنا
سُرخ رُو	کامیاب
سر پر کفن باندھنا	جان دینے کے لیے تیار رہنا
سکت	ہمت۔ طاقت
سیسا پلائی دیوار	انتہائی مضبوط، جس کو شکست نہ دی جاسکے
شانہ بشانہ	کندھے سے کندھا ملا کر، ساتھ ساتھ
شُجاعت	بہادُری
عددی برتری	تعداد کے لحاظ سے زیادہ ہونا
عقابی نگاہ	شاہین کی نظر، بہت تیز نظر
عقیدت	گہرا دلی تعلق۔ احترام
عملی جامہ پہنانا	کسی کام کو کر کے دکھانا
غیور	بہت غیرت مند
گمان	شک، خیال
گھمنڈ	تکبر، غرور
گھن گرج	توپوں کے گولے پھٹنے سے پیدا ہونے والی آواز

الفاظ	معنی
محاذ	مقابلے کی جگہ، میدانِ جنگ
مکّاری	دھوکا، فریب
مسلّط کرنا	تھوپنا
من گھڑت	ایسی بات جو خود گھڑ لی جائے، ایسی بات جس کا حقیقت سے کوئی تعلق نہ ہو
ناکوں چنے چبوانا	بہت تنگ کرنا، زچ کرنا
نشر کرنا	پھیلانا
نصرت	مدد
نگہبان	حفاظت کرنے والا
نمایاں	مشہور، واضح، ظاہر
وار کرنا	حملہ کرنا
واضح	نمایاں
ہلّا بول دینا	حملہ کرنا
یقینِ محکم	پختہ ایمان

برسات

الفاظ	معنی
برکھا	بارش، برسات
بیاباں	صحرا، اُجاڑ
پیر و جواں	بوڑھے اور جوان
جل	پانی
جل تھل	ہر جگہ پانی ہی پانی ہونا
رُت	موسم
رقصاں	ناچتا ہوا
زمرُّد	سبز رنگ کا قیمتی پتھر
مخمل	ایک قسم کا نہایت قیمتی ریشمی کپڑا

www.iqbalkalmati.blogspot.com

زراعت۔۔۔۔۔ پاکستان کی ریڑھ کی ہڈی

الفاظ	معنی
انقلاب برپا کرنا	بہت بڑی تبدیلی لے آنا
آب پاشی	کھیتوں کو پانی دینا
بے نیاز	جو کسی کا محتاج نہ ہو
پولٹری فارم	مرغی خانہ
خود کفیل	کسی کا محتاج نہ ہونا، اپنی ضرورتیں خود پوری کرنا
خوردنی تیل	کھانے کا تیل
دارومدار	انحصار
ڈھور ڈنگر	مال مویشی
روغنی اَجناس	وہ فصلیں جن سے تیل نکالا جاتا ہے۔
ریڑھ کی ہڈی	نہایت اہم اور بنیادی چیز
زرِمبادلہ	وہ رقم جو دوسرے ممالک کے ساتھ تجارت کے بدلے میں حاصل کی جاتی ہے۔
شبانہ روز	دن رات
معیشت	روزی، کسی ملک کا مالی نظام۔
قوت مدافعت	مقابلہ کرنے کی طاقت
مفلوج	ہلنے جلنے کے قابل نہ ہونا
مُنسلک	شامل۔ جڑا ہوا
نرخ	قیمت
وابستہ	جُڑا ہوا۔ متعلق۔ تعلق ہونا
ہارویسٹر	فصل (گندم وغیرہ) کاٹنے کی مشین

ابتدائی طبی امداد

الفاظ	معنی
اِفاقہ	بیماری میں کمی واقع ہونا
اہلِ کار	کارندہ
بحال	اصل حالت میں آنا
جائے حادثہ	حادثے کی جگہ
جھلس جانا	جل جانا
حتی الوسع	جہاں تک ہو سکے
ڈسنا	زہریلے جانور مثلاً سانپ، بچھو وغیرہ کا کاٹنا
طلب کرنا	بلانا
فرسٹ ایڈ باکس	ابتدائی طبی امداد کا ڈبا
کمر بستہ	تیار
لُو لگ جانا	گرمی کے اثر سے بیمار پڑ جانا
متلی	قے آنے کی کیفیت
مستحق	حق دار
نظامِ تنفس	سانس لینے کا نظام

قائدِ اعظمؒ

الفاظ	معنی
آبرو	عزّت
پاسباں	حفاظت کرنے والا
رواں دواں	چلتا ہوا۔ جاری
شاد ماں	خوش
کارواں	قافلہ

شہید کی جو موت ہے وہ قوم کی حیات ہے

الفاظ	معنی
بے تاب	بے چین

www.iqbalkalmati.blogspot.com

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
پُرعزم	پختہ ارادے کا مالک		
پیش قدمی	آگے بڑھنا		
ٹیکری	ٹیلا، اُونچی زمین		
جان کا نذرانہ پیش کرنا	جان قربان کرنا		
دریغ	انکار		
دفاعی	حفاظتی		
سپوت	لائق بیٹا		
سلیوٹ	فوجی انداز میں سلام پیش کرنا		
معائنہ	جانچنا، پرکھنا		
ہدف	نشانہ		

خضر کا کام کروں راہ نما بن جاؤں

الفاظ	معنی
بینائی	آنکھ کی روشنی، نظر
بھٹک جانا	راستہ بھول جانا
درد	تکلیف
دیدۂ تر	روتی ہوئی آنکھ
سکھانا	خشک کرنا
شفا	صحت، تندرستی
ضعیف	بوڑھا
ضیا	روشنی
عصا	لاٹھی، سہارا
ناتوانی	کمزوری

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں : www.iqbalkalmati.blogspot.com